ضروری اطلاع ۔ کوئی صاحب بلا اجازت مرتب قصد طبع نہ فرمائیں۔

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

الحمد للہ المنان یہ دیوان جس کی ہر سطر مروارید فصاحت کی سلک آبدار جس کا ہر مصرع گلہائے بلاغت کا خوشنما ہار بلکہ ہر لفظ عمدہ پاکیزہ زیور حسن سے آراستہ تحقیق صوری و معنوی کا دریا خوبی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا بحر محبت محبوب رب العزت کو کمال جوش و خروش میں لانیوالا جان نثاران سید عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مست و بیخود بنانے والا سبحان اللہ یہ وہ دیوان ہے جس کی نظیر عالم میں مفقود سراپا محمود و مسعود

مسمّیٰ باسم تاریخی

حدائقِ بخشش

۱۳۲۵ھ

حصہ سوم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی ص ۳۷ پر ہے۔

از نتائج طبع رسائے سرآمد فصحا و بلغا استاذ الشعراء سید المحققین واقف رموز خفیہ و جلیہ کاشف غوامض علیہ حلال مشکلات ہر علم و فن علامہ زمن مرجع العلماء تاج الکملا محی الملۃ والدین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ مجدد اعظم دین و ملت مولٰنا الحاج مولوی مفتی حافظ قاری شاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خاں صاحب سنی حنفی قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا۔

مرتبہ

فقیر سگ رضوی ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفر اللہ لہ مفتی اعظم ریاست پٹیالہ

بفرمائش

مولٰنا مولوی حافظ قاری سید محمد نور الحق صاحب قادری برکاتی قاسمی و محبان سنیت جناب حاجی ہاشم حاجی اجمال صاحب قادری و جناب حاجی آدم جی حاجی اجمال صاحب قادری برکاتی قاسمی گونڈلی و حاجی ابوبکر حاجی احمد قادری برکاتی قاسمی بمبئی و جناب منشی مصطفٰے خاں صاحب قادری برکاتی قاسمی زید مجدہم

مقام اشاعت: کتب خانہ اہلسنت۔ جامع مسجد۔ ریاست پٹیالہ

تعداد ۱۰۰۰ ۔ نمبر ۹ ۔ مرکزی جماعت اہلسنت مارہرہ شریف ۔ ضلع ایٹہ۔ قیمت ۸ ؁

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کلام الامام امام الکلام

امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت کی شاعری

حدیث شریف میں ہے حضور سرکار دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا۔ یعنی بیشک اللہ عزوجل اس امت کے لئے ہر سو برس پر ایسے شخص کو مقرر فرمائے گا جو اُس کے لئے اُس کے دین کو از سرِ نو تازہ کردیگا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق ہر سو برس کے بعد مجدد ہوتے رہے اور مقدس دین اسلام کو تازہ کرتے رہے۔ یہ چودھویں صدی جب دنیا میں آئی تو فتنوں کی بھیانک گھٹائیں اور کفر و بدمذہبی کے کالے کالے بادل اپنے ساتھ لائی۔ چودھویں صدی کا مہیب منظر ایک نہایت خوفناک منظر تھا ایک طرف نیچریت زوروں پر ہے تو دوسری طرف ندویت شور پر ہے۔ ایک سمت غیر مقلدی اپنے جوبن دکھا رہی ہے تو دوسری سمت دیوبندیت کی کالی بلا ڈرا رہی ہے۔ ایک جانب سے مرزائیوں کا نرغہ ہے تو دوسری جانب سے چکڑالویوں کا حملہ ہے۔ ایک طرف وہابیہ عوام کو بہکا رہے ہیں تو دوسری طرف ملاحدہ متصوفہ بھولے مسلمانوں کو راہ حق سے پھسلا رہے ہیں۔ غرض کفر و بدمذہبی کی آندھیاں زور شور سے چل رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ اسلام کے نور کو بجھا دیں۔ یکایک عادت الٰہیہ اپنے جلوے دکھاتی ہے اور اپنے برگزیدہ بندہ حضور پُر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول الکاملین سیدنا اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کو اسی منصب جلیل تجدید دین متین پر فائز فرماتے ہیں

حضور پر نور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے اپنی زبان مبارک سے کبھی یہ دعویٰ نہیں فرمایا کہ میں مجدد ہوں اور مجدد کے لئے دعویٰ ضروری بھی نہیں مگر حضور پر نور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک خدماتِ اسلام نے علمائے عرب وعجم ومفتیان حل وحرم کو اس اعتراف پر مجبور کردیا کہ بیشک وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ ہاں ہاں وہ حضور اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات قدسی صفات تھی جس نے بدمذہبوں کی گالیوں کو سنا اور بیدینوں کی ہر قسم کی تکالیف ومصائب کو برداشت فرمایا مگر دین کی حمایت سے قدم نہ ہٹایا۔ بدمذہبیوں کی خوفناک آندھیاں آئیں اور اپنا سارا زور دکھا کر چلی گئیں۔ بے دینیوں کے مہیب طوفان آئے اور اپنی سیلابی قوتوں کو ختم کر کے چلے گئے۔ کفر وارتداد کے اندھا دھند جھکڑ اپنا زور وشور دکھا گئے مگر اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسلام کے اس جبل شامخ کو اور سنت کے اس بلند وستوار پہاڑ کو جس مقام پر قائم فرمادیا تھا مجال کیا تھی کہ وہاں سے ذرہ برابر تو ہٹ جاتا حضور پر نور اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے اس بندۂ خاص کو محض اسلام کی حمایت اور دین کی تجدید کیلئے پیدا فرمایا تھا۔ حضور پر نور امام اہلسنت رضی اللہ عنہ نے اس خدمت کو بخوبی انجام دیا مسلمانوں کو ہدایت فرمائی تشنگان بادیہ ضلالت کے لئے رشد وارشاد کے دریا بہادئے گم گشتگان تیہ ہلاکت کے لئے ہدایت ورہنمائی کی مشعلیں اور شمعیں روشن فرمادیں دین کے رہزنوں، ایمان کے ڈاکوؤں سے عمر بھر مقابلہ فرمایا اور امت مرحومہ کے ایمان کو ان کے حملوں سے بچایا۔ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پونے چودہ برس کی عمر شریف سے مسند ارشاد وافتاء پر جلوس فرمایا۔ اور اس وقت سے لیکر وقتِ وصال تک کوئی گھڑی خدمتِ دین سے خالی نہیں چھوڑی۔ آج حضور پر نور کی تصانیفِ قدسیہ ایک ہزار سے زائد ہیں۔ اور فتاویٰ رضویہ شریف کی چودہ ضخیم جلدیں اس کے علاوہ ہیں آج بیدینوں کا وہ کونسا فرقہ ہے جس کے رد میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی متعدد تصانیف نہیں۔ تمام دشمنوں میں اسلام کے سب سے بڑے دشمن وہابیہ ہیں۔ لہٰذا اس

مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خامۂ خونخوار وقلم برق بار نے سب سے زائد انہیں کی طرف توجہ فرمائی۔ اور صرف وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین کے رد میں حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تین سو سے زائد تصانیفِ قدسیہ ہیں جن کے جواب سے آج تک تمام وہابیہ، دیوبندیہ وغیر مقلدین سارے کے سارے چھوٹے بڑے، پرکھے پرانے سب عاجز ومجبور ذلیل ومقہور ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہیں گے چونکہ مجدد اپنے زمانہ میں حضور غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب اور حضور سرکار دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وارث ہوتا ہے۔ اسی لئے سرکارِ غوثیت وبارگاہِ رسالت سے اوسے خاص طور پر نعمتیں برکتیں رحمتیں عطا فرمائی جاتی ہیں۔ اُس کا سینہ کشادہ فرما کر انوار ومعارف وعلوم وحقایق لدنیہ کا خزینہ بنا دیا جاتا ہے۔ حضور اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پاک اس امر کا روشن ثبوت تھی۔ وہ علوم جن کے ناموں سے بھی زمانہ حال کے علما کے کان آشنا نہیں اُن میں امام اہلسنت قدس سرہ کی تصانیف موجود ہیں۔ علوم وفنون درسیہ تو ان کی آبائی میراث تھے۔ بکثرت علوم عربیہ غیر مروجہ ہیں جن کا احیاء اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور اعلیٰ حضرت کے دست اقدس سے کرایا مثلاً علم تکسیر۔ توقیت۔ لوگارثم۔ جبر ومقابلہ اعظم۔ جفر وغیرہ وغیرہ وہ بڑے بڑے معرکۃ الآرا مسائل جن میں اکابر علما بحث فرماتے چلے آئے امام اہلسنت قدس سرہ کی ادنیٰ توجہ نے انہیں حل فرما دیا۔ وہ مسائل جن کے متعلق کتب فقہیہ میں دو تین لفظوں سے زائد کچھ نہیں ملتا جیسے مسئلہ اذان خطبہ ومسئلہ نوٹ وغیرہ جب کبھی مجدد اعظم دین وملت قدس سرہ کے قلم حق رقم نے اُن کے متعلق حرکت فرمائی ہے تو تحقیقات کے سمندر بہا دئے ہیں۔ دیکھنے والوں نے دیکھا ہے اور ابھی وہ دیکھنے والے موجود ہیں کہ بڑے بڑے علمائے کرام اُن کے حضور اس طرح ادب واحترام کے ساتھ جھجھکتے ڈرتے بیٹھتے جیسے استاذ کامل کے سامنے اُس کے شاگرد بیٹھتے ہیں۔ وہ مسائل جن میں علمائے کرام بحث کر کے تھک جاتے تھے اور ان کا حل نہ ہوتا تھا تو اپنے اس

دینی مشکلکشا کے حضور حاضر ہوتے۔ سوال عرض کرتے فوراً بلا توقف ایسا شافی کافی جواب ارشاد فرما دیا جاتا جس سے تمام شبہات مٹ جاتے۔ سارے اعتراضات اٹھ جاتے۔ میں کہاں سے کہاں چلا گیا۔ مجھے اس وقت امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاعری کی شان دکھانا مقصود تھا مگر یہ بھی حضور ہی کی علوم مرتبت کا مختصر بیان تھا۔ اہلسنت کے دلوں میں اپنے امام کے فضائل سن کر انوار چمکیں گے اور بد مذہبوں بد دینوں کے قلوب میں آتشِ غیظ کے انگارے بھڑکیں گے۔ خیر تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکارِ رسالت و بارگاہِ غوثیت سے بیسیوں علوم ایسے عطا فرمائے گئے جن میں بظاہر حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا کوئی استاد نہیں جنہیں دیکھکر زبانیں بے اختیار پکار اٹھتی ہیں کہ ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یعنی یہ علوم ہرگز کسبی نہیں بلکہ محض فضل ربانی و عطیہ رسول یزدانی و موہبت سرکارِ جیلانی ہیں۔ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ
انہیں علوم میں سے علم شاعری ہے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن کلام غالب و امیر و ذوق و داغ وغیرہ کے داغِ شاگردی سے پاک و صاف ہے۔ خود قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

توشہ میں غم و اشک کا ساماں بس ہے
افغان دلِ زار حُدی خواں بس ہے
رہبر کی رہِ نعت میں گر حاجت ہو
نقشِ قدمِ حضرت حسّاں بس ہے

یعنی اگر نعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے راستہ میں راہبر کی ضرورت ہو تو حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نقشِ قدم میرے لئے کافی ہے مجھے کسی استاد کی حاجت نہیں۔ خود حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

رہا نہ شوق کبھی مجھکو سیرِ دیواں سے
ہمیشہ صحبتِ اربابِ شعر سے ہوں نفور
نہ اپنے کاموں سے تضیع وقت کی فرصت
نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور
رہی وبال سے اسکے مجھے سبکدوشی
کہ دیسے ہی ہے گرانی سر پہ بارِ جرم و قصور

علوم میں ہو تبحر تو ورثہ آبا
جبینِ طبع ہے ناسودہ داغِ شاگردی
مگر جو علم غیبی مجھے بتاتا ہے
ڈبوؤں آبرو کیوں کر کے بحرِ شعر عبور
غبارِ منتِ اصلاح سے ہے دامن دور
زبان تک اسے لاتا ہوں میں بطرحِ حضور

شاعری اگر آدابِ شریعت کے خلاف ہو تو ناجائز و گناہ ہے۔ ایسے ہی بے لگام شاعروں کے حق میں قرآن پاک فرماتا ہے والشعراء یتبعھم الغاون ۰ بے ادب شاعروں کی پیروی وہی کرتے ہیں جو گمراہ ہیں۔ اور اگر آدابِ شریعت کے لحاظ کے ساتھ ہو تو محمود و مستحسن بلکہ اگر اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ثنا و مدح اور ان کے دشمنوں کے رد و قدح میں ہو تو اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے ایسی ہی شاعری حضرت سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔ جن کے لئے مسجد نبوی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم منبر بچھاتے اور حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس پر کھڑے ہو کر قصیدے سناتے جن میں اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ثنا و تعریف اور کفار و مشرکین کی ہجو و مذمت ہوتی۔ حضور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خوش ہوتے اور فرماتے کہ جب تک حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اللہ و رسول کی تعریف اور کفار کی برائی میں قصیدے پڑھتا ہے اللہ تعالےٰ روح القدس سے اُس کی تائید فرماتا ہے۔ ایسی ہی شاعری کے لیے ارشاد ہوتا ہے ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا یعنی بے شک بعض شعر سراسر حکمت و دانائی ہوتے ہیں اور بیشک بعض بیان جادو کی طرح تاثیر کرتے ہیں۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاعری بھی احکام اسلام کی تبلیغ کی اور حمایت دین و رد مرتدین کی ایک شکل تھی۔ حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی کلام اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حمد و ثنا یا ان کے محبوبوں کی مدح و منقبت یا ان کے دشمنوں کی رد و مذمت سے خالی نہیں ملیگا۔ اور کیونکر ملے انہیں اللہ عزوجل نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پاک کی تجدید و تائید و نصرت و حفاظت کے لئے دنیا میں بھیجا تھا۔ اُن کا کلام تو کلام ان کا ہر کام حمایت مذہب اہلسنت کے گہرے رنگ میں

ڈوبا ہوا تھا۔ کسی رئیس یا نواب یا راجہ یا دنیوی وجاہت والے کی خوشامد یا تعریف میں حضور پُر نور قدس سرہ نے کبھی ایک غزل یا ایک قصیدہ تو کیا ایک شعر بھی نہ فرمایا۔ خود بدولت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

آجکل عام طور پر جاہل شعرا میں مشہور ہے کہ آدابِ شریعت کا لحاظ کرتے ہوئے شعر میں خوبی نہیں پیدا ہو سکتی مگر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عملی طور سے اُنکے اس قولِ باطل کا رد فرمایا۔ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے دو دیوان بارہا طبع ہو چکے۔ اہلِ ذوق اُن سے مستفیض و مستفید ہو رہے ہیں۔ اور تیسرا دیوان حدائق بخشش حصہ سوم یہ حاضر ہے۔ شائقین ان کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور دیکھیں کہ آدابِ شریعت کی پابندی کے ساتھ زبان کی پاکیزگی، محاورات کی لطافت، الفاظ کی فصاحت، کلام کی بلاغت، عبارت کی رنگینی، مضامین کی دلکشی، تشبیہات کی عمدگی، استعارات کی خوبی، علمی اصطلاحات کی تلمیحیں، آیات واحادیث کے اقتباسات، غرض شاعری کے تمام لوازم اور ساری خوبیاں سبھی تو جمع فرمادی ہیں۔ اسی لئے تو فرماتے ہیں ؎

جو کہے شعر و پاسِ شرع دونوں کا حُسن کیونکر آئے
لا اوسے پیش جلوۂ زمزمۂ رضاؔ کہ یوں

اس کے ساتھ ہی کوئی شعر ایسا نہیں جس کا ثبوت کسی آیت یا حدیث سے نہ ہو یا ائمہ دین کے کسی قول سے ماخوذ نہ ہو پھر صدہا شعر ایسے ہیں جن میں سے ایک ایک کی مکمل شرح کیجائے تو ضخیم مجلدات تیار ہو جائیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ امام اہلسنت کا کلام ہے اور کلام الامام امام الکلام۔ امام اہلسنت کا ایک ایک شعر علوم و معرفت کا گنجینہ ہے اور ایک ایک شعر علوم کے سمندر کو اپنے اندر لیے لینے والا ایک کوزہ ہے۔ حضور پُر نور امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اردو زبان میں دہلی یا لکھنؤ کے پابند نہ تھے

بلکہ حضور کی تحقیق میں جو محاورہ زیادہ فصیح و صحیح ہوتا اُسی کو اختیار فرماتے۔ خواہ وہ لکھنؤ کا ہوتا یا دہلی کا اور اسی سے حضور پُر نور کے کلام کا بالکل ایک نیا رنگ اور نرالا ڈھنگ ہے۔ حضور پُر نور قدس سرہ اردو کے علاوہ فارسی اور عربی میں بھی کلام فرماتے تھے اور وہ بھی ایسا فصیح و بلیغ ہوتا کہ فارسی کلام سن کر علما کو دھوکہ ہوتا کہ یہ کسی ایرانی قادر الکلام کا کلام ہے۔ اور عربی کلام تو سبحٰن اللہ اجنبی عربی داں کو تو یقین ہو جاتا کہ کسی محفوظ اللسان بدوی کا کلام ہے۔ اور قادر الکلامی کی یہ شان کہ تین تین سو شعر کا قصیدہ ایک مجلس میں فرما دیتے۔ اور قافیہ مکرر نہ ہوتا۔ چنانچہ ندوہ مخذولہ کے رد میں عربی قصیدہ اٰمال الابرار اس کا ایک نمونہ موجود ہے۔ افسوس کہ حضور پُر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین دیوان گم ہو گئے۔ جن میں ایک عربی تھا دوسرا فارسی اور تیسرا اردو، اور حدائق بخشش کے دو ہی حصے اس وقت تک طبع ہوئے۔ اور اب خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و سلم کے فضل و کرم سے حدائق بخشش کا یہ تیسرا حصہ چھپکر شائع ہوا ہے۔ پھر بھی فارسی کلام بھی حدائق بخشش حصہ دوم اور حصہ سوم میں بہت سا موجود ہے۔ اہلِ انصاف خود دیکھکر انصاف کر سکتے ہیں اور حسد کا علاج ہمارے پاس نہیں ہے۔ پھر یہ بات بھی قابلِ ملاحظہ ہے کہ حضور پُر نور قدس سرہ کا کوئی کلام ایسا نہیں جو صرف قال ہو حال نہ ہو بلکہ جو کچھ فرمایا ہے سراسر حال ہے۔ یہ واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور دوسرے بھی اس کو دیکھنے والے بحمدہ تعالیٰ موجود ہیں کہ ایک حافظ صاحب جو حضور پُر نور امام اہلسنت قدس سرہ کے مخلصین میں سے تھے کچھ کلام بغرض اصلاح سنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ اجازت عطا ہوئی سنانا شروع کیا۔ درمیان میں اس مضمون کے اشعار تھے کہ یا رسول اللہ میں حضور کی محبت میں دن رات تڑپتا ہوں۔ کھانا، پینا، سونا سب موقوف ہو گیا ہے۔ کسی وقت مدینہ طیبہ کی یاد دل سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حافظ صاحب اگر جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ سب واقعہ ہے تو اس میں شک نہیں کہ آپ کا بہت بڑا مرتبہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ فنا ہو چکے ہیں اور اگر محض

شاعرانہ مبالغہ ہے تو خیال فرمایئے کہ جھوٹ اور کونسی سرکار ہیں جنہیں دلوں کے ارادوں خطروں قلوب کی خواہشوں اور نیتوں پر اطلاع ہے۔ جن سے اللہ عزوجل نے ما کان وما یکون کا کوئی ذرہ نہ چھپایا۔ اور اس کے بعد اس قسم کے اشعار کو گنوا دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں جو کچھ ہے ہرگز مبالغہ نہیں ہے بلکہ یہ سراسر حالی اور واردات قلب ہیں۔ جنہیں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ ہی کا قلب مبارک تھا جو ضبط فرماتا تھا۔ اس قلب اقدس کے اندر جوش، عشق اور شورش، محبت اور تجلیات محبوب کے سمندر سر بفلک موجیں مار رہے تھے مگر ضبط کا یہ عالم کہ مجال کیا تھی کہ ان رموز و اسرار کے سمندروں میں سے ایک قطرہ بھی چھلک کر زبان پر آجائے۔ خود بدولت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ؎

راز ہا بر قلب شاں مستور نیست	لیک افشا کردنش دستور نیست
ہر کجا گنجے ودیعت داشتند	قفل بر در بہر حفظش بستہ اند
در دل شاں گنج اسرار اے نکو	بر لب شاں قفل امر انصتوا

ہاں جس وقت بحر عشق ومحبت جوش مارتا اور ضبط کی طاقت نہ رہتی تو شاعری کے پردہ میں ان رموز و اسرار کا بیان ہو جاتا۔ اس راز کو وہی جانتے ہیں جو محرم اسرار ہیں جن کی آنکھیں اللہ عزوجل نے کھول دی ہیں۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ حضور پرنور قدس سرہٗ کے ایک ایک شعر میں کیا کیا رموز ملکوت و اسرار لاہوت بھرے ہوئے ہیں۔ ہم جیسے کوتاہ بینوں تنگ نظروں کو کیا خبر۔ الغرض ان کے مدارج عالیہ ومراتب جلیلہ کو اللہ والوں نے پہچانا حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلیحضرت قدس سرہ کو چشم وچراغ خاندان برکاتیہ کا لقب عطا فرمایا۔ اور حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مرشد برحق حضور پرنور سیدنا شاہ آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے اگر مجھ سے خدا فرمائے گا کہ میرے واسطے کیا لایا تو میں احمد رضا کو پیش کر دونگا میں تو اس کوچہ سے نابلد ہوں۔ مثل مشہور ہے کہ ولی را ولی می شناسد۔ مجھ میں کیا

تا بایت ہے کہ اس راہ میں قدم رکھ سکوں۔ مجھے حضور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کلام جو ابتک چھپا نہیں ہے۔ بڑی کوشش وجانفشانی سے بریلی شریف، وسرکار مارہرہ مطہرہ و پیلی بھیت ورام پور وغیرہ وغیرہ مختلف مقامات سے دستیاب ہوا جو آج برادران اہلسنت کی خدمات میں حدائق بخشش حصہ سوم کی شکل وصورت میں پیش کررہا ہوں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس حقیر وفقیر کی اس سعی کو قبول فرمائے آمین

اس مبارک دیوان میں کس کس چیز کی جانب ناظرین کرام کو توجہ دلاؤں خود ملاحظہ فرماکر معلوم کریں گے۔ مثل مشہور ہے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ صرف دو چیزوں کی جانب متوجہ کرتا ہوں۔ اول قصیدہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی فضائل فاروق دو سو ستر شعر کا یہ قصیدہ ہے۔ چھوٹی بحر ہے مگر استعارات وتشبیہات علمی محاورات وتلمیحات واقتباسات احادیث وآیات اور زبان کی پاکیزگی وغیرہ وغیرہ پڑھ کر ہی معلوم ہوسکتی ہیں۔ دوم غزل غزل الشفتین صفحہ ۱۹ پر ہے۔ اس غزل میں یہ صنعت ہے کہ ساری غزل میں کہیں پڑھنے والے کے دونوں ہونٹ نہیں ملتے۔ پھر چھوٹی بحر اور ایک ایک لفظ میں نکات وحقائق ودقائق کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ سوم قصیدہ مبارکہ نعتیہ جو اصطلاحات علم ہیأت میں ہے ایسے ہی وہ قصیدہ جو حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح میں ہے اور بہت ہیں کہاں تک عرض کروں۔ احباب اہل سنت کی فرمائش کی تعمیل کرتے ہوئے اس مجموعہ کو شائع کرتا ہوں اور سنی بھائیوں بالخصوص رضوی بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ میرے لئے دعائے عفو وعافیت کریں۔ والسلام

سگ آستان رضوی فقیر قادری رضوی محمد ی لکھنوی غفرلہ

۲۹ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۲۲ھ

خطبه اول

الحمد لله رب الكون والبشر — حمداً يدوم دواماً غير منحصر

وافضل الصلوات الزاكيات على — خير البرية منجي الناس من سقر

ملک العباد الهدی ان انشا حکما — سواک یا ربنا یا منزل النذر

الا اقال الی المختار من مضر — صلی الاله علی المختار من مضر

ان شئت فانهض الی الفاروق نسأله — فالحق یظهر من الفاظه الغرر

هلموا اسرع نسأل عند حیدرة — ان لا تقول تحاکمنا الی عمر

اسمع کلام اولی العرفان والعلما — ففیهم الاسوة الحسنی لمعتبر

ان کان عندک برهان فابد لنا — ۳۷ لا امام سوی الاصرار والبطر

مالی اراک سلیطاً تشتم العلما — ان الشتیمة یا هذا من الکبر

العبد یثنی علی المولی بمحمدة — اشهی من الدر بل اشهی من الدرر

المنقول من الترک المرتضوی

خطبہ دوم

الحمد لله المتوحد — بجلاله المتفرد

وصلاته دوما علی — خیر الانام محمد

والآل والاصحاب هم — ماوی عند شدائدی

فالی العظیم توسلی — بکتابه وباحمد

وبمن اتی بکلامه — وبمن هدی وبمن هدی

وبطیبة وبمن حوت — وبمنبر وبمسجد

وبکل من وجد الرضا — من عند رب واحد

لاهم قد هجم العدی — من کل شاء والعد

فی خیلهم ورجالهم — مع کل عاد معتد

هاوین زلة مثبت — باعین ذلة مهتد

لکن عبدک آمن — اذ من دعاک یؤید

لا اختشی من باسهم — بید ناصری اقوی ید

لاهم فادفع شرهم — وقنی مکیدة کاید

وادم صلاتک والسلا — م علی الحبیب الاجود

والآل اطهار الندا — والصحب سحب عوائد

ما غردت ورقا علی — بان بخیر مغرد

واجعل بها احمد رضا

عبد المجرز السید

منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی

رحب الساحة فی صیانة الدین عن وجوهها وجو فہما فی المساحة

۱ هو جبریل علیه الصلوٰة والسلام ونبینا صلی الله علیه وسلم حملة القرآن من آله وصحبه وامته صلی الله علیه وسلم ۱۲ منه

۲ نقدی فی التمرہ ۱۲ منه

آغاز کلام فارسی و اردو

جان و دل من باد فدائے شہ بطحا ۔ بادا سر این خستہ و پائے شہ بطحا

در وسعت قطرہ نبود مدحت دریا ۔ وصف شہ بطحا و خدائے شہ بطحا

یارب تو برائے علم افرازی ما ہم ۔ محشور کنم زیر لوائے شہ بطحا

میگفت سلیماں بہمہ حشمت و شوکت ۔ سلطان جہان ست گدائے شہ بطحا

میگریم و می نالم و می سوزم ازین غم ۔ یارب برسانم بسرائے شہ بطحا

داغ و تپش و سوز و گداز و الم و درد ۔ دارد دل من جملہ برائے شہ بطحا

از ہر بلا امن دامانِ دو جہان ست ۔ یک سایۂ دامانِ عبائے شہ بطحا

بکشود زباں طائرِ سدرہ چو نخستیں ۔ شد نغمہ زن از وصف و ثنائے شہ بطحا

صد عرش بروں رفت ز خود از جہتِ ناز ۔ گردید سرِ عرش چو جائے شہ بطحا

محبوب خدا رہروِ اسرا شہ کونین ۔ این رتبہ کہ آورد رسولے شہ بطحا

۲۰ — ۱۴

بیروں فگن از سر چو رضا این ہمہ سودا

میخواہ بہر کار رضائے شہ بطحا

مہر ہے مشعل افروز شبستاں کس کا ۔ ماہ ہے پرتوہ شمع ایواں کس کا

سنبل آشفتہ ہے کس گل کے غم گیسو میں ۔ دیدۂ نرگسِ بیمار ہے حیراں کس کا

نو نیازِ سبقِ شمسیہ ہے شمسِ منیر ۔ نور آموز ہے یارب یہ دبستاں کس کا

کیوں نہ گلشن مری خوشبوئے دہن سے مہکے ۔ باغِ عالم میں ہیں بلبل ہوں ثنا خواں کس کا

آنکھ خورشیدِ قیامت کی جھپکنے جو لگی ۔ پردہ افگن ہوا یہ چہرۂ تاباں کس کا

زندے مردہ ہوئے سکانِ عدم چونک پڑے ۔ دوش بر دوش قیامت ہے یہ ہجراں کس کا

بہر عرش سے ہے مرقدِ شہ کا یہ خطاب ۔ کیا نہیں تجھکو خبر میں ہوں شبستاں کس کا

آئینہ دار ہے آئینہ مری حیرت کا ۔ جلوہ گر دل میں ہے عکسِ رخِ تاباں کس کا

ہمہ تن چشم کی صورت ہے بدن سے پیدا ۔ منتظر ہے یہ الٰہی دلِ حیراں کس کا

آفتِ جانِ عنادل ہے ترا حسن اے گل ۔ رنگ اڑایا ہے یہ اے جانِ گلستاں کس کا

شبِ اعمالِ سیہ صبحِ کرم سے بدلی
نور افشاں ہوا یہ چہرۂ تاباں کس کا

آمدِ شہ کی خبر سن کے یہ بولے عاصی
وہ ہیں آمادۂ شفاعت کو تو عصیاں کس کا

ایک جانب ہے قمر ایک طرف داغِ جگر
دیکھیے جھکتا ہے اب پلۂ میزاں کس کا

لالہ زارِ دلِ پُر داغ ہوا سنبل زار
عکس افگن یہ ہوا گیسوے پیچاں کس کا

غش ہے بلبل تو حسینانِ چمن ہیں بیہوش
نظر آیا او نہیں یارب چمنستاں کس کا

خرمنِ دل پہ جو گرتی ہے تڑپ کر بجلی
متحیر ہوں کہ چمکا دُرِ دنداں کس کا

خار خارِ حرمِ طیبہ ہیں طوبے نے مجھکو
کیا گلزارِ ارم روضۂ رضواں کس کا

بلبلو مالکِ فردوس تمہارا گل ہے
باغباں کس کا ہے گل کس کا گلستاں کس کا

صاف شان اشکوں سے ہے شیشۂ دل کی پیدا
سماے نوشِ تعشق دلِ مستاں کس کا

یا نبی جس کی اماں چاہے دو جہانی خستہ
تیرے دامن کے سوا اور ہے داماں کس کا

گلے سے باہر آسکتا نہیں شور و فغاں دل کا
الٰہی چاک ہو جائے گریباں انکے بسمل کا

شبِ اسرا قمر حیرت زدہ پھرتا رہا شب بھر
بھلا ڈھنگ انکی چال نے سیرِ منازل کا

بڑھا اسدرجہ رعبِ حسن والالیلۃ اکا سوبی
سمٹ کر بیٹھ گیا چرخ ایک پایہ انکے محمل کا

حجابِ نور تک پہنچا کے آنکھیں ہو گئیں خیرہ
فغاں کرتا ہوا لوٹ آیا قاصد نالۂ دل کا

کسے کہتے ہیں خور یہ تابشیں یہ گرمیاں کیسی
جھلکتا ہے شرارہ آسماں پر سوزشِ دل کا

سنا جب نام گل خارِ مدینہ چبھ گیا دل میں
کہ ہر مطلق ہے جلوہ گاہ حُسنِ فردِ کامل کا

یہ کس کے رعبِ آمد نے کیا عالم تہ و بالا
ق
کہ شیرازہ پریشاں ہو گیا ہر نظمِ باطل کا

یہاں صحرا میں موج آئی وہاں دریا میں گرد اٹھی
ادھر آتش کا ماتم ہے ادھر غوغا زلازل کا

یہ کیا نالہ ہے دشتِ طیبہ میں اے وائے محرومی
مگر حسرت نے پھر اس بن میں لوٹا قافلہ دل کا

کسی وحشی کی خاک اڑکر حرم میں آ گئی شاید
بگولوں سے ہے اٹھتا شورِ مستانہ سلاسل کا

نہیں کچھ خاص شہرستانِ امکاں بہر یاب اُنے
کہ سایہ دشتِ بطلاں میں ہے تاجِ سرِ مسائل کا

۶ رضائے خستہ کیا کہنا عجب جادو بیانی ہے ۱۶

نمک ہر نغمۂ شیریں میں ہے شورِ عنادل کا

جبکہ پیدا اشرِ انس و جاں ہوگیا — دور کعبہ سے لوثِ بتاں ہوگیا

دل مکانِ شہِ عرشیاں ہوگیا — لامکاں لامکاں کا مکاں ہوگیا

سر فدائے رہِ جانِ جاں ہوگیا — امتحاں امتحاں امتحاں ہوگیا

اُن کے جلوہ کا جس دم بیاں ہوگیا — گلستاں مجمع بلبلاں ہوگیا

ہر ستارہ شبِ مولدِ مصطفےٰ — شمعداں شمعداں شمعداں ہوگیا

چرخِ گردوں ترے روضۂ پاک کا — سائباں سائباں سائباں ہوگیا

جس کو اُس کے مکاں کا پتہ مل گیا — بے نشاں بے نشاں بے نشاں ہوگیا

تھا براقِ نبی یا کہ نورِ نظر — یہ گیا وہ گیا وہ نہاں ہوگیا

حق شفاعت سے تیری گنہگاروں پر — مہرباں مہرباں مہرباں ہوگیا

گلشنِ طیبہ میں طائرِ سدرہ کا — آشیاں آشیاں آشیاں ہوگیا

یا نبی لو خبر آتشِ غم سے میں — تفتہ جاں تفتہ جاں تفتہ جاں ہوگیا

گزرے جس کوچے سے شاہِ گردوں جناب — آسماں آسماں آسماں ہوگیا

عشقِ ابرو میں یہ رمزِ قوسین کا — نکتہ داں نکتہ داں نکتہ داں ہوگیا

کس کے روئے منور کی یاد آگئی — دل تپاں دل تپاں دل تپاں ہوگیا

طوطیِ سدرہ مدحِ رخِ پاک میں — گل فشاں گل فشاں گل فشاں ہوگیا

۷ طوطیِ اصفہاں سن کلامِ رضا ۱۶ سند

بے زباں بے زباں بے زباں ہوگیا

شعلۂ عشقِ نبی سینہ سے باہر نکلا — عمر بھر منہ سے مرے وصفِ پیمبر نکلا

ساز گار ایسا بھلا کس کا مقدر نکلا — دم مرا صاحبِ لولاک کے در پر نکلا

اب تو ارمان ترا اے دلِ مضطر نکلا

ہے مرے زیرِ نگیں ملکِ سخن تا بہ ابد — مرے قبضہ میں ہوا اس خطہ کے چاروں سرحد

اپنے ہی ملک سے تعبیر ہے ملکِ سرمد | ہے تصرف میں مرے کشورِ نعتِ احمد
میں بھی کیا اپنے نصیبہ کا سکندر نکلا

روز و شب لختِ جگر آنکھوں سے جاری ہی رہا | رفتہ رفتہ ہوا ہر گوشۂ چشم اک دریا
اب تو وہ قہر کا ہے جوش کہ عالم ڈوبا | دیدۂ تر سے گیا نوح کا طوفاں برپا
قطرۂ اشک جو نکلا وہ سمندر نکلا

بن گئی میری زباں ماہیِ آبِ کوثر | نور کے بکّے دہن سے مرے نکلے باہر
سایۂ رحمتِ باری نظر آیا سر پر | مغفرت صدقہ ہوئی میری زباں پر آکر
جس گھڑی لب سے مرے وصفِ پیمبر نکلا

جلوہ اُس مہرِ رسالت کا ہو سیاروں میں | انبیا ساتھ ہوں جبریل جلوداروں میں
جبکہ اس شان سے آئیں گے گرفتاروں میں | حشر کے روز یہ غل ہوگا گنہگاروں میں
وہ شفاعت کے لئے شافعِ محشر نکلا

حسنِ محبوب کو تجنا ہی عجب وصف و قماش | شاہد اس نقشہ کی بے مثلی یہ ہے خود نقاش
چاند سورج میں رہی برسوں انہیں کی کنکاش | مدتوں چرخ نے کی بزمِ دو عالم میں تلاش
مثلِ محبوبِ خدا کوئی نہ سرور نکلا

جب ہوا چرخ مرے ماہِ رسالت کا مسیرؑ | چاند حیرت سے بنا ابردِ نقشِ تصویر
ان کے آگے نہ چلی ایک بھی لافِ تنویر | کیا ضیا ہے رُخِ انور کی کہ مہتابِ منیر
چرخ اخضر سے جو نکلا تو مکدر نکلا

ہم گئے قبرِ اویسِ قرنی پر کہ سنیں | عشق میں پھنستی ہیں کس دام بلا میں جانیں
قبرِ عاشق سے صدا آئی کہ کیا حال کہیں | کبھی زندہ کبھی مردہ ہوئے ہم الفت میں
شوقِ نظارہ مگر دل سے نہ باہر نکلا

کیوں نہ آنکھوں کو مری کانِ جواہر کہیئے | اشکِ خونیں ہیں عقیقِ یمنی کے ٹکڑے
یا یہ ہیں عینِ گہر ریز کے دو فوارے | یادِ دندانِ محمدؐ میں مری آنکھوں سے
اشک بھی نکلا تو وہ صورتِ گوہر نکلا

جاگتے میں تو وہ دیدار میسر ہے کسے | نیند آتی نہیں جو خواب میں دولت یہ ملے
تنگ آیا ہوں میں اس بخت کی ناسازی سے | ہائے محروم رکھا شہ کی زیارت سے مجھے
دشمنِ جاں مرا نیرنگِ مقدر نکلا

خواب میں دولتِ دیدار کی کچھ ساماں تھے | دلِ بیتاب یہ تڑپا نہ رہا بن جاگے
کیہ کہوں طالعِ برگشتہ سے اللہ بچے | ہائے محروم رکھا شہ کی زیارت سے مجھے
دشمنِ جاں مرا نیرنگِ مقدر نکلا

مالِ دنیا تو کوئی چیز نہیں ہے سرِ مُو | آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھوں مجھے ملکِ ابد
سب یہ الفت کی بدولت ہے غنائے بے حد | حبذا آفریں اے دولتِ عشقِ احمد
میں گدائی کے بھی پردہ میں سکندر نکلا

تشنہ ہوں شربتِ دیدار پلا دیجیے مجھے | آئنہ طلعتِ انور کا بنا دیجیے مجھے
مردہ ہوں آپ مسیحا ہیں جلا دیجیے مجھے | وہ جمالِ رخِ پُرنور دکھا دیجیے مجھے
دونوں عالم میں نہ جس کا کوئی ہمسر نکلا

صدقہ اس غالیہ مو پہ ہوں ہر حور کے بال | کیا یہ خوشبو ہے کہ نافہ کو ہوا مشک وبال
عطر بیزی میں ہے یہ زلفِ معنبر کو کمال | وصفِ گیسوئے نبی کا جو بندھا دل میں خیال
شعر جو نکلا ذہن سے وہ معطر نکلا

رنگ آمیزیِ الفت کا یہ فیضان ہوا | عمر بھر سینہ مرا گلشنِ فردوس رہا
واہ رے جوشِ اثر بعدِ فنا بھی نہ گیا | رخِ رنگینِ محمد کا جو شیدائی تھا
میری تربت پہ بھی نخلِ گلِ احمر نکلا

ہے دفتر اگرچہ سیہ کار سراپا قاسم | نعتِ احمد ہے مگر اس کا وظیفہ قاسم
ایک مصرعہ بھی گر آقا کو خوش آیا قاسم | حشر کے روز اٹھے شور عجب کیا قاسم
قبر سے دیکھو وہ مداحِ پیمبر نکلا

۸ قصیدۂ نور کے غیر مطبوعہ اشعار ۷

آرہاہے آدمی بنکر فرشتہ نور کا ۔ پڑگیا ہے طائرِ سدرہ کو چسکا نور کا
لیلۃ القدر انکے گیسو مطلع الفجر انکی مانگ ۔ ان کے بندوں پر سلامِ رب سے مژدہ نور کا

حضرت سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مدح میں

نورو بنتِ نور و زوجِ نور و اُمِّ نور و نور ۔ نورِ مطلق کی کنیز اللہ دے لہنا نور کا
بادلے کی اوڑھنی ہے تارِ بارانِ درود ۔ گوکھرو چنکی بنت لچکا مسالہ نور کا
تابشِ عقدِ انامل سے ہیں چھلے پور پور ۔ ہے علی بند اس کفِ انور میں سجہ نور کا
مجھکو کیا منہ عرض کا لیکن ملائک یوں کہیں ۔ شاہزادی در پہ حاضر ہے یہ منگتا نور کا
کہدو فضہ دیدیں سونے کا نوالا نور کا ۔ اپنے بچوں کا تصدق دیدو صدقہ نور کا

۹ قصیدہ مبارکہ ۲۱۷

درمدح حضور پرنور امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین غیظ المنافقین امام المجاہدین عز الاسلام والمسلمین اعدل الاصحاب واشدہم فی اللہ سیدنا عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسمّٰی باسم تاریخی

فضائل فاروق

۱۳۰

عمر وہ عمر جس کی عمرِ گرامی ۔ ہوئی صرف ارضائے خلاق واہب
عمر قصرِ دینِ نبی کی عمارت ۔ عمر عمرِ باقیِ دینِ اطائب
عمر راحتِ روحِ شرعِ الٰہی ۔ عمر آفتِ جانِ ادیانِ کاذب
عمر دُرِّ مکنونِ دُرجِ کنانہ ۔ عمر کوکبِ دُرّیِ برجِ غالب
وہ ملکِ خدا کا اولو العزم ناظم ۔ وہ شرعِ رسالت کا ذوالقدر نائب
شہا عینِ ذاتِ الٰہی کا پرتو ۔ ترا تاج سر ہو یہی تھا مناسب

نجلی رحمت کا چشمہ سمٹ کر
اگر چشمۂ میم مضروب پی لے
یہاں عین شمس اور س ماہِ نو ہے
ترے نام کے بھیس ہیں گر نہ آتی
وہ نام نامی پہ بھی عدل شیدا
سیہ داغ ظلمات ظلم و جفا پر
ملفوظا اک الف لفظِ عامر سے کم ہے
یہ معنی کہ اے آسمانِ خلافت
نہ اب دزدیِ سمع کی ان کو فرصت
یہ نکتہ کہ وہ عدل کانِ فضائل
سیاست کا عامر خزانوں کا ناشر
جد کا اس قدر تیرے مجرے میں شاہا
کہ خورشید رخسار دورِ عمر میں
ترے عہد میں کون ہے پا شکستہ
نہیں حق حرفِ زرِ گل حنا کو
نہ کیوں ناچ کے توڑے گانے کے لچھے
لپک کسرہ کی نونِ تنوین کے غنچے
جو حائل کرے جرِّ زر وہ بھی اب تو
کرے یہ ال تھا خاص وقفِ عنادل
بتاتا ہے خود نامِ اقدس تمہارا
مشدد ہوا اسمِ پاکِ محمدؐ
بچا جائے معمول حرفِ مکرر
رکابِ معلّٰی ہیں گنتی کے بندے

ہوا تیرے میمِ کمر کا مصاحب
ضروب اور ہو جائے ہر عِرق خارب
سرِ میم تصویر باقی کو اکب
نہ ہوتا کوئی عمرِ فانی کا راغب
یہ وصفِ عدالت ہے اے ابنِ حاجب
سیاست کا ٹوٹا عقابِ معاقب
کہ تھا شکلِ ناوک ہوایاں سے غائب
ترے دور میں خود شیاطیں ہیں غائب
نہ اس چرخ کو حاجتِ تیرِ ثاقب
جسے جانِ خوبی کہیں سب مذاہب
امیرِ خرد کا اولوالعزم نائب
ہوا اتنا اس سربلندی کا طالب
نہیں اپنا قدِ کشیدہ بھی حاجب
نہیں حرفِ آخر پہ کسرہ مناسب
بتاتا ہے تیرا عَلَم عدل واجب
ترا نام سن کر ہوں عالم سے غائب
یہ پاک اسم تو ان سے بھی ہے مجانب
ترے عدل کا شہرہ سن کر ہے غائب
کہ ہر شے فقط ہے بقدرِ مناسب
کہ بہتر ہے فتح و ظفر کارِ ناصب
کہ ہے بدوِ اسلام دورِ متاعب
کہ تبلیغ و دعوت میں تکریر واجب
ادھر دشمنِ جاں مشارق مغارب

کمر بستہ دفعِ مفاسد میں ہو لے
یہاں فتحِ پیہم سے فتنے کہاں ہیں
ترے نام سے لام محروم پایا
اُسے کیا ہو پرواہ جس کی ثنا سے
تری رحمتِ عام کی گر ہو بخشی
تو صبحِ کرم کی بھی ٹھنڈی نسیمیں
وہ آفت کا کافور صلبوں سے برسے
نہیں معن میں معنیِ عونِ عالی
نہیں گوہرِ صبغ اَلحقّ یعلو
عمر وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا
حمیمِ بغیضِ عمر کو سدا ہیں
عدوِ صدیق و صدیقِ عدو کو
قسم اس کی جس نے کیا مصطفےٰ کو
کہ دشمن علی کا عمر کا عدو ہے
خدا کی قسم مصطفےٰ کے صحابہ
جواں میں نفاق و عداوت بتائے
یہ مانا کہ گاہے شکر رنجیاں تھیں
ہوں گلچینِ باغِ احادیث و قرآں
لپکتے ہیں گلشن مہکتے ہیں دامن
نکھرتا ہے جوبن بہارِ خرد کا
بنہ رب کی موضوع کی کاوشوں سے
زباں شاذ و منکر کا بیگانہ سبزہ
صحاح و حسان و سوانح کے خرمن

پسِ میم تشدید جزماً مناسب
کمر کھول اے فتحہ دورِ مصائب
کہ تعریفِ معروف کب ہو مناسب
سدا گونجتے ہوں مشارق مغارب
نہ ہو گر شفیعِ عدا و اجانب
ہیولائے دشمن کو ہوں برقِ حاصب
کہ تیغ بستہ ہوں جھلسے ترائب
ہیں حاتم کے حتماً حطام اب مواہب
گزیں جوہرِ تیغِ اللہ غالب
غضب کے مصائب سقر کے متاعب
حمیم و صدا ہی ماکل مشارب
دوا ہی ملازم تباہی مصاحب
امام الاطاہر سنام الاطائب
علی کا مخالف عمر کا محارب
سب آپس میں یکجان یکدل دو قالب
وہ مردود جھوٹا وہ ملعون کاذب
مگر نزعِ غل بھی تو دیکھ اے مشاغب
سخن زا ہے خطۂ فکرِ صائب
مزے لوٹتی ہے مشامِ مراقب
ہے بالش میں نخلِ تلاشِ مطالب
جو کانٹوں میں الجھے وہ لے یہ مصائب
زیاں بید مجنوں سقمِ عشرا تب
مرے دانے دلنے میں پائیگا طالب

مجھے پتی مٹی کا حال آئینہ ہے
ہنر کوئی پھل پھول آنکھوں سے غائب

نظر سوئے لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ
خیالِ اَشِدُّوْا بِالَّذِیْنَ کی جانب

لِمَنْ کَانَ مَیْتاً فَاَحْیَا کے جلوے
جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ میں ثاقب

وہ جلوہ گری صالحُ الْمُؤْمِنِیْن کی
وہ اَلْحَمْدُ میں اِھْدِنَا کے مراتب

جو لَوْلَا کِتَابٌ مِّنَ اللہِ میں اتری
نہ کس کس پہ چمکے یہ برقِ معاتب

وہ اندھیر تھا بدر والوں کا فدیہ
کہ تھے غم سے تیرہ مشارق مغارب

جنابِ ابوبکر تک تار و گریاں
رواں چشمِ حق بیں سے دو نہر ساکب

مگر تھے عمر کنتِ لطفِ رضا میں
کہ فرقان و فاروق تھے ایک جانب

اِذَا جَاءَ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَلا یہ
اَذَاعُوْا پہ توبیخ رَدُّوْا کی طالب

عمر کو اُولُوا الْعِلْم فرما رہی ہے
اسی سمت یَسْتَنْبِطُوْنَ ہے ذاہب

یہ معنی کہ آپس میں کر بیٹھے چرچے
عمر سے نہ کی جا کے عرضِ مطالب

پہنچ جاتا اصلِ حقیقت کی تہہ کو
وہ ذی رائے ثاقب وہ ذی فکر صائب

وہ ربانی عالم وہ حقانی حاکم
وہ وقت شناسِ رموزِ غرائب

یہ ارشاد کرتے ہیں مولےٰ ہمارے
علی مرتضےٰ مظہرِ صد عجائب

وہ روبہ وشانِ تقیہ کا دشمن
وہ آجامِ صولت کا ضرغامِ غالب

یقیں تھا ہمیں بولتا ہے سکینہ
زبانِ عمر پر بلا ریب رائب

یہ ارشاد بھی ہے کہ قرآں میں داخل
جنابِ عمر کے ہیں آرائے ثاقب

بخاری میں راوی ہیں اپنے پدر سے
محمد ابوالقاسم ابن الاطائب

کہ نعشِ عمر پر مرے باپ آئے
علی نازِ ہر دو و خیر الاطائب

رہی پہلے تو اشکِ گلگوں کی بارش
ہوا لالہ پھر سرد سے یوں مخاطب

عمر تجھ پہ اللہ کی مہربانی
عمر تجھ پہ رحمت کرے ربِّ واہب

نہیں اس کفن پوش کے بعد کوئی
کہ جس کی طرف یوں مرا دل ہو راغب

کہ اس کے سے اعمال کر کے چلوں میں
حضورِ خدا یَوْمَ تَجْلُو الْغَیَاهِبْ

زہے شانِ حیدر وہ حیدر کہ جس پر
فدا حسنِ اعمال شیدا مناقب

وہ اور اس تمنا کو رو رو کے کہنا
کہ ہوں کاش ان کے سے میرے مکاسب

کہا پھر کہ میں پہلے ہی جانتا تھا
تری خوابگہ ہے نبی کے مقارب

کہ میں نے تو خود اپنے کانوں سنا تھا
یہ فرماتے تھے سرورِ آلِ غالب

کہ عیش و وصال و دخولِ جناں میں
ابوبکر و فاروق ہیں میرے صاحب

میں آیا تو یہ دونوں ہمراہ میرے
گیا میں تو یہ دونوں میرے مصاحب

عمر تجھ پہ قربان جانِ فضائل
عمر تجھ پہ صدقے علوِ مراتب

ہمایوں تجھے دولتِ خوابِ نوشیں
مبارک تجھے ہمرہیِ رکائب

مدینہ کا پھول اس طرح گلفشاں تھا
چلا جب تو گلزارِ کعبہ کی جانب

کہ اے بھائی ہم بھی رہیں یاد جس دم
گھریں باغِ دل پر دعا کے سحائب

حضور اور یہ فرمائش اللہ اکبر
عمر اور یہ رتبہ لربی المنی اعجب

شہا تجھکو شایاں یہ میٹھی نگاہیں
عمر تجھکو زیبا یہ پیارے مناصب

ارے سن چکے اپنے مولیٰ کا فرماں
مچل کیوں نہیں جاتے اہلِ مصائب

کہو گھیر لیں آکے ٹوٹی امیدیں
لپٹ جائیں دامن سے رو کر مطالب

خدا کے لئے او حرم جانے والے
ادھر بھی نگاہِ کرم ہو مخاطب

تجھکے مانگے رستہ میں ہم بھی پڑے ہیں
خدارا نہ دامن کشاں جاؤ صاحب

نعت و منقبت آل و اصحاب

رضا وقت ہے عرض کیجئے وہ مطلع
جسے کہئے رنگِ بہارِ مآرب

نظر مجھ پہ دینِ کرم میں ہے واجب
میں خادم تو آقا میں بندہ تو صاحب

خدم تیرے مخدوم دونوں جہاں کے
کریم المناقب عدیم المثالب

لآلی درج جمال فضائل
درادی برج جلال مناصب

رَفِیعُ الْمَدَارِجِ مَنِیعُ الْمَعَارِجِ
سَنِیُّ الْمَرَاتِبِ سَنِیُّ الْمَنَاقِبِ

خصوصاً ابوبکر و فاروق و عثمان　　علی چار انہار باغِ مناقب

تری آل آلائے والا کی والی　　صحابہ سحابِ صبابِ مواہب

کبھی غرقِ جوئے عطش کو منادی　　کبھی تشنۂ جانکنی سے مخاطب

ارے یہ رہا گھاٹ ادہر آ مسافر　　لے پانی پی اے پیاسے آ میری جانب

تعریفِ تیغِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چمک کر کہے زرہوں کے چھیڑنے کو　　عجب قصۂ بازو دار عناکب

نہ کیوں ہیں شمار اپنی گنتی میں جانوں　　کم اہلِ غزا کو زیادہ محارب

کہ ہیں جنبشِ تیغ سے پرزے پرزے　　خطوط شعاعی کنسج العناکب

ہر اک وار میں بنتے لاکھوں مثلث　　ہر اک زاویہ مظہرِ سیف و ضارب

ہے حکمِ خدا سر پہ ورنہ وہ روحیں　　نہ پلٹیں دمِ حشر بھی سوئے قالب

گری گوشۂ مہ سے نہالینی مچھلی　　پڑا بحرِ اخضر میں دامِ کواکب

گلے ان سے ملئے وصال ان کا کیجے　　یہ حمرِ قواضب یہ بیضِ کواعب

خدایا یہ سایہ خدائی پر آیا　　خنک چین میں ہیں اباعد اقارب

کرم کی نسیمیں تلطف کا تڑکا　　نہ فتنوں کی لو ہے نہ سوزِ مصائب

وہ گھنگھور اٹھے وہ پُرشور برسے　　عدالت کے بادل کرم کے سحائب

ریاحِ مبشر ہر اک سمت ناشر　　لیے گھیر دم میں مشارق مغارب

گرج کے بگل میں وہ پیاری صدائیں　　کہ نصرٌ من اللہ و فتحٌ مقارب

صفت جہاد غازیان اسلام بر کفار لئام در عہد معدلت عہد سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ترویج شعائر اسلامیہ بصنعت تلازم ابر و باراں

بڑے جھومتے کالی وردی کے بادل　　چھپی بادلہ پوش فوجِ کواکب

ہوئی کالے گورے کی پلٹن میں بدلی — کہ بدلی کے آتے ہی تارے تھے غائب
طلایہ ہٹا فوج جنگی بڑھ آئی — کہ خود حملہ کرنا ہی ٹھیرا مناسب
جلو ریز جاؤ بہت خیز جاؤ — ابھی صاف کر لو مشارق مغارب
زری کے لئے باگ ہر سمت بجلی — سمندوں کو سامنے ہوئے چار جانب
عجب توسنی ہے ستم شوخیوں سے — چلے ناز کرتے پریوش رکائب

وصف اشہب تیز گام حضرت سیدنا عمر عز الاسلام علی الرسول الکریم و علیہ الصلوٰۃ والسلام در جہاد و قتال بکفار لئام

نقوش حوافر مطارف اَجلّہ — جوانب اہلہ رکاب اکارب
مچلنے میں بچپن کسی تند خو کا — بکھرنے ہیں تازِیانِ کواعب
نگر مشی میں رنگِ اشراقیاں تھا — وہ قانون شناس اشاراتِ راکب
اٹھا اور گرا پر بلا منہ کی کھائی — قیامت ہیں پھیکنے کے مصائب
کڑی دھوپ فتنوں کی لائیں کہاں سے — جہانگیر ہیں معدلت کے سحائب
ترے طعنہ زن کتنے ہی رو پٹ لیں — کہاں جائیں خبثِ دروں کی شوائب
کوئی چھپتی ہے رفضِ شب کی سیاہی — تقیہ سے چمکا کرے صبحِ کاذب
ہر اک رنگ کو ڈھانک لیتی ہے ظلمت — وہ کیا رنگ جو تیرگی کا ہو حاجب
نہ مانیں تو گلگونۂ مہر مل لیں — نہ پہچانے جائیں تو کفّارہ واجب
وہ بالفرض ماہِ منیر آئیں بن کر — کہیں داغ سے بچکے جلتے ہیں صاحب

تعریف سگِ درگاہ

لکھیں شیر اُسے قبلہ گاہی جسے وہ — تواضع سے کہدے کبھی بھائی صاحب
حرم میں ہرن ٹھیریں دین ادب میں — اگر یہ لقب پائیں ہندی ارانب
جو دیکھیں اسے اس کے آقا کے دشمن — قلقیے سے بنجا میں شکل اکالب

کہ ہم جنس ہی بن کے بچ جائیں ورنہ | وہ اک شیر شرزہ یہ خستہ ثعالب

ذمِ بد مذہبان

جنودِ خوارج عنودِ روافض | یہ نسلی افاعی وہ نخلی عقارب

نصیری نواصب خوارج روافض | وہ کافر یہ غادر وہ خاسر یہ خائب

ہوئی خوب قسمت سے تقسیم عادل | ملے چار عنصر سے حصے مناسب

انہیں آبِ خجلت انہیں خاکِ ذلت | انہیں بادِ عاد انکو نارِ لواہب

تبرا ضروریہ سنت میں داخل | مطاعن مطاعم مثالب مشارب

عجب ناکسانِ محالِ خباثت | غضب ناکسانِ رحالِ مراکب

بلا تازہ کارانِ خارِ ذمائم | ستم کہنہ دزدانِ نقدِ مناقب

نہ کیوں ہوں یہ مذہب خرابی کے بادی | کہ ہم مادہ ہیں ذہب سے مذاہب

مسائل میں بازیِ طفلانہ داخل | شباب ان میں تائب نہ شیب ان میں آئب

مکلف ہوئے سخت تکلیف ٹوٹی | نواہی دواہی اوامر نوائب

عَنَاکِیبُ سُودٍ فَیَافِی ظُلُمَتٍ | اَفَاعِیِ بُھُمٍ شَعَایِب عَنَاھِب

مسائل میں ان کی شرائع کے لکھنا | ولیکن حیا ہے درِ دل پہ حاجب

ہوئے زورِ تیغِ عمر سے مسلماں | انہوں نے کیا یا علی پر مواظب

نہ اسلام لاتے نہ توفیق پاتے | نہ اس گل کو کہتے بہارِ نارب

گئے دینِ آبا پہ آفت سے پھر کر | ستم بیوفا ہیں غلامانِ خائب

نسب گر سبب سے تھا دست و گریباں | علی سیکھنے کا تھا شکرانہ واجب

بنا ان کا بابا شجاعِ معظم | وہ نامرد بچہ وہ شیطان خائب

نسب نے کی آتشکدوں کی تعلی | کہ وہ گبر تھا ابن اُم اللواہب

ملا خوب تفریقِ باطل کا تمغہ | کہ فاروق حق پر یہ فرقہ تھا غائب

صلہ وصلتِ فرقوا دینہم ہے | دکھاؤ تشیع لَسْتَ مِنْہُم کا صاحب

خدا میرا سچا کلام اس کا سچا
علاقہ نہیں ان کو کچھ مصطفےٰ سے
یہودوں کی سیرت مجوسوں کی صورت
زنا جس کے ازید وہی سب میں ازہد
غرض ان کا بدتر ذان سب سے بہتر
جو داں سب سے بہتر وہی سب میں بدتر
وہ متعی نگادیں وہ قبلہ کی لہریں
مگر دیدوالوں سے تعلیم پائی
وَاُملی لَهُم اِنَّ کَیدِی مَتِینٌ نے
علی سے محبت عمر سے عداوت
روافض پہ واللہ قہرِ علی ہے
جنہیں سیدھا کلمہ بھی پڑھنا نہ آئے
وہی تو محبانِ حیدر جو رکھیں
ہمیشہ رہے دشمنوں کے جتھے میں
وہی تو جنابِ حسنؑ کے فدائی
وہ صلحِ ہمایوں وہ سلمِ مبارک
کہ اِنَّ ابنِیَ المجتبیٰ ذو السیادۃ
وہی تاجدارِ رسالت کے بندے
وزیرانِ شاہی عروسانِ شاہی
وہی تو ادب دانِ زہرا جو گو مذہبی
کوئی کیا لکھے ایسے ناپاک قصے
وہی تو شبیہ صحابہ کے شیدا
بناتے ہیں علموں کی سو انگلیوں سے

کہ ہے وصلِ موصول تفریق کاذب
نہ وہ ان سے راضی نہ یہ ان کے طالب
قصیر المحاسن طویل الشوارب
کثیر المحاسن قلیل المعائب
کہ شر الا کا لب ہے خیر الا کا لب
کہ خیر الا کا لب ہے شر الا کا لب
کنھیا حسینانِ برجی سے راغب
کہ وصفِ زنا ٹھیرا اسنی المناقب
کہلائیں یکیدونَ کو دور غائب
کہیں بھی ہوئے جمع نور و غواہب
خوارج پہ فاروقِ اعظم معاتب
وہی تو مسلمان معقول صاحب
تقیے کی تہمت سر شیرِ غالب
نمازیں بھی غارت غزائیں بھی غائب
جو صلحِ حسنؑ کو کہیں زہر کاذب
خبر جس کی دیں عالمِ سر و غائب
بہ یُصلحُ اللہ بینَ الکتائب
جو ہوں بانوئے خاصِ سلطاں پہ عائب
کسی کو تو اچھا بتائیں مشاغب
اکاذیب حمل و بغل کے ذوائب
کہ انگشت زنہار ہے کلکِ کاتب
جو ہر سال تازہ کریں رسم ذاہب
ہوئی فتح کس کی ہوا کون غالب

جہنم میں دیتے ہیں قاتل کو پانی
بہانا ہے آنسو بہانے کا کاذب

کریں ہر سحر شوکتِ شام روشن
بنا کر نقولِ نشان و مواکب

شب آئے تو وہ جھوٹے افسانے گائیں
کہ ہو جس سے توہینِ آلِ اطائب

عَلَى الشَّرِّ نَاكِسٌ مِنَ الْخَيْرِ آئِسٌ
اِلَى الزَّيْغِ رَاغِبٌ عَنِ الْحَقِّ نَاكِبٌ

نہ لِلْحَقِّ مُظْهِرٌ نہ لِلصِّدْقِ مُثْمِرٌ
نہ لِلزَّيْنِ جَالِبٌ نہ لِلشَّيْنِ سَالِبٌ

ہجوِ ملیح اینِ مبتدعان

وضائب تک اس طائفے کی مذمت
نری ہجو گوئی نہیں ہے مناسب

معائب لکھے کچھ ثنا بھی تو لکھیے
کہ تقصیر ہے اقتضاءِ مطالب

سخا پروران عمیم المروت
معیرانِ عیشِ اماء و صواحب

جو بابِ اعادت میں دخلِ قلم ہے
تو کیا تجتہد کی نہیں نذر واجب

نہ تخصیصِ فرقہ مرے ذمہ لازم
نہ ہیں خاص اک طائفے سے مخاطب

وہ جوشِ عدالت کہ ثور و اسد کیا
نہ ہو خوک بز میں بھی فرقِ مراتب

کرم کی کرامت کہ جلد بخس بھی
نہ رہ جائے محرومِ ذوقِ مشارب

نہ کیونکر ہو اوصاف کی جامعیت
کہ متعہ قرانِ لطف کا ہے صالب

ذرا دیکھ باریک و پیچیدہ مضموں
نہ کر عیب لفِّ حریر اے مصاحب

یہ عالی طبیعت یہ آسان شریعت
کہ اک پارہ خز میں ہیں کتنے مطالب

یہی ضامنِ کادِ سدِ سکندر
یہی تختۂ مشقِ مندوب و واجب

محارم کی حرمت ہوس پر بھی رحمت
رحم کی بھی وصلت بطرزِ مناسب

ادا کر رہا ہے یہ پُرکیف مذہب
غریبوں کے سب پرورش کو مراتب

جسے نام عشرت ہو عنقا اسے یاں
مہیا ہیں سب عیش بے کسبِ کاسب

تماشہ کی سنگت اچنبے کی جمگھٹ
خریدار مذہب طرحدار ذاہب

وہ لذت بھرے ہیں شہیدوں کے ماتم
کہ دوزخ بھی آئے تو بھولے مصائب

وہ ابن سبا کی سبھا کا سماں ہو ۔۔۔ کہ اندر بھی اندر کے دل سے ہے راغب

دعا بطرز جدید

الٰہی مجھے نہیں پھولیں اعدا نگریوں ۔۔۔ کہ خارش میں جس طرح جسمِ اکالب
ملے ان کو برکت تو وہ جسکو سن کر ۔۔۔ گدا در سے پھرتا ہے محروم و خائب
الٰہی انہیں پائمالیِ سبزہ ۔۔۔ جو اس گل سے بیگانہ وش ہوں مجانب
اگر نیند آئے تو وہ نیند جس سے ۔۔۔ کیا گھاس کو پائمالِ مصائب
وہ دودھوں نہائیں نگریوں کہ جیسے ۔۔۔ سفیدیِ دیدہ بہے تا عواقب
الٰہی یہ نیرنگیِ رنگِ قدرت ۔۔۔ الٰہی یہ نیرنگیِ ذاتِ واجب

متفرقات

سبب ہی کچھ ایسے پڑے آکے ورنہ ۔۔۔ لغت اتنے بھرنے بھی کیا تھے مناسب
جنابِ قوافی کی کچھ تو عنایت ۔۔۔ ادھر کچھ تقاضائے علمی بھی غالب
کہ جس کا یہ رد ہے جب اسکو ہی کہہ ہو ۔۔۔ تو میں کیونکر اس رنگ سے ہوں مجانب
وہ سہلِ چمن ہو کہ دشت و حزن ہو ۔۔۔ ہے طالب کو مجبوریِ قصدِ مآرب
پسِ زاغ جائیگا جس سمت جائے ۔۔۔ عقابِ معاقب تعاقب کا راغب
علاوہ ازیں حال کا مقتضیٰ بھی ۔۔۔ سکھاتا ہے عاقل کو فرقِ مراتب
زبانِ زماں تو غزل مانگتی ہے ۔۔۔ قصائد ہیں اغلاقِ علمی کے طالب
یہ طوطی کے نغمے عنادل کے لہجے ۔۔۔ نہیں نعرۂ ضیغمی کے مناسب
اور ایسے تو بھاری لغت بھی نہیں ہیں ۔۔۔ کہ کامل کو ہوں سنگِ راہِ مطالب
جسے ہوں وہ خود اپنی دانش سے الجھے ۔۔۔ ہمارا تو یہ روزمرہ ہے صاحب
اِلٰھِی تَجَاوَزْتَ عَنْ سَیِّآتِیْ ۔۔۔ وَاَمْتَنْتَنِیْ اِذْ تَشِیْبُ الذَّوَائِبُ
فَاِنِّیْ عُبَیْدٌ فَقِیْرٌ ذَلِیْلٌ ۔۔۔ وَاَنْتَ الْکَرِیْمُ الْجَلِیُّ الْمَوَاھِبِ
فَجُدْلِیْ بِجَعْلِیْ کَاَسْمَاءِ اَصْلِیْ ۔۔۔ تَقِیًّا رَضِیًّا سَعِیْدُ الْعَوَاقِبِ

ابلتی مناظرہ۔ نظم و نثر میں ایک وہابیہ کا اپنے وہابی شوہر سے مناظرہ فتیہ ۔۔۔ اور

ترجیع بند

۱۰ — ۸

این کہ آرام گہ پاک رسول اللہ ست
پیش او چرخ زمین ست خدا آگاہ ست
اللہ اللہ چہ عجب درگہ والاجاہ ست
گر تو بیباک رسی بندد دیں جادہ ست

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

یہ وہ درگہ ہے کہ جرم آئے تو غفراں ہو جائے
نا دبھی آئے تو نورِ چمنستاں ہو جائے
اتقا شوقِ شفاعت میں گنہ یاں ہو جائے
غازۂ روئے سحر شامِ غریباں ہو جائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

وہ فیض وہ ہے کہ خزاں فصلِ بہاراں بنجائے
تیغ بھی لائے سپر پھولوں کا بستاں بنجائے
شجرِ خلد ہر اک خارِ بیاباں بنجائے
بے زباں مدح کرے مرغِ صفاہاں بنجائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

رعب یہ ہے کہ اگر اس کا گزر یاں ہو جائے
رنگ لٹے زردرخِ ماہِ درخشاں ہو جائے
بے پر و بال ملک یہ ہو کہ انساں ہو جائے
پنجۂ خورشید کا اک پنجۂ لرزاں ہو جائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

سارے گستاخوں کا سامانِ سزا یاں ہو جائے
خم نہ تعظیم کو ہو زلف پریشاں ہو جائے
سرکشی سرو کرے سرو چراغاں ہو جائے
خندہ بیجا کرے گل چاک گریباں ہو جائے

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

ہمہ تن قطب ہوں افلاک نہ کھائیں چکر
موجِ دریا نہ بڑھے نوح کا طوفاں ہو کر

پاؤں پھولوں پہ ادب سے نہ رکھے بادِ سحر
اگرچہ ایں بارگہ رحمتِ عام ست مگر

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

دیکھتا ہے کہ یہاں طرزِ ادب کیسے ہیں
سرِ تسلیم جھکائے قدسی سارے ہیں
خیر ہے عقل پہ کیا تیرے پڑی پردے ہیں
کیوں چلا آتا ہے گستاخ ارے کہتے ہیں

بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست

دل میں تیرے نہیں جب عزتِ درگاہِ کرم
کیا ترا کام خبردار بڑھانا نہ قدم
مانا ہم نے کہ بظاہر ہے ادب اور فہم
سجدہ کرتا یہاں آتا ہے وہ مکین تا ہم

۱۱ | بے ادب پا منہ اینجا کہ عجب درگاہ ست
سجدہ گاہِ ملک و روضۂ شاہنشاہ ست | ۵

دو عالم سے اعلیٰ و امجد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ممجد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وخلیفہ ہے میرا محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مظفر محمد موید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مسمی یہ یہ نام یا ہی نہیں ہے
کرالحق احمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
جلالت کا عیشِ موید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
رسالت کا رکنِ رشید محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شفاعت کا قولِ موکد محمد صلی اللہ علیہ وسلم
محمد محمد محمد محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ | مقطع دستیاب نہ ہوا
دیگر ترجیع بند مگر ناتمام | ۴ بند

حسرتا جلوہ محبوب نگار آخر شد
راحت و صبر و تواں تاب و قرار آخر شد
زمزمہ سنجیِ منقار ہزار آخر شد
وجہ آرام دلِ بلبلِ زار آخر شد

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غنچۂ دل ابھی کھلنے بھی نہ پایا تھا کہ آہ
آنکھ کو دل سے ہی تھا شوقِ نظارہ بخدا

بلبلِ زار کو اک دم بھی نہ خوش گذرا تھا ۔ کہ ہوا پھر گئی گلزاریِ موسم بدلا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کس قدر تیز گئی تیری سواری اے ماہ ۔ حسرتیں دل کی رہیں دل ہی میں واللہ باللہ
پھر کے اے گل نہ کی اس شیفتہ پر تو نے نگاہ ۔ تیرا بلبل یہی کہتا رہا با نالہ و آہ

۱۳ ۔ حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ۔ ۴

وقت آنست گر در ہائے فلک باز شود ۔ جلوۂ مہر قدم پر توہ انداز شود
تہنیت باد بہاری کہ گل من آید ۔ بلبلاں مژدہ چمن جلوہ گہ ناز شود
پردہ از چہرۂ ماہِ عربی بردارند ۔ نورِ پنہانِ ازل بر سر ابراز شود
حبیب تابندہ شود تیغ ہلالی بدمد ۔ سینہ ماہ دگر گشتہ اعجاز شود

۱۴ ۔ مقطع نہیں مل سکا ۔ ۲۴

در ردِ ندوہ مخذولہ از رسالہ مبارکہ مشرقستانِ اقدس

ندویاں کیں جلوہ را اسپیچ و لکچر میکنند ۔ چوں بہ سنت میرسند آں کارِ دیگر میکنند
مشکلے دارم ز صدر و ناظمِ او باز پرس ۔ ندوہ آرایاں چرا خود ندوہ ابتر میکنند
ندوہ را کردایں رسائل بازی شاں فاحشہ ۔ فحش می نامند خود فحشا و منکر میکنند
سر مقبول تو تو میں میں نزاعِ خود کشی ۔ جملہ یا اہلِ سنن در حبِ نیچر میکنند
آے ایہنا نزدِ شاں یا کیش بدکیشاں بدت ۔ واں کساں ایں ناکسی با دینِ اطہر میکنند
گر ز شبلی خدا شبلی خود بر تر نہند ۔ گر سگِ دنیا بہ شبیرِ حق برابر میکنند
گر روافض را لبتر تاج لطف اللہ نہند ۔ گر یہود و را بہ تختِ عالماں بر میکنند
بوئے رختِ تختِ دیں ہی جلوہ با صدر ش بر اں ۔ پادری و مکاشہ با مسٹر برادر میکنند
مفت مفتی یافت ایں عزت کہ او را ہمنشیں ۔ با اماماں و حج و جنت و تکلفہ میکنند

آنکہ حج ناکردہ حج گردد حج بر رفتے مراں — حج ہمیں یک گوہر و حج را دو گوہر میکنند

سازو ناز خالماں بین نظم و نجوم دین بدین — ہنرو استیچ و ٹکٹ بال و کلب گھر میکنند

مشتق نیچر بصرف ندوہ مصدری غنود — خود سراں را ناظم و صدرِ مصدّر میکنند

دین سراید دشمن راہِ خدا را خوار دار — دین خساں آن ناکساں را افسر و سر میکنند

شرعِ گوید دزد را منبر منہ بردار دار — دین کراں و زدوان دین را رکن و ممبر میکنند

آریِ شاں دینِ حق را آرہ بر سر میکشد — میکشد حق را و ایناں پیلے سر میکنند

زیں سگاں شہا چہ نالشہا کہ خود ایں سرکشاں — داور و داد ار را بر نعشِ مجور نذر میکنند

گو نیا باور نمی دارند روز داوری — کیں ہمہ قلب و دغل در کار داور میکنند

اسپ سنت مادہ خر از بدعت آوردہ بہم — استرِ ندوہ بدست آرند و مغز میکنند

یارب ایں نو دولتاں را برخرِ خود شاں نشاں — کیں ہمہ نازش ازیں نو زادہ استر میکنند

ایں کجا ن گول را کجکول دار از زر تہی — کایں ہمہ نازندہ و سہ پول گداگر میکنند

طرفہ دورے ہیں بدو رِ شاں کہ دینِ خویش را — زار و زیر و زود زدر از پئے زر میکنند

مرحبا مرحب وشِ اندر خیبتِ غوغائے آنکہ — بابِ خیبر میکنندہ و کارِ حیدر میکنند

آہ آہ از دستِ حرامانِ گوہر ناشناس — ہر زماں خرمہرہ را با دُرِ برابر میکنند

جانِ حافظ شاد کز شور کلامش سنیاں — ایں قیا متہا بجانِ ندوۃ النسر میکنند

۵	مقطع دستیاب نہ ہوا	۱۵

جس نے اس گل کی بنائی روئے روشن کی بہار — کب دکھائے دیکھیے اس ستھرے گلشن کی بہار

بینھ کی جھڑیاں ہوئی کونپیں صبا کا مست حال — چھیڑتی ہے اشک و آہ و نالہ ساون کی بہار

آبِ تابِ گل ہے اسکو اور ہیں لگ گئیں — بوند بنکر سینہ پرسوز پر چھنکی بہار

۴	کیوں رضا وہ تھے تھے گورے گورے ہاتھ پاؤں داغ محرومی ہے دل پر تیرے بچپن کی بہار	۱۲

بستگی میں تھا مرے غنچۂ دل کو یہ گماں — سو نسیمیں چلیں کھلنا تھا مگر اس کا محال

دفعۃً کیا ہوا اس حال نے پایا ہو زوال — صرصرِ دشتِ مدینہ کا مگر آیا خیال

اشک گلشن جو بنا غنچۂ دل وا ہو کر

جب جہاں سوز ہو خورشید قیامت یارب | بے قراری رہے کام آئے نکالے مطلب
دل کی سیماب وشی رنگ دکھائے یہ عجب | پائے شہ پر گرے یارب تپش مہر سے جب

دل بیتاب اڑے حشر میں پارا ہو کر

کچھ تو جلوہ نظر آیا مرے اشکوں پہ | تارے ٹوٹے ہیں مگر رنگ شفق سے مل کر
لعل ہیں آب گہر شیشہ ہی میں اختر | پانی میں آتش تر شعلہ میں آب کوثر

دل سوزاں نے کیا خون کا دریا ہو کر

پیچ و تاب اتنا مگر کچھ تو سمجھ اے سنبل | پڑ گئی پیچ میں کیوں تیری سمجھ اے سنبل
کیوں پریشان ہے اتنا تو سمجھ اے سنبل | عاشق زلف نبی ہوں نہ الجھ اے سنبل

کب میں آتا ہوں ترے دام میں دانا ہو کر

٣٨	قصیدہ مبارکہ غیر مکمل در اصطلاحات علمیہ	١٧

عجب نہیں کہ مبادی پہ سلسلے لوٹ آئیں | عیاں ہو دور تسلسل میں دور نا محصور
نہ مادہ ہی مجرد صور کا دشمن ہے | ہیولیات کی صورت سے جسمیہ ہے نفور
نہ موجبہ رہا صغریٰ نہ کلیہ کبریٰ | نہ شکل دیکھے نتیجے کی حجت منصور
حدود عرش سے باہر ہے دور دل کا ملا | مکان نیل مقاصد خلا سے ہے معمور
رہا نہ دور دلا آتش گل کا مرکز سے | ہوا تبائیں محدب کو باد و نور کہ دود
گرا دے چونچ سے بلبل جو کوئی گل پھولے | پتنگ جل کے کہے شمع سے کہ ہو کافور
اماثل و شرفا سے خطاب ہے تو کا | اراذل و سفہا کے لئے جناب و حضور

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں

نہ لفظ شستہ نہ مضمون کوئی نہ بندش چست
نظام نظم نہ مجھ سے نہ شاعری میں شعور

رہا نہ شوق کبھی مجھ کو سیرِ دیواں سے
ہمیشہ صحبت ارباب شعر سے ہوں نفور

نہ اپنے کاموں سے تضییع وقت کی فرصت
نہ اپنی وضع کے قابل کہ اس میں ہوں مشہور

لیے ہے وبال سے اس کے مجھے سبکدوشی
کہ ویسے ہی ہے گراں سر پہ بارِ جرم و قصور

علوم میں ہو تبحر تو وہ نہ آیا !!!
ڈبوؤں آبرو گئیوں کر کے بحرِ شعر عبور

جبین طبع ہے ناسودہ داغ شاگردی
غبار منتِ اصلاح سے ہے دامن دور

مگر جو ملہم غیبی مجھے بتاتا ہے
زبان تک اوسے لاتا ہوں میں بمدح حضور

جو اذن بارگہِ شاہ سے ملے مجھ کو
سناؤں مطلع برجستہ رشک مطلع نور

مطلع ثانی

بند میرے سرہانے ہوا جو شورِ نشور
تڑپ کے دل نے کہا وائے فرط جرم و قصور

اس کے بعد کے شعر ندارد

وہ آستاں کہ نہیں جس کا مثل عالم میں
وہ آستاں کہ خدا جس پہ ہوں جناں کے قصور

اس کے آگے کے شعر دستیاب نہ ہوئے

ہوا ہے جب سے لوائے شفاعت اُس کا بلند
سُنا ہے جب سے کہ ہے بے نیاز رب غیور

غرور زہد سے زاہد ہے شرمندہ
گنہگار کو ہے اپنی معصیت پہ سرور

تری ضعیف نوازی کا یہ اثر ہے شہا
چلے جو سینہ سے مل کر تو سنگ سخت ہو چور

شجر کا نغمہ ہے تو گلبن رسالت ہے
حجر کا نعرہ ہے کفار سنگ دل ہیں کفور

ہرن کی آنکھ میں ہے وہ غزال حرم تقدس
چمن کی نظروں میں سرورِ ریاض رب غفور

نہیں ہے یاد میں تیری غم طعام و شراب
کہ خواجہ تاش ملائک ہیں عاشقانِ حضور

نگاہ بدلے تو عالم ابھی پلٹ جائے
زمانہ رنگ نیا لائے طرز نو ہو صدور

اٹھیں پروں سے اڑے بحر چرخ تک ماہی
الجھ کے گرنے لگیں دامن ہوا سے طیور

متاع باغ کرے رہزن صبا تاراج
ہزاروں غنچے کھلائے چمن میں باد دبور

شمار تلخ سے دریائے شہد جاری ہو
نکالے روغن صبر آشیانہ زنبور کا

نگہ ہو گرم تو دریا سے شعلے اٹھنے لگیں
رواں ہو حکم تو عمان موجزن ہو تنور

۱۴ — مقطع دستیاب نہیں ہوا — ۱۵

در مدح امیر المومنین خلیفۃ المسلمین امام المشاہدین ارحم الامۃ للمومنین والرسول صاحب رفیق افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایا دلے کہ رسیدت غم و الم بسیار
بیا بہ حضرت صدیق شاہ صدق شعار

یہی ہیں اکرمکم اور یہی ہیں اتقٰکم
یہی ہیں ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَار

وہ وہی ہیں کہ جن دو کا تیسرا ہے خدا
یہ وہ وہی ہیں کہ جن کا خدا ہے وصف شمار

نہیں ہے ان پہ کچھ احسان کسی کا دنیا میں
کہ اس کے بدلے میں کرتے ہیں رحمتیں ایثار

غرض ہے صرف رضائے حق اس سخاوت سے
خدا گواہ ہے شاہد ہیں احمد مختار ﷺ

جو ان سے دل میں رکھے پیچ و تاب فی مآل
خدا کی مار ہو اُس پر شقی ہو وہ فِی النَّار

امیر خیل صحابہ قوام دین آگہ
وزیر خسرو عالم امام اہل وقار

نظام بزم خلافت حسام رزم جہاد
خدا کے لشکر جرار کے سپہ سالار

نہیں ہے بعد رسل ان کا مثل عالم میں
یہی ہے میرا عقیدہ یہی ہے راہ خیار

یہ اہلبیت کے واصف وہ ان کے مدح طراز
یہ ان پہ جان سے قربان وہ انپہ دل سے نثار

ریاض قدس میں جو گل نسیم قدس کھلائے
وہ پہلے آکے بنے ان کا طرۂ دستار

انھیں کے واسطے شایاں ہے اَلَّذِیْنَ مَعَهٗ	وہ جوش بحر معیت رہا کہ حد نہ کنار
ملا ہے نشو و نما گلبن حجاز کے ساتھ	رہی ہے تا دم آخر حضوری دربار
نہ چھوڑا لعبد فنا بھی نبی کے قدموں کو	اٹھینگے دست بدست جناب روز شمار
الٰہی چاروں خلیفہ کا صدقہ اِغْفِرْ لِیْ	طفیل سید عالم قِنَا عَذَابَ النَّار
۱۹	مقطع دستیاب نہ ہوا	۴۳

قصیدہ در مناقب شریفہ ام المومنین محبوبۂ سید المرسلین حضرت سیدتنا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

آج فردوس میں کس کان حیا کا ہے گزر	حکم ہے سبزہ بیگانے کو باہر باہر
بخیہ تار نگہ و سوزن مژگاں سے کرے	آج آنکھوں میں ہے اک لطف جیا کہ نظر
نہ اوٹھے آنکھ رہے اپنی طرف آج نگاہ	ہے یہ خود بینی خدا بینی کی جانب منجر
پتلی اندھا رہ تماشا سب ہیں فلک سے شفاف	سات پردے ہیں نمائش کے جھل ملے تجھ پر
مردم دیدہ نظر بند ہیں اب لے کے عصا	پہرہ دینا ہے دنبالۂ سرمہ در پر
کھینچیں جو بے پردہ عنادل ہیں عروسان چمن	شرم سے لیتی ہیں دامان صباب منہ پر
چلمنیں چھوڑ دو پلکوں کی جھکیں ڈالدو جلد	کہہ دو مردم کو کہ دامان نگہ لیں منہ پر
نیل ڈھل جائے گا آنکھوں کا فلک وارے	وا اگر یوں ہی رہی آج بھی چشم اختر
آنکھیں ہو جائینگی اے ماہ جہاں دیدہ سپید	چشم بد دور ہوا تو بھی بہت شوخ نظر
گرچہ دست ہوس دہر سے دامن ہے بری	مگر آوارہ ہر جا ہے عروس خاور
روح معشوق ہے عشق تھی پر اب دخل نہیں	بار پائے مزے آغوش بدن میں لے کر
شوخ دیدہ کو رکھیں اہل چمن آنکھوں میں	نرگس از بس ہے پریشاں نظری کی خوگر
خاک اڑاتی پھری آوارہ ہر دشت و چمن	اب حضوری کی ہوا سر میں ہے اے باد سحر

خدمتِ گشت معاف آج ہے گوشہ نشیں
حکم سرکار ہے اور بندۂ داغیِ قمر

روشیں آئینہ چرخ آئینہ پہ تو ٹکا ہجوم
ہمسر اشجار نہ شجر ہیں نہ اشجار شجر

غم صیاد سے فارغ ہیں عنادل کہ یہاں
سب زمیں آئینہ ہے دام چھپیگا کیونکر

عکس باہم سے عجب لطف صفائے بخشا
سبزہ میں لالہ ہو گل سبزہ و اوراق احمر

یہ بنا تختِ زمرد وہ بنا افسر لعل
واہ کیا سبزہ و گل نے ہیں دکھائے جوہر

حور ردیت کے لئے شوق سے آنکھیں مل لیں
اسی سرکار کی مملوک ہے حوضِ کوثر

علیحدہ

تنگ و چسپ ہے ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر

یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت
کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

خوف ہے کشتیِ ابرو نہ بنے طوفانی
کہ چلا آتا ہے حُسنِ ازلی کی صورت چڑھ کر

خامہ کس قصد سے اوٹھا تھا کہاں جا پہنچا
راہ نزدیک سے ہو جانبِ تشبیب سفر

تنِ اقدس میں لباس آیۂ تطہیر کا ہو
سورۂ نور ہو سر پہ گہر آمان معجر!

یا جُھمیر کا تنِ پاک پہ گلگوں جوڑا
کلیمہ کے در آویزۂ گوشِ اطہر

ہیں کہاں مالنیں سرکار کی عفت حرمت
کہہ دو مجبر سے کو بر میں پھولوں کا گہنا لیکر

چمنِ قدس کے بیلے کا جبیں پہ جھپکا
نحنُ اقرب کی چنبیلی سے گلے کا زیور

باغِ تطہیر کی کلیوں سے بنائیں کنگن
آیۂ نور کا ماتھے پہ منور جھومر

علیحدہ

با نوائے سرا پردہ عفت و رفیع
جس میں بے اذن نہو روح قدس کو بھی گزر

بس کے جو حضرت شہ دلمیں نہیں ورنہ کوئی جا
شاہزادوں سے بھی خالی ہے کنارا طہر

سورۂ نور نے کالے کیے منہ اعدا کے
لعنۃُ اللہِ علیٰ کلِّ شقیٍّ اُفکی

تیری تدقیق پہ عش عش حیدر و نجلِ ہاشم
تیری تحقیق کے قائل عمر و ابن عمر

کوئی خاتون تری طرح کہاں سے لائے
باپ صدیق سا اور ختم رسل سا شوہر

تیرے جلوے سے رہی مسندِ افتا روشن
عہدِ صدیق سے تا دورِ جنابِ حیدر

گو سیہ کار ہے لیکن کلمہ سے ہے امید
تیرے بیٹوں میں گنا جائے نہ منکرِ مادر

عاق وہ ناخلف کور نمک ناحق کوش
تجھ سے جو دل میں رکھے سوئے عقیدت تل بھر

غمِ رسائی ہے جب ان ماؤں کی خارِ رہ خلد
وائے اُس پر کہ غمیں جس سے ہے تجھ سی مادر

تیل بھی خوب ہی نکلے گا تپ محشر میں
آج جس دل میں ترا سوئے ادب تل بھر

جبرئیل اور تجھے تسلیم بایں قدرِ جلیل
وزرا مجرئی با نوے سلطان ہیں مگر

یاد وہ مجمع رنگین عروسانِ حجاز
اور ہیہات کہ چھپائیں گی نہ حال شوہر

مادرِ زرع کی شادابی کشتِ امید
برق خرمن وہ طلاق اور نکاح دیگر

رنگ عشرت سے کسی گل پہ نکھرتا جوبن
خارِ حسرت سے کسی پھول کا پہلو مضطر

داغ حرماں کا کوئی چاند کا ٹکڑا اشاکی
مصلحت تھی کہ توجہ نہ ہوئی ان کی ادھر

۲۰	متفرق اشعار تشبیب	۱۴

یہ اٹھی گردِ غم اے ماہ تری فرقت میں
کہ ہوئی چشمۂ خورشید میں پیدا دلدل

سبزہ شیشوں میں اگا رنگ نرالا یہ جما
ہو گیا قصرِ زمرد جو بنا شیشہ محل

اشکِ شادی کے سوا کیا ہے وضوئے دلکو
آبِ باراں تو کیا پھولوں نے سب مستعمل

فیضِ موسم پہ اُگے پیڑ ہر اک دانے میں
چمن ناز ہوئی پائے حسیں میں چھاگل

گر رباعی لکھے شاعر تو قصیدہ ہو جائے
فرد لکھے تو بنے نشو و نما پاکے غزل

کس تجمل سے شفق میں ہے عروس خورشید　　آسمانی ہے دوپٹہ تو سنہرا آنچل
جوششِ نامیہ نے رنگ دکھائے ایسے　　کہ نکل آئی عقیقِ شجری میں کوپل
یہ نمو ہے کہ سما سکتے نہیں ہیں اعداد　　نقشِ حوا کی جگہ لکھتے ہیں اب نقشِ اجل
کسرِ نو خانۂ گردوں کے مثلث میں پڑی　　عملِ تبعیض کی تدبیر ہوئی سب مہمل
نحس و النحس کا نہ ایام میں کچھ دخل رہا　　نہ سہ شنبہ میں ہے مریخ نہ شنبہ میں زحل
چاشنیٔ لب بے رحم کو لے کر چاٹیں　　زہرآلود ہے ان تلخ مزاجوں کا عسل
عمر صرفِ عبث و نحو معاصی میلاں　　میری میزان عمل میں نہیں جز لا تفعل

۲۱	مقطع دستیاب نہیں ہوا ہے	۶

کہتا رہا کہ جانبِ عصیاں نہ آئے دل　　ان رہزنوں نے لوٹ لی آخر سرائے دل
چمکا کے برق جلوہ جلا دیجیے طور رساں　　اَرِنی اگر کہا تو یہی ہے سزائے دل
آہستہ پاؤں رکھنا مدینے کے رہرو　　دل فرشِ راہ ہے نہ کوئی ٹوٹ جائے دل
جوشِ ہوائے نفس ہے عصیاں کا دور ہے　　دل کی خبر لے جلد مرے غمزدائے دل
یہ غافل اور جبال ترے درہ شکیار　　پتھر کا ہوش اس سے تو یا رب بچائے دل
فریاد مہر حشر سے اے صاحب لوا　　گھٹتا ہے دن کو قافلۂ بینوائے دل

۳۳	مقطع دستیاب نہ ہوا	۱۰۴

قصیدہ مدحیہ در شان افضل العلما اکمل الکملا القبیہ السلف حجۃ الخلف تاج الفحول محب رسول حضرت مولٰنا مولوی حافظ حاجی محمد عبد القادر صاحب قادری عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسمٰی باسم تاریخی

چراغ انس

اے امام الہدےٰ محبِ رسول　　۱۳۰۱ھ دین کے مقتدا محبِ رسول

نائب مصطفےٰ محب رسول — صاحب اصطفا محب رسول

خادم مرتضےٰ محب رسول — مظہر ارتضا محب رسول

عین حق کا بنا محب رسول — عین حق کا بنا محب رسول

زبدۃ الاتقیا محب رسول — عمدۃ الازکیا محب رسول

غربا پر فدا محب رسول — امرا سے جدا محب رسول

اے سلف اقتدا محب رسول — اے خلف پیشوا محب رسول

سقم دل کی شفا محب رسول — چشم دین کی صفا محب رسول

شرق شان وفا محب رسول — برق جان جفا محب رسول

اے کرم کی گھٹا محب رسول — اپنی بارش بڑھا محب رسول

کیوں نہو چاند سا محب رسول — نور کا جبہہ سا محب رسول

حرمین وحرم میں بس کے گیا — نجف و کربلا محب رسول

تو کلام خدا کا حافظ ہے — تیرا حافظ خدا محب رسول

عبد قادر نہ کیوں ہو نام کہ ہو — ظل غوث الوریٰ محب رسول

مشعل راہ دین سنت ہے — تیرے رخ کی ضیا محب رسول

اچھے پیارے کی خانہ زادی سے — اچھا پیارا بنا محب رسول

شرم والے غنی کا بیٹا ہے — کان جود و حیا محب رسول

آج قائم ہے دم قدم سے ترے — دین حق کی بنا محب رسول

ٹھیک معیار سنیت ہے آج — تیری حب و ولا محب رسول

سنیت سے پھرا ہدیٰ سے پھرا — اب جو تجھ سے پھرا محب رسول

مصطفےٰ کا ہوا خدا کا ہوا — اب جو تیرا ہوا محب رسول

مذہب بدمذاق رافضہ پرست — شہد صاف شما محب رسول

عاصی رو سیاہ دشمن قسمت — رنگ روشن گدا محب رسول

خار زاروں کے واسطے ہے سموم — گلبنوں کو صبا محب رسول

ہدم بنیان نجد کا طرہ — تیرے سر پر سجا محب رسول

ہزم احزاب ندوہ کا سہرا — تیرے ماتھے رہا محب رسول

رفض و تفضیل و نجدیت کا گلا — تیرے ہاتھوں کٹا محب رسول

تونے ابنائے بدمذاقی کو — سب بے پر کر دیا محب رسول

ماتمی ہیں زنان نجد کہ ہائے — بیوہ تونے کیا محب رسول

جلتے ہیں ندویہ کہ صدر کی قدر — سرد کی تونے ہا محب رسول

سر منڈاتے ہی پڑ گئے اولے — تجھ سے پالا پڑا محب رسول

بخت کھلنے کا تخت مل جانا — تونے بندی رکھا محب رسول

مکروا مکرھم وعند اللہ — مکرھم والجزا محب رسول

گو اگن بھا ان کا مکر مگر — مکر حق تھا بڑا محب رسول

پہلے بھی مکر داد ندوہ کو — حق نے دی تھی سزا محب رسول

بعد تیرہ صدی کے پھر اچھلا — اب وہ تجھ سے دبا محب رسول

اُن کی جو رو شداد بھی کر دی — تونے دم میں ہبا محب رسول

زر کے مفتی بنا کر بے خطی — تو ہے مفتی بجا محب رسول

ناظم فتنہ لاکھ ہوں تو ہے — ناظم اہتدا محب رسول

جھوٹے حقانی بنتے ہیں گمراہ — سچے حقانی آ محب رسول

کچھ مداہن رحیم سمیر بنے — میر اُن کو سُتا محب رسول

یوں نہ سمجھیں تو سر اُڑا لیا آپ — تو دل ان کا اُڑا محب رسول

ندوی جھنجھلاتے ہیں کہ دو ہی تو ہیں — اسد احمد رضا محب رسول

غافل اس سے کہ ایک سُنی ہے
فوج حق میں ہوں یا محب رسول

گلہ مجھ کو ایک شیر بہت
وہ بھی لاسا تھا محب رسول

ہم بجا مع رمہ رمد از شیر
لطف وجہ جمعہ را محب رسول

میرے ستر سوال کا قرضہ
نہ ادا ہو سکا محب رسول

نہ ادا ہو اگرچہ محشر تک
وصیل اونیں دے قضا محب رسول

بیسوں اعلانوں پر بھی ہٹ نہ سکا
گھونگٹ ان مکھڑوں کا محب رسول

شرم نو خاستن رہی حائل
نہ دے کو حسرتا محب رسول

حال مستفزہ کا قسورہ سے
سب نے دیکھا سُنا محب رسول

میرے خنجر کی تاب لا نہ سکے
خاک پہنچیں گے تا محب رسول

گالیاں دیں جواب کے بدلے
ذاہنیاً لن محب رسول

شعلہ خویوں کو چھیڑ کر سُننا
یاں ہے اس کا مزا محب رسول

تلخ نزیبد لب شکر خا را
خواجہ فرما چکا محب رسول

ہاں نہ ان دو کا تیسرا دیکھا
آنکھیں کُھلتیں ذرا محب رسول

تیسرا کون عون حق جس کا
ہیں فقیر اور گدا محب رسول

تیسرا کون بدر حق جس کا
شرق ہیں اور سما محب رسول

تیسرا کون مہر حق جس کا
نقطہ ہیں منطقہ محب رسول

سایہ ان دو پہ کیسے دو کا ہے
جن کا ثالث خدا محب رسول

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
ہیں نثار اور فدا محب رسول

بلکہ دو احولی سے کہتے ہیں
میں ہوں تجھ میں فنا محب رسول

نہ تو تجھ سے جدا نہ میں تجھ سے
ہیں ترا تو مرا محب رسول

غلطی کی ترا مرا کیسا کہ
تو من و من تو یا محب رسول

یہ بھی تیرے کرم سے ہے ورنہ
من کجا و کجا محب رسول

میں کہاں اور کہاں تعالیٰ اللہ
تیری مدح و ثنا محب رسول

تیری نعمت کا شکر کیا کیجے
تجھ سے کیا کیا ملا محب رسول

بعد تو اور شیخ تجھ سے ملا
اس سے بڑھ کر ہے کیا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے در کی خاک
چشم جاں کی جلا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ ایک جھلک میں کرے
شب کو شمس الضحیٰ محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کی ایک نگاہ
دو جہاں کا بھلا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے مجرائی
اولیاء اصفیا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ فتنوں کی ہے قضا
جس کی ایک ایک ادا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کے نام کا ورد
درد دِل کی دوا محب رسول

شیخ بھی وہ جس کے عشق کی آگ
نار سے ہے نجا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ حق کے پھول کھلائے
جس کے دم کی ہوا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ جس کا آب وضو
باغ دین کی بہا محب رسول

شیخ بھی وہ کہ خاک پا سے کرے
مسِ جان کو طلا محب رسول

شیخ بھی کون حضرت آلِ رسول
خاتم الاولیاء محب رسول

اس کے در تک رسائی تجھ کو ملی
تو ہوا رہنما محب رسول

مجھ پہ واجب ہے تیرا شکر نعم
مجھ پہ لازم دعا محب رسول

جگمگاتے چراغ سنت کے
تا ابد جگمگا محب رسول

نہ کبھی باد حادثہ پاس آئے
نہ کبھی جھلملا محب رسول

دائما تیری نسل روشن میں
شمع ہو شمع زا محب رسول

رہے تا روز نو بہ ہم یعنی
روز افزوں ضیا محب رسول

معتقد و تیرے تو بَردوں کو کرے ‏ — ‏ تجھ سے بھی کچھ سوا محبِ رسول

تیرے سائے میں پلائیں کھلیں ‏ — ‏ تیرے گل گلبنا محبِ رسول

سوارث مجدد فضل آباہو ‏ — ‏ وارث الانبیا محبِ رسول

خار در چشم و خوار در چشمان ‏ — ‏ دشمنت دائما محبِ رسول

تجھ پہ فضل رسول کا سایہ ‏ — ‏ تجھ پہ سایہ ترا محبِ رسول

میرا شافع حضور غوث میں ہو ‏ — ‏ مدح کا دے صلا محبِ رسول

مدعی سے مجھے بچالیں غوث ‏ — ‏ دل کا دیں مدعا محبِ رسول

میرے سب کام ان سے ہوا دے ‏ — ‏ ظاہراً باطناً محبِ رسول

مجھے کر دے رضائے احمد وہ ‏ — ‏ جس نے تجھ کو کیا محبِ رسول

آہ صد آہ میں ہوں بئس العبد ‏ — ‏ مدد اے حبذا محبِ رسول

بئس کو نعم سے بدلوا دے ‏ — ‏ اپنے مولا سے یا محبِ رسول

کون مولا وہ سید الافراد ‏ — ‏ غوث ہر دوسرا محبِ رسول

میں بھی دیکھوں جو تو نے دیکھا ہے ‏ — ‏ روز سعی صفا محبِ رسول

ہاں یہ پکا ہے کہ ہاں وہ آنکھ کہاں ‏ — ‏ آنکھ پہلے ولا محبِ رسول

تینوں بھائی نہ کوئی غم دیکھیں ‏ — ‏ عشق شہ کے سوا محبِ رسول

میرے بیٹوں بھتیجوں کو بھی یہ ‏ — ‏ علم نافع عطا محبِ رسول

دین و دنیا کی عزتیں پائیں ‏ — ‏ ردّ و رہے ہر بلا محبِ رسول

خاتمہ سب کا دین حق پہ کرے ‏ — ‏ کلمہ طیبہ محبِ رسول

خلد میں زیر ظل غوث کریم ‏ — ‏ رہیں یکجا سدا محبِ رسول

وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین

مشکبو زلف دیدے ایک شمیم
میرے آقا تیرے صفاتِ اجل
نسب و خلق سب سے اعلیٰ ہے
تو خلیل جلیل بہ جبیں
بہتر برتر جمیع بجہ
ناظرت مثلے و ندید ندید
فوق و تحت و بہ شرق و غرب بہ ذہن
شافعی سیدی مجھے دیدے

جان آجائے مس کے صبح نسیم
پر تو ذات د ظل بہ قدیم
سندی سیدی عفو جریم
تو قسیم نعیم باغ د ندیم
ظل پا تاج اشرف وسیم
خلق و خلق ست آن لباب قسیم
مثل تو تاج کیست عند فہیم
عشرت و ناؤ نوش و ناز و نعیم

۲۴۶ جان و جانان و قلب و فرقِ رضا
تم پہ قربان حُب کے سب اقلیم ۵

مطلع نہیں ملا

پریشانی من شیرازہ بندد
بایں ناکارگی دارم تمنا
فلک بر آستانم سجدہ آرد
نہ دام نفس کا فرداد ہیدہ

شب گربستہ موئے تو باشم
سگ کوئے سگ کوئے تو باشم
اگر خاکِ سر کوئے تو باشم
اسیرِ دست صدقا بوئے تو باشم

۲۵ خدائے من رضا جویم شود گر
چو نام خود رضا جوئے تو باشم ۵

حیرت زدہ ام چہ خواب دیدم
قربان نگاہ خود کہ آں نور
آں جلوہ رُخ بہ زیر گیسو
ہم تے کہ زطور جاں رُبا بد

در عین شب آفتاب دیدم
بے پردہ و بے نقاب دیدم
خورشید تہہ سحاب دیدم
ایں طرفہ کہ بے حجاب دیدم

۳۶	یاران بہ سماعِ خبر کہ امشب صد دے بدل خراب دیدم	۹

در منقبت حضور پرنور سلطان بغداد قطب الارشاد فرد الافراد سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

افسرِ تختِ سلیمان در عراق آمد ز شام
السلام اے وارث ملکِ سلیماں السلام

از نبی ہم داشتن گام از تو بنہادن قدم
غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

اے بشہ بزم سقاکی الحب کاسات الوصال
جرعہ افشانِ نصیب الارض من کاس الکرام

از سرِ امداد یارب افسرِ پایت بفرق
تا خط بغداد یارب ساغرِ عشقت بکام

تیرہ عمرانے کہ سوئش رہبر دانہ بگذری
سورہا آرد ز صحن و نورہا بارد ز بام

جاں سرت گردد چہ سرداری سر خاکش سجود
دل بپات افتد چہ پا لیست اینکہ بر عرش مقام

سر مبادا سر کشی را کز تو سر پیچد بجبر
سروراں سر کردگاں را سر تہ پایت مدام

سر کنم مدح سرت ایں سر مگر از سر نہم
سر سرت از سر چہ گویم پائے را سر بر علام

از سماعِ بے سر و پالے سر اپا سروری
ہمہ سراپائے کہ واری پائے تا سر صد سلام

۴۷		۵

دی بجنگ سماع شدم گفتم
کہ تو چونی کہ ما چناں شدہ ایم

ہمہ روز از غمت جنگِ فضول
ہمہ شب در خیال بیہدہ ایم

خبرے گو بماز تلخیٔ مرگ
گفت ما جام تلخ کم زدہ ایم

قادریت بکام ما کردند
سنتیت را گدائے میکدہ ایم

شیر بودیم شہدا فزودند
ما سراپا حلاوت آمدہ ایم

۲۸ | ۳۴

شجرہ مبارکہ قادریہ رزاقیہ برکاتیہ رضویہ

شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء :-

اللھم صل علیٰ سیدنا ومولینا محمد معدن الجود والکرم وآلہ الکرام وابنہ الکریم وامتہ الکریمۃ یا اکرم الاکرمین وبارک وسلم۔

فخر و امام اہلسنت | محی سنت ماحی بدعت
شمس ہدایت اعلیٰحضرت | حامی دین و ناصر ملت
نائب شاہ ختم نبوت
صلی اللہ علیہ وسلم

آل رسول وآل احمد | سید حمزہ آل محمد
شہ برکات اکرم امجد | شہ فضل اللہ احمد ارشد
ھم شفعائی عند الاحد
صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ محمد عین عنایت | ماہ جمال اہل ولایت
قاضی شرع وضیائے ملت | شاہ بھکاری کان سخاوت
آئینہ ہائے ماہ رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم

سید ابراہیم مکرم | شاہ بہاؤ الدین معظم
احمد جیلاں شاہ حسن ہم | موسیٰ پاک و علی مفخم
ہم برکات نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ محی الدین مصطفٰے | سید ابو صالح شاہ والا
عبد الرزاق احسن آلا | غوث الاعظم از ہمہ بالا

ابنِ رسولِ اللّٰہ تعالٰے
صلے اللّٰہ علیہ وسلم

شاہ مبارک اہلِ سعادت | بوالحسن ہمکارہ اقامت
بوالفرح طرطوسی نسبت | عبد الواحد فانی وحدت

نوابانِ شاہ رسالت
صلے اللّٰہ علیہ وسلم

شبلی شافع بندہ مصطفٰی | شاہ جنید و سری سقطی
شہ معروف و رضائے مرتضٰی | کاظم و جعفر باقر معطی

رحمۃ دنیٰ کبریٰ خاطی
صلے اللّٰہ علیہ وسلم

عابد ساجد ابن اماجد | شاہ شہیداں شاہد واحد
حیدر صفدر شیر مشاہد | سید عالم عبد مشاہد

مَدْح مگا ہِ معتشم محامد
صلے اللّٰہ علیہ وسلم

منقول از بیاض حضور پُر نور سیدی و سندی حضرت مولٰنا مولوی الحاج حافظ سید شاہ ابو القاسم محمد اسمٰعیل حسن عرف شاہ جی صاحب قادری برکاتی مارہروی رضی اللہ تعالٰی عنہ

اللہ اللہ عز و شان و احترام بلگرام | عبد واحد کے سبب جنت ہے نام بلگرام
روز عرس آوارگانِ دشت غربت کے لئے | مَن و سلویٰ ہیں مگر جز و ادام بلگرام

آسماں آئینہ کہ گر مہرِ دم کی دیکھ لے — جلوۂ انوارِ حق ہے صبح و شامِ بلگرام
کتابہا استحسنت یا ملک کا یا سبح بلگرام — مرکزی دیں بن گئی ٹھہرا یہ نامِ بلگرام
لا تخ ہے اوس آفتابِ دیں کی نجو جلیل — سنہ عرہ بار برہ میں صہبائے جامِ بلگرام
یادگار اب تک ہیں اُس گل کی بہارِ فیض سے — خندہ ہائے گلرخان و لالہ فامِ بلگرام

۳۰	مقطع دستیاب نہیں ہوا	۵

بعد ازیں بر سر بطش آیم و خنجر گیرم — تیغ حیدر بکف آرم سرِ عنتر گیرم
ثمر باغ حسین آمدہ آل برکات — استقامش ز یزیدان زماں برگیرم
خون شد از طعنۂ فرزند دل زید حسین — عوضِ خونِ شہیداں ز ستمگر گیرم
بدعا قاں مجتہ ابن سبا مخمور ند — جامِ نوری ز کفِ ساقیِ کوثر گیرم
بجرم گشتم از رافضیاں کینۂ زید — یا علی گویم وصفِ در و خیبر گیرم

منقول از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی الصمصام الحیدری علی حمق العیار المفتری
ملقب بلقب تاریخی شلاق دو صد بے ادب بد مذاق در رد تفضیلیہ بدایوں
۱۳ ۲ ھ

۳۱	۱۴

غزل در صنعت عزل الشفتین کہ در وے ہر دو لب ملاقی نمی شوند

اس نعت شریف میں یہ صنعت رکھی ہے۔ کہ پڑھنے میں دونوں ہونٹ نہیں ملتے

سیدِ کونین سلطانِ جہاں — ظلِ یزداں شاہِ دیں عرش آستاں
کُل سے اعلیٰ کُل سے اولیٰ کُل کی جان — کُل کے آقا کُل کے ہادی کُل کی شان
دلکشا و دلکش دل آرا دلستاں — کانِ جان و جانِ جان و شانِ شاں

ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا
ہر اشارت دلنشین و دلستاں

دل دے دلکو جان جاں کو نور دے
اے جہانِ جان والے جانِ جہاں

آنکھ دے اور آنکھ کو دیدارِ نور
روح دے اور روح کو روحِ جہاں

اللہ اللہ یاس اور ایسی آس سے
اور یہ حضرت یہ در یہ آستاں

تو شا کو ہے ثنا تیرے لئے
ہے ثنا تیری ہی دیگر داستاں

تو نہ تھا تو کچھ نہ تھا گر تو نہ ہو
کچھ نہ ہو تو ہی تو ہے جانِ جہاں

تو ہو داتا اور اوروں سے رجا
تو ہو آقا اور یادِ دیگراں

التجا اس شرک و شر سے دور رکھ
ہو تمنا تیرا ہی غیر از این و آں

۳۲	جس طرح ہونٹ اس غزل سے دور ہیں دل سے یوں ہی دور ہو ہر ظن و ظاں	۵

یہ جام تلخ دہی خوشگوار کرتے ہیں
جو اُن کی یاد دمِ احتضار کرتے ہیں

ہماری ناؤ کنارے لگائیں گے اک روز
وہی جو بیکسوں کے بیڑے پار کرتے ہیں

حرم کے کانٹوں کو ہم گل بھی کہہ نہیں سکتے
کلیجے اُن کے ہیں جو خار خار کرتے ہیں

حساب دیں گے فرشتو مگر ذرا آ لیں
وہ جن کے آنے کا ہم انتظار کرتے ہیں

۳۳	یہ نفس ایک ہے درد اسی صبا کا بھولا سا وہ چال چلتا ہے آپ اعتبار کرتے ہیں	۱۶

متفرق اشعار تشبیب قصیدہ در بیان آمد بہار ماہ ربیع الاول شریف

اودی اودی بدلیاں گھرنے لگیں
ننھی ننھی بوندیاں برسا چلیں!

ندیاں پھر آنکھیں دکھلانے لگیں
چھوٹی چھوٹی جھیلیں پھر لہرا چلیں

جھومتی آئیں نسیمیں نرم نرم
دل کھلے کانوں میں رس پڑنے لگے
تانوں کی بینوں میں پھر لہرا بجا
باغِ دل میں وجد کے جھولے پڑے
سرخ سبز اودی سنہری بدلیاں
پھر نظر میں گدگدی ہونے لگی!
لہلہانا کھلکھلانا! واہ واہ
اُنڈی گرجیں چمکیں کالی بدلیاں
پھر اٹھا پودوں کے جوبن میں ابھار
مور کوکے سینۂ پر داغ کے
خوب برسیں خوب برسیں کھل گئیں
ڈبرے جھیلیں تال نہریں ندیاں
پھول مہکے غنچے چٹکے گل کھلے
بجرے چھوٹے کشتیاں پڑنے لگیں

پتلی پتلی ڈالیاں لچکا چلیں
خوشنوا چڑیاں ترانے گا چلیں
گیسوؤں کی ناگنیں لہرا چلیں
آرزوئیں پھر ملا دیں گا چلیں
دن ڈھلے کیا جھریاں رنگوا چلیں
دھانی دھانی بوٹیاں پھڑکا چلیں
پتیاں کلیاں قیامت ڈھا چلیں
بالوں نادانوں کا دل دھڑکا چلیں
ننھی ننھی کونپلیں ہریا چلیں
یاد گیسو کی گھٹائیں آ چلیں
کھل کے پھر کچھ دیر میں گویا چلیں
کچھ کمر تک کچھ گلے تک آ چلیں
نو بہاریں جا بجا اٹھلا چلیں
نہریں لہروں کے مزے دکھلا چلیں

۳۴ — باقی دستیاب نہ ہوا — ۴

دشتِ حرم ہے جانِ وطن گو وطن نہیں
رشکِ ارم ہے گرچہ نظیرِ چمن نہیں
دندان ولب کی یاد میں گریان و خونچکاں
قدرِ عدن نہیں ہے کہ لعلِ یمن نہیں
کیا وہ بھی کوئی بلبلِ گلزارِ قدس ہے
نعتِ گلِ مدینہ ہیں جو نغمہ زن نہیں!
کیوں اہلبیت پہ ہوں قربان کہ ان سے آج
زیبِ سُنن نہیں ہے کہ دفعِ فتن نہیں!

۳۵ — یہی چار شعر دستیاب ہوئے — ۳۵

سچی بات سکھاتے یہ ہیں   سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں   ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں

ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں   چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں   روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی   جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

اسکے نائب ان کے صاحب   حق سے خلق ملاتے یہ ہیں

شافع نافع رافع دافع   کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

شافع امت نافع خلقت   رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں

دافع یعنی حافظ و حامی   دفع بلا فرماتے یہ ہیں

فیض جلیل خلیل سے پوچھو   آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں

ان کے نام کے صدقے جس سے   جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں

اس کی بخشش ان کا صدقہ   دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

ان کا حکم جہاں میں نافذ   قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں

قادر کل کے نائب اکبر   کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے   مالک کل کہلاتے یہ ہیں

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر   ساری کثرت پاتے یہ ہیں

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم   رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ماتم گھر میں ایک نظر میں   شادی شادی رچاتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں   کون بنائے بناتے یہ ہیں

لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن   کون بچائے بچاتے یہ ہیں

بندے کرتے ہیں کام غضب کے   مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

نزع روح میں آسانی دیں   کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر — میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے — آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے — لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
سنکھوں بیکس رونے والے — کون چھپائے چھپاتے یہ ہیں
خود سجدے میں گر کر اپنی — گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں
ننگوں بے ننگوں کا پردہ — دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
اپنے مجرم سے ہم ہلکوں کا — پلہ بھاری بناتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
سلّم سلّم کی ڈھارس سے — پل پہ ہم کو چلاتے یہ ہیں
جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا — وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں
جن کے چھپر تک نہیں ان کے — موتی محل سجواتے یہ ہیں
ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو — تاج و براق دلاتے یہ ہیں

۳۶ — کہدو رضا سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں — ۱۵۵

قصیدۂ نعتیہ در اصطلاحات علم ہیأت و نجوم

خالقِ افلاک نے طرفہ کھلائے چمن — اک گل سوسن نہیں ہیں لاکھوں گل یاسمن
موتئے بیلے کے پھول زیب گریبان شام — جو کٹی چنبیلی کے گل زینت جیب یمن
دامن البرز کی کھمبیٔ پشت میں چھوٹے ہیں پھل — کوٹے کی چوٹی میں ہے حاصل چندے میں چمن

طرفہ کھلے چار باغ ایک نمونہ کے تین
تختہ نسرین میں ہے گیندے کا صرف ایک گل
نار دن نار وش ناظم با لاحصار
یہ صنم تند خو آگ نہ ہو تو کہوں!
شیر کے دل میں جو ہو نار غضب کیا عجب
وسط گلستان ہنر ہنر کے ہر سمت دوب
شیر کے قابل بہار کرتے ہیں چہلیں نگار
سبزہ و گل دلنشیں محو تماشا حسین
اف رے ستم شیشہ باز قطرہ چھلکتا نہیں
قصر پہ پہنچی تک گیا مشک جو اہر منا
اہر من ہفت سر سایہ پری پہ کیے
جب سے شہ بلخ نے زر کے شہ ایران کو دی
نزد شبنم گرا ہو گئے گیسو سفید
بے قفس و دام سے مرغ طلا پائے بند
والے شہ شرق اگر گنج رواں ہو نظر
فصل گل آئے کہیں نقش ہو کرسی نشین
اے گل بیجادہ کون غنزم جادہ یوں
اوج پہ آئی جفا سان پہ خنجر چڑھا
وحشت فلک ہاتھ میں کانوں کا گہنا لیے
چشمہ شفاف میں جب کہ ہوا اس درجہ میل
جب شرف تاج زر شہر سے سر میش پہ

تینوں میں چار آخشیج چاروں کی تازہ پھبن
ایک گل نیلوفر چار گل نار دن
سرور اقلیم ترک آفسر لشکر شکن
پانی کے اک کیڑے سے کیوں لیا بانکپن
کشر دم بارد مزاج کیوں ہے زبانہ فگن
دوب میں کوٹتے ہیں زاد بوٹوں میں معدن
دختر گل مہ عذار دو لپر سیمتن!
بانوئے اقلیم چیں دلبر بابل وطن
سر پہ لیے شیشیاں رقص میں ہے قطرہ زن
حسن پہ پہنچی لے گیا مشک کو کافور دن
قاف سے تا قاف سب حور وشین خندہ زن
سکہ زر کے عوض کوڑیوں کا ہے چلن
نگرہ ہو سر شام کی زلف شکن در شکن
کتنی جگہ گیر ہے خاک دیار کہن!
ایک مگر بند زرلیوں نہ کیے مفتتن
زر کے دمکتے نگیں حلقہ سیمیں سے من
ترچھی ہوا پہ ہے کیوں شاخ گل نسترن
راکب شبنم ہوا شاہد گل پیرہن
اس مہت دو شیزہ کا دیکھو تو یہ بالاپن
کیوں نہ ہو گند ہیاہ سو تم ڈسے کی پھبن
کیوں نہ دل شیر تر غیظ سے ہو شعلہ زن

جب کہ وہ لہن گستہ ہیں تو ہوتی ہے مشک امیر
منطق بالا کی فصل دشمن جنس نباتات
ظلم ہے اصغر کا خار قہر ہے اکبر کا تیر
واہ ترازوئے عقل خوب کیا اعتدال
جب شبہ جاور تھا ظرف یہ صدقہ بٹا
حد ہے کہ باغی بھی تھے زر کی ہوا میں نہال
فرقت سلمیٰ کا غم جلوۂ برق اضم

بانوئے یغما ترا کون کرے سامنا
آئینہ سیم میں ہے ترے آنچل کی چھوٹ
سردی کلیوں میں ہو گیا ہی پڑانے کی گوٹ
مدحت غائب ہوئی شوق کی آتش فروز
جان دو عالم نثار وہ ہے مرا تاجدار
مدح حسیناں نہ کہہ وصف امیراں نہ کر
بزور خاقاں متاز در بر قا آن منار
نعل مشرف ہے تاج تاج شہاں خاک نعل
سر فلک کیا۔ تھگے روز تو پاتا ہے جان
تابش خور کیا گھٹے روز ہے تازہ نکھار
پائے منور اگر بجز ہیں دیو ہو ــــــ نیجیے

دختر کیوانیاں کیوں نہیں بنتی دولہن
شکل سوم منتج سالب نسب این چمن
زہر ہے اوسط کی بیٹھ ہو مشغون کھا دلی کمن
ٹھنڈی ہوئیں اگر یہاں مشغولی جوں کی جلن
گنج طلا کو کہا جا سوئے گنج دکن
زر تو وہاں دور کنار اوٹے چھپنے پیرہن
ذکر گل ذی سلم ہیں سجادہ اثن

اے بت ہمپایہ سوز اسے شمنم خود نگن
لائی وہ پہلی بشت تیری سنہری کرن
ابر تنک پر جو تو جھک کے ہو پر تو فگن
گل کی حضوری میں ہو بلبل جاں نغمہ زن
جس کو کہیں جان ودیں جان جہاں من ایمان من
خلق انہیں کی حسین خلق انہیں کا حسن
یک دو او گیرو باز جملہ بدیو از زن
یہ تن لطف ہے جان جان جہاں محل تن
جب ترے در تک گیا تھکی سارے تھکن
جب تری طیبہ کی خاک نور چڑھا لاکھ من
نعل مبارک اگر شب پہ ہو پر تو فگن

ہ اصل میں اس شعر کے بعد آخر صفحہ تک کئی شعروں کی جگہ خالی ہے۔
ہ اصل میں یہ شعر اگلے صفحہ کے حاشیہ کے سرے پر درج ہے۔
ہ اصل میں یہ اشعار مستقل صفحہ کے متن میں صدر میں قریب پون صفحہ خالی چھوڑ کر شروع ہوئے ہیں

گوشِ سمک پھیرے قرقۂ چشمِ غزال
پشتِ سمک مول لے گوہرِ تاجِ عدن

جلوے ترے ایک چھینٹ شب پہ اگر ڈال دے
چشمۂ کافور تک مشک کا جائے لبن

دن کہے اس سے نگار اک نظر پھر ادھر
مہر کہے میں نثار نیم جھلک جانِ من

گشتۂ حسرت ہو شمس دن کو وصیت کرے
دامنِ شب کا مجھے دیجیو چیٹا کفن

تلوے ترے سیپ کو دیں اگر اک بو نسبت
بڑھ کے لآلی کی آب خلد کا سینچے چمن

عطر کی موجیں اٹھیں نور کے دھارے چلیں
ڈھونڈتی باغِ عدن عدن سے آئے دولہن

پانی ہو مارا گلاب بلبلے بلبل بنیں
گائیں طاروں میں نعت نور کی برسے پھبن

چرخ پہ جائے اگر ذکرِ سگِ کوئے یار
پہلے چمن لینے آئے جبہ کا پھیلا چمن

نور و حمل ہیں اگر عزو ویے بزو گاؤ
یاں کے بزو گاؤ ہیں فخرِ اثور و زمن!

خالقِ کل الوری ذٰلِکَ لا غیرہ
نور کہ کل الوری غیرک لمہ یعن لن

دائرۂ کن فکاں کتنی ہی وسعت پہ ہو
خط نہیں غیرِ محیط بھولتے ہیں ہم وطن

تیرے سخن کے گواہ دور اسماء و سماک
سیر سپہر و بروج سورج ادا اسکی کرن

انجم و اظلال آب آب و نمود حباب
ہوش میں آ اے سراب بحر کی بہ میں تن

نقطہ پہ خط کھینچے خط سطح کہے خط غلط
تن کہے میں ہوں فقط جاں کہے مٹی ہے تن

ہم کو مسلم کہ ہاں یم میں ہیں موجیں عیاں
گر تو دے کوئی جدا یم ہی تو ہے موجزن

تیرے ہی جلوہ کے نور تیرے ہی جلوہ میں گم
تیرے ہی پرتو کے باغ تیرے ہی پرتو بن

ماہ کی یہ ماہ من جس کی تجلی سے ہے
جب وہ تجلی کرے نے مہ و نے ماہِ من

یہ شب و شبنم نجوم ڈالے ہیں ہستی کی دھوم
اے مدنی آفتاب پردہ ز رخ بر فگن

بحر کے آگے حباب بولے تو منہ پھوڑ کر
خیر تو ہے جان ہار اتنا بھی بڑکا نہ بن

دم میں ہوا ہوگی جان مانگ لفافہ کی خیر
پھر نہ پھرے گی ہوا جھوٹ ہے آواگون

بانوئے پیروں اساس رکھتی نہیں گول گھر
پھر بھی ترے حکم سے الٹی ہوئی چرخ زن

جاگے شبستاں میں مجرے میں تیرے پھریں
پائی تمرے لطف سے یہ گہر آسا بدن

شاہی ایراں زمیں سلطنت نیم روز
منطقہ گوہریں تاج عقیق یمن کو دے

رنگ نے مینا کیا ناروں نے ہیرے جڑے
بازوئے دُر کو فلک ہو نہ سکے نورتن

جتنے دو عالم کے کام اُن سے فزوں تیرا جود
جتنے مرادوں کے نام اُن سے زیادہ منن

پنجۂ شوخ سحر یاں ہو سائل اگر
ہند میں جائے حنا شرق میں آئے دکن

قطعہ

تیری شریعت کا شور تیری سیاست کا زور
سنگ و شجر پہ ہے ڈور لاکھوں گلے اک رسن

چور نمک بادہ نوش کیوں نہ ہوں سرکہ فروش
شور سیاست یہ جوش نشۂ صہبا ہران

وحشتِ کف دست میں پھیلے سلاسل کے جال
بیچ میں دزدِ حنا شعلہ زن آتش کا بن

ظالم جبار کو چین فلک تک نہیں
واں بھی تعاقب میں ہے تازی جوڑی کہن

چرخ نے دی ایل مار ہو گیا سچ مچ ہی بھور
جھوٹوں دم گرگ آئے بولا تھا کاذب سخن

چار قدم پہ ہے بز تیں قدم پہ ہے گاؤ
شیر کی طاقت کہ ہو اُن کی طرف جست زن

کاغذ زر چور کو کا غذا حلوا ہوا
پڑتی ہیں چھڑیاں ابھی جبل کرے تو چکن

ضیغم بزگیر کی تیں تحدیں تیں جرم
بوئے دہن تپ صداع سرقہ جفا مکر و فن

شوق سے راز میں کنچن اچھالا کرے
چور کا بھیدی نہیں پھول کا زخم کہن!

سبزہ ہے رکھا ہوا تیر و کماں لیس ہیں
چور کے بل سے ادھر دیکھیں تو کالے ہرن

قطعہ

جبر نہیں دیں میں آئینہ ہیں رشد و غی
ورنہ جو اعجاز سے چاہیئے نظم زمن

جلوۂ حق میں ہو وہ تیز ہوا قے کی دھوپ
سایۂ عنقا میں ہو دامن تر کا وطن

قیدی ہیں جبیں اور سر برہمن و بادہ نوش
دیر و خرابات کے سنگ در و خشت و دن

شعلۂ آواز سے چھالے گلے میں پڑیں
قلقل مینا ہو خود اپنی ہے مہر دہن

۱۰۴ ڈوروں سے اُلجھے نگاہ جال نہیں گھتیاں ‏— مے کے عزالوں کو جب عقائص نشے ہرن

۱۰۵ لال پری لے اگر قاف زمرد کا نام ‏— جاہے جو نیلم پری وصل سپید دیو دن

۱۰۶ شیشے دبائیں گلا ڈر سے لب خشک ہو ‏— کاگ تبائیں وہ ڈانٹ غم سے ہو نیلا بدن

۱۰۷ ڈوبیں نہ اچھلیں مزے سنتے ہی کشتی کا نام ‏— آب سپیہ موج سے ماتھے پہ ڈالے شکن

۱۰۸ تیر سا دوڑے خمار فسق پہ منہ کھول کر ‏— بھٹیوں کے ہوں بخار کینہ کے اعضا شکن

۱۰۹ گنبد گل تنگ اگر آتش تزجب ائے بھی ‏— تم تو ہو ابن الخلیل پھول ہو بجھ کر چمن!

۱۱۰ پیر چہل سالہ پر آئے جوانی کہ اب ‏— دخت دو سالہ نہیں مرد فگن راہ زن

۱۱۱ تاج کا توڑا رہے گانے کی وہ گت بنے ‏— راگنیاں منہ چھپائیں طبلوں سے لیکر پرن

۱۱۲ سامعہ کے حسن پر کان کے پردے پڑیں ‏— پائے نگہ کے لئے تار نظر ہو رسن

۱۱۳ نار کے ڈر سے جو ڈھول بولے تو بولتے بول ‏— ختم ہو لہو الحدیث احمد سن الفتن

۱۱۴ پھیر دے عزیٰ کا موہ لات چکھا کر منات ‏— کاٹ دے گنگا کی دھار پاؤں لگا کر جمن

۱۱۵ دار پہ کھنچے صلیب آگ ہوں آتشکدے ‏— تیر شہب ہوں نجوم سنگ حوادث وثن

قطعہ

۱۱۶ تیرے قلمرو کا چک دور سماک و سمک ‏— حکم رواں کی سڑک وسع زمین و زمن

۱۱۷ بست کی انگشت میں خاتم پنجاہ ہے ‏— کن کے ہیں صاحب نگیں تیری زبانِ دہن

۱۱۸ تیر الفِ قامت آج چاہے اگر پائے قلب ‏— نون کا اُلٹے حساب قاف کا بدلے چلن

۱۱۹ عین کی رنگت بنے سرمۂ عینِ عشا ‏— عین کے جنبت ہوں صاد نون کو ترسے کرن

۱۲۰ خواب گہ شام میں جائے شمالی برات ‏— چھپکا جبیں کا ابھی اُلٹے یمانی دلہن

۱۲۱ اپنی ہی فطرت کو سوچ ضدوں میں کیا ملا ہے ‏— اپنی ہی صورت کو دیکھ جمع ہے کیا انجمن

۱۲۲ اب زحل کی اگر نیل میں پڑ جائے دھار ‏— چھانٹ دے چاندی کا میل کاٹ دے زنگ گہن

ل اشعار ۱۲۱ و ۱۲۲ کا آغاز حاشیہ پر شعر ۱۱۵ کے محاذی اصل "متعلق قطعہ" کے الفاظ لکھ کر ہوا ہے۔

رشتے پہ جو زہر کے خارج مرکز چلے ۔۔۔ ہر برس آیا کرے پوس گنہ کر کے اگہن
دورہ گرما میں ہو شام کو غارب عقاب ۔۔۔ موسم سرما میں ہو صبح کو طالع پرن
سینۂ خرچنگ کا خشک ہو بال تذرو ۔۔۔ آب گہر سے بھرے افسر کژدم جمن!
تختۂ اول پہ جب جنبش اولے ہوئی ۔۔۔ ثانی اول لکھا سابق آخر زمن
بتری اتباع کی تیرے ہی قدموں میں ہے ۔۔۔ کون سے مصرف کا ہو چھٹ کے حسن سے لبن
کاٹے قمر کا ہلال ماہ دو ہفتہ کا کھیت ۔۔۔ ارض و سما دونوں کا واقعہ ہے یہ سخن
شب کی سحر ہونے کی سن قمر اس چاند تک ۔۔۔ چودھویں کے چاند میں بول رہا ہے یہ رن
صاحب فتح مبیں تیری دوہائی کہ پھر ۔۔۔ تو بہ نے پائی شکست جرموں کے ٹوٹے تمن
خواہش حاصل نہ کر داں نہیں کس پہ نظر ۔۔۔ ترک ادب ہے اگر کہیئے نگا ہے فگن!
لو دے عذرا میں جب شمس لے تحویل کی ۔۔۔ د لو سے نکلے نجوم چاند کا چھوٹا گہن
شوہر عذرا ہوا ابن عروس عرب ۔۔۔ لیلی و سلمی ہوئیں شمع قدم کی لگن
عرش پہ تیرا خطاب سید گردوں قباب ۔۔۔ فرش میں نام جناب احمد بطحا وطن
خاتم پیغمبراں قاسم نار و جناں ۔۔۔ ناظم کون و مکاں حاکم ہر ما و من
منبع بحر کرم مطلع مہر قدم ۔۔۔ مقطع حسن شمیم مرجع ہر جان و تن
شمع شبستان دین لمع سراج مبیں ۔۔۔ جمع حواس یقین قمع اساس فتن
حرز نجی نجیح کنز خلیل و ذبیح ۔۔۔ عز کلیم و مسیح قدر عظیم المنن!
چھوڑ کے اس شمسایہ کو مہر پری آ گئی ۔۔۔ پیر پری خواں عبث نعل در آتش فگن
تیری زبان سے اگر سن لیں ھو اللہ احد ۔۔۔ کہہ اٹھیں دو والے یک بولیں بھری وائے دن
سات پدر چار ماں تین لپسر ضرب تن ۔۔۔ دہر کا سب خانداں تیرا غلام کہن
ہم تو کہیں آخرت بھی ہے سپنجی سرائے ۔۔۔ یعنی ہیں مہماں پادشا سہ خلفا پنجتن!

سہ یہ شعر حاشیہ پر ۱۲۴ محاذی سے آغاز ہوا ہے۔

بحثنا تفیق عن نیران ۔ مسئلہ اسقاط کا قرآن و حدیث و فقہ سے مفصل بیان ہے ۔ قیمت ۲ر

نون زمیں پر جما کاف فلک کا نشان ۔۔۔ پرچم مرکز اڑا کن کی جمی انجمن
طاہر و نیک و لطیف امت و صحب و خدم ۔۔۔ طیبہ و پاک و نظیف عترت و صہر و ختن

مدح بیابان مدینہ طیبہ

بانی ذات العماد کہدے جو دیکھے یہ بن ۔۔۔ کل ہنا، ہنا ثم ہنن ثم ہن
واں بھی ہے تیرا ہی نور ورنہ جناں کو یہ بن ۔۔۔ کانٹوں پہ کھینچے ہے چل مرے ہوتے تن
گلبن باغ ارم بھولے تو پھبتی کہے! ۔۔۔ خون نے کھایا ہے جوش سو جبہ کہ جگر ہا بدن
پھرتی ہے تفریح کو خاطر زوار کے ۔۔۔ شام غریباں لئے مشک سواد وطن
ہند میں آفت ہے عیش زندگی و مرگ نو ۔۔۔ طیبہ میں راحت ہے موت مردن خوش لسکن
روضہ ہے عرش دوم طیبہ جہان سوم ۔۔۔ چرخ دوم یاں کی خاک خطہ نہم یاں کا بن

اشعار عرض

کچھ تیرے پروانے کو نام کی پروا نہ ہو ۔۔۔ لاکھ جبین ساتوں شمع بارہ کنول نو لگن
پیرے خط کف سے ہو پرزے کمند بلا ۔۔۔ کاٹی بندھے دھار سے پہنچے کہ پھیلی دگن
رحمتک الکافیہ نعمتک الوافیہ ۔۔۔ اسئلک العافیہ من شوران الفتن!
توبہ کہ تو زینہ ہیں سیر کی آمیزشیں ۔۔۔ سیر بھی کیونکر کہیں بلکہ غیظ و دبن
خشک سہی زرع شرع شعر تو شاداب ہیں ۔۔۔ سرد سہی شمع دیں بھالے بنے ہیں لگن

۔۔۔ اصل میں متن میں اس کے بعد آخر صفحہ تک کئی شعر کی جگہ خالی ہے ۔۔۔ یہاں سے شعر ۱۵۳ تک حاشیہ پر ہے۔ آغاز ۱۴۵ کے برابر سے ہوا ہے ۔۔۔ یہاں سے آخر تک حاشیہ پر ۱۴۳ کے بعد متن و اشعار کی جگہ چھوڑ کر درج ہے۔

در شان حضور غوث الثقلین غیث الکونین مغیث الملوین سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

۳۷ — ۴

منبعِ جود و سخا حضرتِ غوث الثقلین
قبلہ ہر دوسرا حضرتِ غوث الثقلین
بھر گیا دامنِ امید گل رحمت سے
مجمعِ علم و حیا حضرتِ غوث الثقلین
بادشاہ عرفا حضرتِ غوث الثقلین
جس نے اک بار کہا حضرتِ غوث الثقلین

۳۸ — ۴

یہ تمنا آپ کا ادنیٰ سگِ در ہے واللہ!
اس پہ ہو لطف و رضا حضرتِ غوث الثقلین

۳۹ — ۲۴

جلوہ نورِ ازل ہے وہ قمر
وہ کبھی ڈوبے کبھی گہنائے
اس کے پرتو سے جلے تارِ نگاہ
اور مرے مہر کا تو نام لیے
مہر کو چہرہ سے نسبت کیا ہو
اس کا ہر روز ترقی زا ہو!
پھول کملائیں ہرن کالا ہو
آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر ٹھنڈا ہو

کب ہے مثلِ پشتِ شہ تنویرِ پشتِ آئنہ
دستِ اقدس میں بڑھی توقیرِ پشتِ آئنہ
عکس انگشت بنی ہے تیر پشتِ آئنہ
مٹ گئے حیران ہوئے نورِ الٰہی دیکھ کر
پہنچے دستِ پاک تک سیماب دل کشتہ ہو کر
تیرے روشنے کے پسِ دیوار روشن جالے
عکس دستِ ماحی اصنام پڑ جائے اگر
بھتے پسِ پشت حضور عندلیبانِ قدس
آئینہ پر کیا چھپے تنظیرِ پشتِ آئنہ
آئینہ ہے خوبی تقدیرِ پشتِ آئنہ
مہر مثلِ ماہ ہو نخچیرِ پشتِ آئنہ
نور روئے آئنہ تنویرِ پشتِ آئنہ
یاد ہے مجھ کو یہ خوش تقدیرِ پشتِ آئنہ
میرے مولا ہو عطا تقدیرِ پشتِ آئنہ
محو ہو مثلِ صنم تصویرِ پشتِ آئنہ
بلبلوں کا غنچہ تھا جاگیرِ پشتِ آئنہ

دی صد مہر نبوت نے شہا خاتم ہے تو
کیا ہی چھپا طوطی تصویر پشت آئینہ

شرح نور باطنی ہے نورِ ظاہر آپ کا
روئے آئینہ ہوا تفسیر پشت آئینہ

اولیں آئینۂ حُسنِ الٰہی ہیں حضور
اور آئینے ہیں پر توگیر پشت آئینہ

پشت نورانی نازک پر نشان بوریا
جوہر آسا تھے مگر زنجیر پشت آئینہ

بےخبر مولیٰ میں تڑپنے دے قرار اچھا نہیں
کیوں ہے اے تصویر دامنگیر پشت آئینہ

پشت والا سے ہے عکس روئے روشن جلوہ گر
روئے آئینہ ہے خود تصویر پشت آئینہ

دیکھی انگشت نبی اُس پر تو گردوں نے کہا
چاند شق کرتی ہے یہ شمشیر پشت آئینہ

میں نہ پاؤں دست رس تو چومے دست شہا کو
دست حسرت ملیے یہ تقدیر پشت آئینہ

ہفت پہلو شیشہ دیکھو خواب حیرت میں ہیں
اہل کہف آئینۂ قطمیر پشت آئینہ

کس تحتر سے کہا اللہ اکبر اُن کا ہاتھ
ذبح مجھ کو کر گئے تکبیر پشت آئینہ

بیعتِ دست پیمبر سے یہ باطن صاف ہے
کشفِ آئینہ رکھے ہے پیر پشت آئینہ

پشت بر دیوار حیرت ہے مقام عشق ہے
شیشۂ دل ہے مرید پیر پشت آئینہ

پیرویِ سایہ سے جسم منور پاک ہے
آئینہ پر مٹ گئی تصویر پشت آئینہ

پنجۂ مہر عرب تک کیا رسائی ہو گئی
صبح سے بدلی شب تصویر پشت آئینہ

کشتہ والو ناز دولت مانع دیدار ہے
خاک میں مل جائیے اکسیر پشت آئینہ

وصف رو و پشت شہ لکھ لے تہ حفا کیک شنے

٣٤٠	ذکر روئے آئینہ تذکیر پشت آئینہ	٢٠

ہے بجا مہر و قمر پہ ناز روئے آئینہ
چاند طیبہ کا ہے روشن ساز روئے آئینہ

عکس در آغوش دہان محو جمال پاک دوست
کیا ہی بھاتا ہے مجھے انداز روئے آئینہ

ہر سحر ہے جلوہ گاہِ عکس حسن لایزال
ہوں سراپا حسرت اعزاز روئے آئینہ

آئینہ دار رخ والا ہے سمجھا آپ کو
اُن رخ بالا خانہ پرواز روئے آئینہ

آئینہ کب ہونے دیتا ہے غم عشق حضور — ہو گئی حیرت مگر غماز روئے آئینہ

رخصت اے حیرت کہ بحر شرح میں یاد دیں گیسو — کیوں ہوئی ہے ہمرنہ آواز روئے آئینہ

جلوۂ نور الٰہی نے لیا آغوش میں — کیوں نہ ہوں ہم قائل اعجاز روئے آئینہ

پردۂ حیرت میں دیکھا روئے جاناں بے حجاب — ہوں قتیل چشم چشمک ساز روئے آئینہ

دیکھتے ہی چشم والا پیش دیں یاں ایک ہے — رنگ پشت آئینہ انداز روئے آئینہ

روئے یوسف سے فزوں تر حسن روئے شاہ ہے — پشت آئینہ نہ ہو انباز روئے آئینہ

پردۂ دم بھی دم جلوہ گمتر ساز ہے — اللہ اللہ جوشش حرص و آز روئے آئینہ

سینہ آئینہ ہیں بللہ ادھر بھی اک نظر — کب تلک اے جان جہاں اعزاز روئے آئینہ

کیسے لے لیتا ہے دل میں برق طور اصطفا — محو حیرت ہوں کھلے کیا راز روئے آئینہ

اُن کا منہ دیکھا انبیا کھولیں شفاعت میں زبان — طوطی بولے ہے نظارہ ساز روئے آئینہ

کیفیت اُس حسن کی تفصیل سے کہتا نہیں — دل کو تڑپا جائے ہے اعجاز روئے آئینہ

روئے شہ پیش نظر دست پیمبر پشت پہ — کاش پاؤں برگ دل پشت و ساز روئے آئینہ

تجلی دہ تجلی کہ حسن کے سوختہ ہیں مہر و مہ — یا خدا کیوں کر ہوئے دمساز روئے آئینہ

طوطیان اصفہاں ان کی ترنم ریز نعت — جوش پر ہے بادۂ شیراز روئے آئینہ

تاب روئے شہ سے پارا اوڑ کے قلعی کھل گئی — اب تو طشت از بام ہوگا راز روئے آئینہ

۳۱

نظم پر نور تمنا ہوش تمد سے ہے پاک
زنگ کا خطرہ نہیں شیراز روئے آئینہ

۵

بمدح حضرت خاتون جنت جگر پارۂ سید الانبیا سیدتنا بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا وعلیہا وبارک وسلم

بجناب سرور عالم کی پیاری بتول — ستیزہ پاک جگر پارۂ رسول اللہ

ادب سے نام زباں پر مرے نہیں آتا! — بدن پہ کیفیت رعشہ ہے خدا ہے گواہ

جو اُن کا نام سنا زہرہ سر بلندی چھوڑ — بنی ستادہ بپا ہو کے باندی درگاہ

جو مہر کرکے بھلا دیں طواف لا ثانی … قدم سے ماہ گرا دل سے کھینچ کر اک آہ
انھیں کو دامن تقدیس کا صدقہ میرے رسول … انھیں کی چادر عفت کے واسطے یا شاہ

۴۲ — ناتمام دستیاب ہوئی — ۶

او نفس تباہ کار توبہ … توبہ توبہ ہزار توبہ
مولیٰ ہو مرا و نثارِ تقویٰ بھی … یارب میرا اشعار توبہ
کیا بھول گئے شفیع اپنا … کیوں جمع ہیں انتشار توبہ
عصیاں عصیاں کی میرے دل تنگ … توبہ کی ہے ننگ عار توبہ
خار و دشت حرم کے آگے … ذکرِ چمن و بہار توبہ
مجھ توبہ شکن کا نام سن کر … توبہ کرے بار بار توبہ

۴۳ — غیر مکمل دستیاب ہوئی — ۱۰

ہمارے دردِ جگر کی کوئی دوا نہ کرے … کمی ہو عشق نبی میں کبھی خدا نہ کرے
رُخِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے پھر لاف بندگی گل کو … خدا کسی کو بس اتنا بھی نا سزا نہ کرے
اشارہ کر دیں اگر وہ کمان ابرو کا … ہمارا تیرِ دعا پھر کبھی خطا نہ کرے
قدِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کچھ ہمیں نہیں بھاتا … ہمارے آگے کوئی ذکرِ سرو کا نہ کرے
ہمارے دیکھے ہوئے ہیں مدینے کے ذرّے … ثنا وہ مہر کو اب دعویٰ ضیا نہ کرے
یہ زخمِ دل روشِ گل ہنسائیں گے اک روز … خدا کے واسطے ان کو کوئی سیا نہ کرے
نہیں میں روتا ہوں کچھ یاد باغ و گلشن میں … ہمارے رونے پہ اے گل کوئی ہنسا نہ کرے
کھلے گا غنچۂ دل گل کی باد دامن سے … ہزار بار عرق ریزیاں صبا نہ کرے
یہ دل کو بھایا گل زخمِ عشق کا لکھا … ہزار پھولے چمن قصد انتہا نہ کرے

۴۴ — ۵

رضاؔ ئے نارسیہ کا کہاں ٹھکانا ہے!
شفاعت اس کی جو محشر میں مصطفےٰ نہ کرے

جب وہ طلعت ہی جلوہ گر نہوئی | ہم تو جانیں کبھی سحر نہ ہوئی
ہم تو رخصت سے پہلے مرچکتے | کیا کریں موت راہبر نہوئی
اون کے تر دامنوں پہ آنچ آئے | تپ فرقت ہوئی سقر نہوئی
چین اور وہ بھی اون کے سایہ کا | ہائے ظالم تری بسر نہوئی

۴۵	لے رضا قافلہ چلا چج کا پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہوئی	۱۶

اے کاش شان رحمت میرے کفن سے نکلے | جان بوئے گل کی صورت باغ بدن سے نکلے
ارماں طفیل نام شاہ زمن سے نکلے | حسرت ہے یا الٰہی جب جان تن سے نکلے

نکلے تو نام اقدس لیکر دہن سے نکلے

دریائے ہول محشر پر جوش ہے قیامت | ہر موج ہے بلا ز الطمہ اجل کی زحمت
کون اپنا ہے معاون جز صاحب شفاعت | گر ہو نہ یاوری پروہ ناخدائے امت

کشتی نہ پھر سلامت بحر محن سے نکلے

کس درجہ روز افزوں عشق حبیب رب ہے | مرآتِ دل میں تاباں عکس مہ عرب ہے
ہر عضو شوق یاد جاناں میں مثل لب ہے | رگ رگ میں عشق احمد گر ہے تو کیا عجب ہے

آواز یا حبیبی ہر موئے تن سے نکلے

ہے غلغلہ ہماری الفت کا اب تو ہر سو | کیا خوب ہے کہ مشتاق اپنا ہے یار دلجو
پیدا ہے اوسکی باتوں سے انتظار کی بو | گر مشت خاک میری لیجائے اے صبا تو

اک شور مرحبا کا طیبہ کے بن سے نکلے

مشعل فروز خاور مداح کی زباں ہو | صبح بہار شام پر ظلمت خزاں ہو
گیسوئے شب میں ونگ رخسار مہوشاں ہو | تا آسمان زمین سے اک نور کا سماں ہو

جب مدحت پیمبر میرے دہن سے نکلے

فکر کی بو میں آہو کو ہو نہ وحشت | ملجائے آکے نافوں سے بوئے عطر جنت
ہو عنبر قدس سے مشک ختن کو نسبت | عالم ہو سب معطر پہنچے جو بوئے حضرت
خوشبوئے مشک ایسی ملکِ ختن سے نکلے

یہ شوق کم نہ ہوگا مرقد میں تا بہ محشر | یہ شعلہ وہ نہیں ہے جسکو بجھا دے صرصر
کرتی ہے کار روغن جب باد مرگ اسپر | جو عشقِ مصطفےٰ میں مرجائیگا نہ کیونکر
شور صلاۃ اوسکی قبرِ کہن سے نکلے

یہ نغمہائے دلکش کب آتے ہیں کسی پر | لب ہائے گور سے بھی نکلیگا ذکر سرور
جب سرمہ اجل سے یہ صوت ہو فزوں تر | جو عشقِ مصطفےٰ میں مرجائیگا نہ کیونکر
شور صلاۃ اوسکی قبرِ کہن سے نکلے

باغ جہاں سے گزرا جب واصف پیمبر | نفحات جاں فزا سے عالم ہوا معطر
بہرِ دوام خوشبو یہ زمزمہ تھا لب پر | کفنانا اے عزیزو مجھکو درود پڑھکر
تا بوئے عطرِ رحمت میرے کفن سے نکلے

جب ہوگا رنگ افشاں نور شبیہِ امجد | کھل جائینگے ہزاروں گلشن میانِ مرقد
مہکے گی تا بہ محشر خوشبوئے باغ سرمد | نکلے گی مرقدوں سے یوں امت محمد
باد صبا مہک کر جیسے چمن سے نکلے

جلوہ گہہ ضیائے قدسی ہے اپنی منزل | وہ ذرے ہیں یہاں کے خورشید و ماہ کامل
یاد مہ عرب ہے وجہ فروغ کامل | نام نبی لیا جب پر نور ہوگیا دل
شعلے تجلیوں کے باہر دہن سے نکلے

مرجھا گئے ہیں یارب گل میرے زخم دل کے | ہر عندلیب نالاں نالاں ہے اس الم سے
ہے کیا عجب الٰہی فضل و کرم سے تیرے | آکر صبائے طیبہ پھولوں کو رنگ بخشے
ہو کر شگفتہ خاطر بلبل چمن سے نکلے

کالی گھٹا ہے غم کی چاروں طرف اندھیرا ۔ گم کردہ راہ اوس میں یارب یہ دل ہے میرا
اشراق مہر میں اب کیا دیر ہے خدایا ۔ روئے حبیب حق سے اٹھ جائے کاش پردہ
پر نور ہو زمانہ سورج گہن سے نکلے

میں عندلیب شیدا اوس گلعذار کا ہوں ۔ مہکا ہے جس کی بوئے الفت سے قلب محزوں
کیا ہے اگر نکلتی فرقت میں ہے بوئے خوں ۔ خاک مدینہ پر میں جس وقت جا کے لوٹوں
خوشبوئے مشک و عنبر میرے بدن سے نکلے

گھبرائے شہر سے جی صحرائے ہو محبت ۔ غنچہ ہوں گاہ گریاں ہر چیز سے ہو نفرت
تنکے چنا کروں میں بس کہربا کی صورت ۔ تا حشر یوں ہی ٹپکے صورت سے رنگ وحشت
حضرت کا جوشِ الفت مستانہ پن سے نکلے

لاکھوں ہیں سینہ بریاں مثل رضاؤ کافی ۔ انجام کار سب نے اپنی مراد پائی
وحشتِ طلب میں ہو کر آوارہ کھو گئے جی ۔ وہ دن بھی ہو الٰہی جو صورت شہیدی

۴۶	حضرت کی جستجو میں قاسم وطن سے نکلے	۴

تعظیم سے منکر ہیں دمباز نہیں چھپتے ۔ دل جان سے حاضر ہیں دمساز نہیں چھپتے
انھی سے کٹاتے ہیں جان اپنی گماتے ہیں ۔ جانان کو سلاتے ہیں جانباز نہیں چھپتے
نزدیک بلاتے ہیں دیدار دکھاتے ہیں ۔ مولا میرے آقا کے اعزاز نہیں چھپتے
مردوں کو جلائیگی روتوں کو ہنسائیگی ۔ ان میٹھی نگاہوں کے انداز نہیں چھپتے

۴۳	مقطع نہیں ملا	۶

مژدۂ رحمت حق ہم کو سنانے والے ۔ مرحبا آتش دوزخ سے بچانے والے
جتنے اللہ نے بھیجے ہیں نبی دنیا میں ۔ تیری آمد کی خبر سب ہیں سنانے والے
مجھ سے ناشاد کو پہنچا دے در احمد تک ۔ میرے خالق میرے بچھڑوں کے ملانے والے
دل ویرانہ عاشق کو بھی کیجے آباد ۔ میرے محبوب مدینے کے بسانے والے

کوئی پہچانا نہیں رتبہ عالی کو ترے
بعد مردن مجھے دکھلائیں گے جلوہ اپنا

مرحبا خلد کی زنجیر ہلانے والے
قبر تیرہ میں مرے شمع دکھانے والے

۴۹	قبر میں آپکو دیکھا تو رضا نے یہ کہا دیکھیے آئے وہ مردوں کے جلانیوالے	۵

برق عشق شہ والا یہ گری وہ تڑپی
نوکِ انگشت کی بجلی ہے چمک پڑے چمن
زخمی تیغ تبسم ہے کہ دکھلاتا ہے برق
گرمیِ جلوۂ رُخ دیکھ کے عاشق کی نظر
خرّ موسیٰ صعقاً کا بنا مظہر عاشق

شور سینوں میں ہے برپا یہ گری وہ تڑپی
شیشۂ ناوک کا تا یہ گری وہ تڑپی!
رقص بسمل کا تماشا یہ گری وہ تڑپی
نیم جاں بسمل شیدا یہ گری وہ تڑپی
کوند کر برقِ تجلّا یہ گری وہ تڑپی

۴۹	اور اشعار دستیاب نہوئے	۵

جان مسیح اپنے مسیحا کی ذات ہے
یکتا ریاض دہر میں اوس گل کی ذات ہے
یہ وہ ہیں جنکا نام شفیع العصاۃ ہے
کیوں طائرانِ قدس نہوں اسکی بلبلیں

مردے جلانا اون کے حضور ایک بات ہے
بلبل ہزار بات کی یہ ایک بات ہے
ہاں یہ وہی ہیں جنکا لب آب حیات ہے
یہ پھول حاصل چمن کائنات ہے

۵۰	کیا غم رضا ہوں عبدِ خدا امت نبی آل رسول پر طریق نجات ہے	۸

سیاح فضائے لامکانی
معصوم توئی مگر ز رحمت
در نقشند ناخن تو گرید
اے عشق بنی تو عاشقاں را
شمع از پروانہ تو آموخت
وو داں گوید کہ تو مپرسی

محبوب خدائے دوجہانی
گریاں بگناہ امت آنی
مانی بقلم قلم بمانی
آرام دل و قرار جانی
ایں گونہ زبان وبے زبانی
نالہ کند آنکہ تو ندانی

دل میسوزد چنانکہ دیدی | حالے داند چنانکہ دانی

۵۱

مولائے رضا رضا چہ گوید
علم تو بحال من کفانی

۶

یا رب زمن بر شہ ابرار درودے | بر سید و مولائے من زار درودے
برا بروئے آن قبلہ قوسین سلامی | بر چشم خطا پوش عطا باد درودے
بر شہد بش ہمچو مسیحائے لب او | جاں بخش ہزاراں دل بیمار درودے
بر گوش بنی کانِ کرم باد سلامے | بر طرہ آن گیسوئے خمدار درودے
چوں فرقش از دائرہ این و متی پاک | بر جستہ بیک شوخی رفتار درودے

۵۲

خاک در او باش رضا تا ز کرامت
خود بشنوی از ہر در و دیوار درودے

۱۳

در منقبت حضور پر نور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا

تورے دیکھن کو ترسے جیرا یا عبدالقادر جیلانی
کاہو بد موہے سپنے میں درس دکھایا عبدالقادر جیلانی
ہے اوگھٹ گھاٹ موری نیا یا عبدالقادر جیلانی
کرپا سے اپنی پار لگا یا عبدالقادر جیلانی
اے مظہر کل فانی فی اللہ اے فیض اتم باقی باللہ
یہ شان تری اللہ اللہ یا عبدالقادر جیلانی
وہ مدھ بھری صورت دس بھری انکھیاں از بہر نبی اے حق کے ولی
کبھو سپنے میں موہے درس دکھا یا عبدالقادر جیلانی

صورت علوی سیرت نبوی اللہ جمیلؐ کے مظہر
ہے لیس کمثلہٖ چہرہ ترا یا عبدالقادر جیلانی

تن من دھن سب وارت ہوں اب سارو سہاگ او تارت ہوں
شیئاً للہ کی جپوں مالا یا عبدالقادر جیلانی

درشن کو تورے نیناں ترست ہیں لاج کی ماری کا سے کہوں
میں برہا ماری یہ بپتا یا عبدالقادر جیلانی

اے لیس کمثلہٖ کے مظہر شاہِ رسل کے ہو نور نظر
اے نور انا من نور اللہ یا عبدالقادر جیلانی

رس کھاوت ہوں من ہی من میں کیا مکھ لیجاؤں سکھین میں
پت راکھو لے موری مہاراجہ یا عبدالقادر جیلانی

نیناں ترست ہیں درشن کو مورے دکھ کی کتھا پیتم سُن لو
اب دور کرو موری بپتا یا عبدالقادر جیلانی

تم مظہر شاہ رسالت ہو تم معدن جود و سخاوت ہو
کیونکر نہ کہوں شیئاً للہ یا عبدالقادر جیلانی

چھائے گم کے کارے بدرا اور برست ہے دکھ کی برکھا
بھیج نہ جاوے موری چنریا یا عبدالقادر جیلانی

تورے چرنن سیس نواوت ہوں اور نین نیر بہاوت ہوں
سُن لاج ترجا کی آن داتا یا عبدالقادر جیلانی

قصیدہ مبارکہ در منقبت حضرت فخر العارفین الکرام سلالۃ الواصلین العظام سیدنا و مولانا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قبلہ

تاجدار مسند مارہرہ مطہرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسمّٰی باسم تاریخی شجرستان قدس ۵۲ھ

ماہ سیما ہے احمد نوری		مہر جلوہ ہے احمد نوری	۱۱۴
نورِ والا ہے احمد نوری		نور والا ہے احمد نوری	
نہ کھلا کیا ہے احمد نوری		راز بستہ ہے احمد نوری	
دور پہنچا ہے احمد نوری		بہت اونچا ہے احمد نوری	
نور سینہ ہے احمد نوری		طور سینا ہے احمد نوری	
وصف اجلیٰ ہے احمد نوری		کشف اخفا ہے احمد نوری	
عہد اوفیٰ ہے احمد نوری		شہد اصفیٰ ہے احمد نوری	
جلبِ تقویٰ ہے احمد نوری		سلبِ طغویٰ ہے احمد نوری	
نجم سے ماہ مہ سے مہر ہوا		گھڑیوں بڑھتا ہے احمد نوری	
مہر سے ماہ مہ سے نجم ہوا		ابھی نیچا ہے احمد نوری	
اس کے مدرک ہیں فوق طبیعات		علم اعلیٰ ہے احمد نوری	
برکاتی جہاں جمی ہو برات		اس میں دولھا ہے احمد نوری	
شمس دیں کی شعاؤں کا تیرے		سر پہ سہرا ہے احمد نوری	
تارِ انظارِ رحمت سے بُنا		تیرا جامہ ہے احمد نوری	
رشد و ارشاد کا ترے سر پر		آج طرہ ہے احمد نوری	
قادریت ہے چشتیت سے بہم		تگ دوپکا ہے احمد نوری	
رفع قومہ میں وضع سجدے میں	ق	لاؤ الّا ہے احمد نوری	
ذکر ایسا کہ کلمہ کی انگلی !		خود سراپا ہے احمد نوری	
قومہ سجدہ رکوع دوہرا ہے	ق	الف دالا ہے احمد نوری	

محض اثبات کا مقام بلند — یوں دکھاتا ہے احمد نوری
میرا مرشد ہے مصحف ناطق — نوری آیہ ہے احمد نوری
مہبطِ فضلِ شیخ تا بہ کات — پنجسورہ ہے احمد نوری
حرمین اس کے پیروا علی پیر — بیت اقصےٰ ہے احمد نوری
اِسم اسمےٰ ترا تعالے اللہ — با مسمیٰ ہے احمد نوری
آسماں سے اترتے ہیں اسماو — نام کیسا ہے احمد نوری
نام بھی نور حسن تام بھی نور — نور دونا ہے احمد نوری
نور سرکار ذات دونا ہے ق — دن سوایا ہے احمد نوری
کیجئے عکس مثل کر ناشۂ کا — نور افشا ہے احمد نوری
قرب اس اعلےٰ سے ہے تجھے جسکا — قصرِ اَوْ اَدْنیٰ ہے احمد نوری
لاولد رہتے ہیں تمام ابدال — فرد و تنہا ہے احمد نوری
پسرو نبسۂ و نبیرۂ نور — نور آیا ہے احمد نوری
اُس کی سی ماں جہان میں کس کی — ابن زہرا ہے احمد نوری
شکل دیکھو تو نور کی تصویر — نوری پتلا ہے احمد نوری
نام پوچھو تو نور کی تنویر! — نور معنیٰ ہے احمد نوری
انجمن ہو رہی مشرق نور ہے — جلوہ فرما ہے احمد نوری
بام و در کی ضیا سے روشن ہے — نور بالا ہے احمد نوری
طالبانِ حریمِ حقّ کے لئے — راست قبلہ ہے احمد نوری
ڈور گنڈے پہ چار عنصر کے — تیرا گنڈا ہے احمد نوری
بند تعویذ سے کشاکش نے — قول باندھا ہے احمد نوری
نقشے جمتے ہیں تیری ہمت سے — نقش پردہ ہے احمد نوری

اچھے پیارے کے دل کا ٹکڑا ہے — اچھا اچھا ہے احمد نوری
بھولی صورت ہے نور کی مورت — پیارا پیارا ہے احمد نوری
گل بغداد کی مہک میں بسا — بھینا بھینا ہے احمد نوری
مہر برکات کی چمک میں دھلا — اوجلا اوجلا ہے احمد نوری
ہے معینی عسل لبوں سے رواں — میٹھا میٹھا ہے احمد نوری
وہ عوکعن کا نور بار سراج — جگ اوجالا ہے احمد نوری
اُس کے ارشاد ہیں دلیل یقیں — شک مٹاتا ہے احمد نوری
اُس کے لب ہیں کلیدِ کشف قلوب — فتح دولہا ہے احمد نوری
گہرِ بے بہائے نور و بہا — تیرا شجرہ ہے احمد نوری
سید الانبیا رسول اللہ!! — تیرا بابا ہے احمد نوری
مرجع الاولیا علی ولی — تیرا دادا ہے احمد نوری
وہ حسینی رچی ہوئی رنگت — گل سے زیبا ہے احمد نوری
زینت زین عابدیں سے ترا — حسن نکھرا ہے احمد نوری
علم اعظم ہیں حضرت باقر — تو بھتیجا ہے احمد نوری
صادقِ رفض سوز کا پر تو!!! — تجھ پہ سچا ہے احمد نوری
شانِ کاظم دکھا کہ معدن حلم — تیرا منشا ہے احمد نوری
اے رضا کے رضی رضا کے رضا — تجھ سے جویا ہے احمد نوری
فیض معروف سے ترا معروف — شہر شہرہ ہے احمد نوری
سر میں ساری ہے سترِ پاک ترے — سر یہ سارا ہے احمد نوری
سید الطائفہ کا طائف ہے — ہم کو کعبہ ہے احمد نوری
شبل شبلی قوم شرزا پہ — شیر شرزہ ہے احمد نوری

عبدِ واحد کے بحرِ وحدت سے — دُرِّ یکتا ہے احمد نوری

بوالفرح کے لئے فرح دیدے — غم نے گھیرا ہے احمد نوری

حسنِ بوالحسن پہ تیرا حسن — کیا نرالا ہے احمد نوری

بوسعیدی سعید کتنا سعد — تیرا تارا ہے احمد نوری

غوث کونین کی غلامی سے — جگت آقا ہے احمد نوری

عبدرزاق ہیں وسیلۂ رزق — تو سہارا ہے احمد نوری

نصرِ بو نصر اس کے نصر نصیر — ناصر اپنا ہے احمد نوری

تازی کوپل علی کی ڈالی میں — تیرا بالا ہے احمد نوری

شاہ موسیٰ کے گورے ہاتھوں کا — ید بیضا ہے احمد نوری

حسنی احمدی حسین و حمید — خوش ستودہ ہے احمد نوری

دیکھ لو جلوہ بہاء الدین — آئینہ سا ہے احمد نوری

گل خندانِ باغ ابراہیم — تیرا چہرہ ہے احمد نوری

خود بھکاری کے در کا سائل ہے — ہم کو داتا ہے احمد نوری

نور قاضی ضیا کے پرتو سے — نور اضوا ہے احمد نوری

اے جمال جمیل شان جمال — تجھ میں جملہ ہے احمد نوری

حمد کے دونوں پاک ناموں کا — فیض و لمعہ ہے احمد نوری

شان انوار فضل فضل اللہ — تجھ سے پیدا ہے احمد نوری

برکاتی چمن کا بوٹا ہے — برکت زا ہے احمد نوری

باغ آل محمدی ہے نہال — ستھرا پودا ہے احمد نوری

رہے حمزہ کا میکدہ جس کی — مدھ کا ماتا ہے احمد نوری

آل احمد ہیں مصطفےٰ کے چاند — ماہ پیارا ہے احمد نوری

خسرو اولیا ہیں آلِ رسول — شاہزادہ ہے احمد نوری
میرے آقا کا لاڈلا بیٹا — نازوں پالا ہے احمد نوری
شبِ بدعت سے کیجئے ہو کافور — نور افزا ہے احمد نوری
رفض و تفضیل وغیرہ کا قاتل — سنت آرا ہے احمد نوری
سیدھا سادھا ہے لیکن اُنھوں سے — بانکا ترچھا ہے احمد نوری
دیکھے بھالے ہیں شہر دہر کے شیخ — سب سے اولیٰ ہے احمد نوری
خلفائے ثلثہ کا ہے غلام — جب تو مولیٰ ہے احمد نوری
والله اُن کا تا زباں ہی نہیں — دل سے شیدا ہے احمد نوری
بے تقیہ بنا کر بن عبا لہ — مرگِ شیعہ ہے احمد نوری
بے محاسن ہیں پیر چوٹی کے — مردِ حق کا ہے احمد نوری
یاں نہیں کفر پیچِ توحید — خاص بندہ ہے احمد نوری
لکھو کے سدھ بدھ بنے سنیچر پیر — حق کا جمعہ ہے احمد نوری
بد مزاقوں کو تیرا شہد ہے تلخ — اُن کو صفرا ہے احمد نوری
جلتے ہیں تیرے گرم چرچے سے — اُن کو سودا ہے احمد نوری
اے علَم تعزیوں کے مجرے سے دور — تجھ کو مجرا ہے احمد نوری
شبِ باطل کا اب سویرا ہے — حق کا تڑکا ہے احمد نوری
ظلمتِ غم تو اور مجھ کو دیا ہے — میرا ماوا ہے احمد نوری
تیری رحمت پہ تیری نعمت پہ — میرا دعویٰ ہے احمد نوری
جس کا ہیں خانہ زاد اُس کا تو — پیارا بیٹا ہے احمد نوری
میرے آقا کا تجھ پہ اور تیرا — مجھ پہ سایہ ہے احمد نوری
تیرہ بختی نے کر دیا اندھیر — دیر اب کیا ہے احمد نوری

نور احمد مجھے بھی چمکا دے — نام تیرا ہے احمد نوری
لاکھ اپنا بنائیں غیر اُسے — پھر ہمارا ہے احمد نوری
دودھ کا دودھ پانی کا پانی — کرنے والا ہے احمد نوری
وہ دکھو دے کہ خواہشوں نے بہت — دل دکھایا ہے احمد نوری
تو ہنسا دے کہ نفس بد نے ستم — خوں رُلایا ہے احمد نوری
خاک ہم نے اُڑائی یوہیں سبھی — تو تو دریا ہے احمد نوری
خاندانی کرم قدیمی جود — تیرا حصہ ہے احمد نوری
پوتڑوں کا کریم ابن کریم — کرم آیا ہے احمد نوری
میرے حق میں مخالفوں کی نہ سُن — حق یہ میرا ہے احمد نوری
اتنا کہہ دے رضا ہمارا ہے — پار بیڑا ہے احمد نوری

ہیں رضا کیوں ملول ہوتے ہو
ہاں تمہارا ہے احمد نوری

۵۴ — مثنوی الوداع تُربۂ مقدسہ — ۷۰

آج کیا ہے جو ہیں سب گریہ کناں — خاک بر سر چشم تر سینہ زناں
کیوں تڑپتا ہے مرا دل بیقرار — کیا ہوا آنکھوں کو کیوں ہیں اشکبار
گرمئی بازار خور کیوں سرد ہے — کیا ہوا مہ کو جو چہرہ زرد ہے
ماتمی پوشش آج کیوں ہے آسماں — کیوں زمیں سکتہ میں ہے آئینہ ساں
چل گئی کیسی یہ گلشن میں ہوا — پھول جو دیکھو ہے کمہلایا ہوا
کس لئے لالہ کے دل پر داغ ہے — کیوں تحیر میں یہ سرو باغ ہے

غنچہ کیوں سربستہ و غمناک ہے
بلبلیں خاموش پڑی ہیں خاک پر

حال کیا یہ اس دل سوزاں کا ہے
شعر میرے دے رہے ہیں بوئے خون

دل کی بیتابی کا یہ عالم ہے آج
کون جاتا ہے کہ بے ہش ہے جہاں

کس کے جانے کا ہوا ہے اہتمام
آگے آگے آہیں ہیں رایت لیئے

خلق گو کرتے ہیں نالے ایک سو
طرقوا کا شور بے ہش ساز ہے

گرد اُڑی کس چاند کے رہ کی دلا
عزم رخصت آج ہے کس چاند کا

آج رخصت کون سے گل رو کی ہے
کس کی رخصت سے ہے راحت میں خلل

کس کی رخصت کی خبر لائی ہوا
کون سے دلبر کی رخصت آج ہے

کون جاتا ہے کہ سب بیہوش ہیں
ہے جدائی آج کس دلدار سے

کون جاتا ہے کہ دل بے چین ہے
ٹکڑے ٹکڑے کیوں ہوا جاتا ہے دل

کس کے جانے کا زباں پر آیا نام
کس لیئے گل کا گریباں چاک ہے

کیوں ہیں منقاریں چھپائے زیر پر
کیوں گریباں ہمنشیں داماں کا ہے

ٹپکے ہے ہر بات سے رنگ جنوں
چشم ساں ہر عضو تن پُر نم ہے آج

گر پڑا ہے آسماں پر آسماں
اشک تر چھڑکا کرتا ہے تمام

سوزش دل شمع ہے روشن کیئے
دیتی ہیں پیہم صدائیں طرقوا

کون جاتا ہے یہ کیا آواز ہے
جو بنی غازہ رخ خورشید کا

جو اندھیرا ہے یکایک چھا گیا
ایک عالم پر یہ حالت ہو گئی ہے

کیوں خزاں کا ہے گلستاں میں عمل
جو گریباں گل نے ہے پارہ کیا

جو متاع صبر تک تاراج ہے
کیوں جنوں کے آج جوش جوش ہیں

خوں برستا ہے در و دیوار سے
کیوں لبوں پر میرے شور و شین ہے

چشم تر سے کیوں سمندر ہے خجل
ہو لیا میں نے جگر ہاتھوں سے تھام

نام سے جانے کے زہرا آب ہے
لو سنبھالو میرا دل بیتاب ہے

کیوں نہ ہو اس رنج سے حالت تباہ
کیوں نہ بہ جائے جگر آنکھوں کی راہ

آج رخصت جُبّۂ سرور کی ہے
آج رخصت جامۂ دلبر کی ہے

آج وہ جاتا ہے جس کے نور سے
تھے در و دیوار شمع طور سے

جس سے تھا چین اس دل ناشاد کا
سینہ اپنا مطلع انوار تھا!

عکس سے جس کے نہاں مہ کا طبق
جس کے جلوے سے عیاں انوارِ حق

جُبّۂ کش مصطفےٰ پوشیدہ است
نور حق از جیب او جوشیدہ است

ذرہ وہ چمکے تھے اس کی راہ کے
جو فلک پہ چاند اور سورج بنے

جو ہوا اُس گل کے دامن کو لگی
وہ چمن آرائے صد جنت ہوئی

تھا وہ گل جب تک کہ یاں رونق فزا
باغ تھا پھولا پھلا خوش تھی صبا

روز افزوں تھا عجب جوش بہار
بُلبل شیدا کے دل کو تھا قرار

یہ مکاں تھا یا کہ اک رشک جناں
تھا زیارت گاہ خیل قدسیاں

اس مکاں پہ صدقہ ہوتا تھا فلک
کرتے تھے اس در کی دربانی ملک

روز رہتا تھا ہجوم بُلبلاں
چہچہوں میں وصف گل ہوتا بیاں

روز اُن کے چہچہے سنتے تھے ہم
دور تھا ناشاد دل سے رنج و غم

شادماں اپنا دل ناکام تھا
چین تھا تسکین تھی آرام تھا

اب کہاں وہ بُلبلانِ خوشنوا
کوچ گل کے ساتھ انہوں نے بھی کیا

باغ سونا رہ گیا آئی خزاں
جب گل و بُلبل نہ ہوں رونق کہاں

الوداع اے جُبّۂ خیر الورےٰ
اے لباس بادشاہِ دوسرا

اے عبائے جسم انور الفراق
جامۂ پاک پیمبر الفراق

می دہد اے جامۂ جاناں مرا
بوئے تو یاد از شمس مصطفےٰ!

تازہ بوئے او معطر گشتہ ، غیرت صد مشک و عنبر گشتہ

تازہ بویش روح افزا آمدی ، مردہ زندہ کن مسیحا آمدی

نام رخصت کا مرے دل پر ہے شاق ، کس زباں سے میں پکاروں الفراق

تجھ سے میری آنکھ کی تھی روشنی ، تجھ سے تھی راحت دل ناشاد کی

جب جگہ تیری میں خالی پاؤں گا ، تو ہی کہہ کیسے نہ پھر مرجاؤں گا

اس جگہ پر جب نہ پاؤں گا تجھے ، زندگی کا لطف کیا ہوگا مجھے

تجھ سے آتی تھی مجھے بو ہر گھڑی ، گلستان اصطفا کے پھول کی

خالی پاؤں گا جب اس گل سے دماغ ، زندگی کا مرے گل ہوگا چراغ

آخر ہوش فرقت تو ٹھہری آج سے ، آخری معروض بھی سن لیجئے

اے میرے گلزار محبوبی کے پھول ، عرضہا دارم اگر افتد قبول

مہر محشر جب دکھائے گرمیاں ، دھوپ میں جلنے لگوں میں ناتواں

دام آفت سے رہا کیجے مجھے ، سایہ داماں عطا کیجے مجھے

گرد سایہ تیرے دامن کا رِلا ، دیکھ لینا مدح خواں جل جائے گا

تشنگی جب مجھ پہ غالب ہو وہاں ، سوکھ کر کانٹا ہو بلبل کی زباں

رحم میرے حال پر فرمائیے ، عرض درگاہ خدا میں کیجئے

یہ ہماری مدح میں تھا تر زباں ، چھوڑیے مت اس کو یوں تشنہ دہاں

عرض جو کرنا تھا عاصی کر چکا ، گر قبول افتد زہے بخت رسا

دل کے ٹکڑے کرتا ہے نالہ ترا ، اے ہمی خاموش یہ کب تک بکا

اب خدا وہ دن کرے اے خستہ جاں ، پھر وہی تو ہو وہی زوار یاں

جبۂ اقدس سے گھر آباد ہو ، خدمت خدام سے دل شاد ہو

چہرہ دلبر سے ہو پردہ ہٹا ، روز ہو نظارہ روئے یار کا

۵۵ زینت لب پھر خاموشی ہوئی ، سامعین سے ہے طلب آمین کی

سراپائے اکرم سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ از بہجۃ الاسرار شریف از بیاض مکرم ذی الکرم سید محمود جان صاحب قادری برکاتی نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نظم فرمودہ حضور پُر نور اعلیحضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ وارضاہ عنا

مسمیٰ باسم تاریخی

سراپائے نورانی شاہ جیلانی محبوب بانی

۱۳ ۲۲ ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ وعلیٰ حبیبہ الکریم والہ الصلاۃ والتسلیم

حمد حق نعت نبی توصیف غوث
بعد از ان من طالب تعریف غوث

غوث اعظم کے فدائی کان لا
ذکر شہ ہے نذر شہ کو جان لا

حلیۂ اقدس کہ عین نور ہے
بہجۃ الاسرار میں مذکور ہے

ترجمہ ترتیب وار اوس کا لکھوں
گوہر منثور کو لڑیوں میں لوں

وہ مبارک نثر ہو نثرہ نثار
یہ ثریا نظم ہو شعری شعار

اخبرنا قاضی القضاۃ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن الامام عماد الدین ابی اسحق ابراھیم بن عبد الواحد المقدسی قال اخبرنا شیخنا الامام العالم الربانی موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی قال کان شیخنا شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر الجیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نحیف البدن

وہ ابھرا جسم نازک خوش نما | وہ نحافت میں نزاکت کی ادا
جس پہ وارین خلد میں اپنی پھبن | یاسمین۔نسرین۔سمن۔گل۔نسترن

ربع القامۃ عریض الصدر

قد میانہ سرو باغ مصطفےٰ | سینہ چوڑا صحن باغ اصطفا
کیوں نہ ہو سینہ کشادہ دلکشا | حاشیہ ہے شرح صدر شاہ کا

عریض اللحیۃ طویلھا

ہے عریض اون کی محاسن ورطویل | ہیں جزیل اونکے محاسن اور طویل
عرض وطولِ ریش وافر باوقار | طولِ عرضِ سائلاں کے ذمہ دار

اسمر اللون

اسمر اللون اونکی رنگت گندمی | خوبی وحسن وملاحت سے بھری
گندمی رنگت سہانی دلکشا | وہ سنہرا پھول باغ نور کا

مقرون الحاجبین

ابروے پیوستہ کی دلکش بہار | سو ہلال عید ہوں جسپر نثار
دونوں ماہ عید کی یکجا ہے دید | لو مبارک قادری عید عید
شاد شاداں جان ودل قربان کرو | جانِ کہنہ دے کے جانِ تازہ لو
شام تک عید مہ نو ہے تمام | یہ مہ جاوید ہے عیدِ دوام

ادعج العینین

ادعج العینین ہے وصف جبین | یعنی آنکھیں ہیں بڑی اور سرگیں
کیا بڑائی اون بڑی آنکھوں کی ہو | جو عیاں دیکھیں رسول اللہ کو
کیا بڑی اللہ اکبر آنکھ ہے | دید اکبر سے مکبّر آنکھ ہے
وہ خدا بیں بندہ پرور آنکھ واہ | مصطفےٰ بیں فیض گستر آنکھ واہ

قدرتی بے سرمہ آنکھیں سرمگیں
باغ مازاغ البصر سے خوشہ چیں

ذاالصوت جہوری

جہوری الصوت خوش انداز ہے
وہ بلند آوا بلند آوازہ ہے

وسمت بھی وقدعلی وعلم وفی

ہے عجب روشن روش رتبہ رفیع
علم والا کامل و پاک و وسیع

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعدِ جد اوس جود پر ہر صبح و شام
صد درودیں صد تحیت صد سلام

اوس سراپا نور پر بعدِ رسول
سر سے پا تک ہو درودوں کا نزول

بے عدد بے انتہا بے حد مدام
تا ابد ہر آن ہر لحظہ دوام

دُعا

یا الٰہی اوس سراپا کے لئے
قادریوں پر تیری رحمت رہے

تیری رافت حفظ ہر آفت سے ہو
اون سے جو کچھ کام ہو رافت سے ہو

زندگی بھر ناز و نعمت میں پلیں
بعدِ مردن ظلِ عزت میں چلیں

جب گروہوں کی پکار اس جا پڑے
یہ پکارے جائیں اُن کے نام سے

اُن کی دعوت میں ہو شامل اُن کا نام
یَومَ تَدعُو کُلَّ اُناسٍ بِاِمامِہِم

یہ سب ضعفا اور اُس کے احباب اقربا
سب اونھیں میں پائیں رضوان و عطا

اُن میں ہوں اُن میں رہیں اُن میں مریں
ان میں اونھیں عیش خلد اُن میں کریں

جیتے جی بندہ غلام شاہ ہو
بعد مردن اُن کی خاکِ راہ ہو

وہ محرک نظم کے محمود جاں
سید والا حسب صالح جواں

وہ بھی ہوں مسعود تن محمود جاں
میں بھی ہوں محمود تن مسعود جاں

یا الٰہ الحق اَجِب قولی اَجِب
اِستَجِب اللہُ اَکبَر اِستَجِب

۱۶ رجمادی الآخرہ روز جان افروز دبابیت سوز دوشنبہ مبارکہ ۱۳۶۲ھ در جلسہ واحدہ نظم و تحریر شد

متفرق اشعار و قطعات وغیرہ

مہربان ہم پہ ہے کس مرتبہ رحمٰن اپنا — مرسلوں کا ہے نبی مرسل ذیشان اپنا
دل کے محبوب و محب میں نہیں ہوتی تمیز — آن احمد ہے یہ ناکارہ تن و جاں اپنا
بھیجتا خود ہے خدا جس کے سلامی پہ سلام — عرض تسلیم ہے اس شاہ پر ایمان اپنا

دیگر

گر خدا چاہے خمار اب نہ ستائیگا کہ ہے — اپنے ساقی کو ترا خاطر سرشار عزیز

دیگر

سوئے فردوس جو مولیٰ کی سواری آئی — طرفہ قوا کہتی ہوئی بادِ بہاری آئی

قطعہ

خدا تیرا خدا ہے تو خدا کا پاک بندہ ہے — خدا تو تو نہیں خود خدا تجھ خدا تو ہے
تری تعریف میں جتنا بڑھیں سب تجھکو شایاں ہے — فقط اک ناروا یہ ہے کہ یوں کہیے خدا تو ہے

فرد

حساب اور گناہوں کا وہ بھی ایسے وقت — حضور بہت بھی ہم کو تو کم نہیں آتی

شہا نام خدا تیرا تو کیا کہنا کہ خالق کو
تیرے پیر و بھی پیارے ہیں محبت ہو تو ایسی ہو

دیگر

مجھ کو کیا غم کہ گنہ میرے چھپانے کے لئے
ذیلِ احمد ہے جدا دامنِ ستار جدا

قطعہ

عالم ہمہ صورت اگر جاں ہے تو تو ہے
سب ذرے ہیں گر مہرِ درخشاں ہے تو تو ہے

پروانہ کوئی شمع کا بلبل کوئی گل کا
اللہ ہے شاہد مرا جاناں ہے تو تو ہے

طالب ہوں ترا غیر سے ہرگز نہیں کچھ کام
گر دین ہے تو تو ہے جو ایماں ہے تو تو ہے

شعر

ذرا لب پہ کانٹے ہیں شاہِ کوثر آشفتہ مکیں سے یہ چھڑا دو ہم کو
حسین کی پیاس کا تصدق ذرا سا پانی پلا دو ہم کو

در مدح حضرت مولی المسلمین امیر المومنین شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

تشنہ لب تر دامنو مژدہ کہ ہیں
ساقیِ نہرِ لبن مولیٰ علی

باغبانِ اللہ گلبنِ مصطفےٰ
عندلیبِ نغمہ زن مولیٰ علی

علی مرتضےٰ تو ہے وصیِ مصطفےٰ تو ہے
مرا حاجت روا تو ہے مرا مشکل کشا تو ہے

علی امام علی ملتجا علی مولیٰ
سقر میں جائے جو چھوڑے شہا ترا دامن

عجب مذاق ہے شیعی پکڑتے دوڑتے ہیں
علی کو چھوڑ کے استاد و شیخ کا دامن

درشان شاہزادہ گلگوں قبا شہید کربلا حضرت سیدنا حسین مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ است

راکبِ دوشِ نبی زیبِ کنارِ زہرا	بوئے گلزارِ علی باغ و بہارِ زہرا

در لطیفہ لقب پاک شمس الدین کہ لقب حضور سیدنا شاہ اچھے میاں رضی اللہ عنہ است

انجم شدہ تابندہ و چو شاں بہجوم	ہم ہادی خلق وہم پئے دیو رجوم
اینہا ہمہ در کرامت شمس الدین	دریاب و نگر کہ شمس بارید نجوم

در منقبت حضور پرنور حضرت مولانا مولوی السید الشاہ ابوالحسین احمد نوری قادری برکاتی مارہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چوں مرشد ما جلوہ صوری بگذاشت	سجادہ بہ بوالحسین نوری بگذاشت
گر احمد ظلمانیم از ظلم چہ باک	آقائے ما احمد نوری بگذاشت

مجلس اہلسنت کے اجلاس کلکتہ میں شب ۲۸ شعبان ۱۳۱۹ھ شب سہ شنبہ کے بیان مبارک میں ندوی مولویوں کے مقابل فی البدیہ فرمایا۔ خودستائی و کلمات تعلی شرعاً پسند نہیں اور خود بشر کے لیے کیا ذریعۂ تفاخر ہے۔ جس کا آغاز ایک قطرہ ناپاک اور انجام ایک مشت خاک۔ اللہ تعالیٰ ایمان و سنیت پر خاتمہ کرے تو سچا فخر ہے۔ وحَسْبُنَا اللہ ونِعْمَ الوکیل مگر مخالفانِ دین سے مقابلے کے وقت کلمات رجز سنت ہیں۔ امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ شیر خدا مشکلکشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے معرکہ خیبر میں رجز پڑھا جس

میں اپنی شجاعت و دلیری و ہیبت و شیری کا ذکر فرمایا۔ میں بھی اُنہیں ائمہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی اتباع میں رجز پڑھتا ہوں۔ ناظم صاحب کو میرا یہ پیغام پہنچا دیا جائے ؎

منم کہ ہیبت من شیر را زبوں سازد | منم کہ نعرہ من کوہ را در اندازد
منم کہ زہرہ زنامم عدوے در بازد | منم کہ علم بہ نیروے بازوم نازد
چشیدہ باشی تیر قضا من آنستم | شنیدہ باشی احمد رضا من آنستم

منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی مشرقستان قدس ۱۳۱۶ھ ؎

اگر ہے دعوئے حب حیدر تو رفض و تفضیل سے ہو بیزار | رفاق حیدر شقاق حیدر یہ بدمذاقی کی چال کیا ہے

دیگر از مشرقستان قدس ردّا علی الصلحکلیة الذین یدعون السلم مع الکل یؤاخون و یوالون و یحبون المبتدعین والمرتدین والزنادقة ویبغضون ویسبون ویشتمون اہل السنة والجماعة ؎

بہ سنیاں عناد و با عنود و لنوازیہا | تف و ہزار تف بریں مذاق نمدہ بازیہا

ردّا علی الگنگوھیة الدیوبندیة ؎

نجدئے گفتا بمن وصف رشید احمد بگو | گفتمش می گویمت از ذات و وصف کاملش
آنچہ بر گوہر شد از وے تاج فرق پاک شد | زیرا و عند راست سر جل زیر پائے او و نعش

از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی الامن والعلی لناعتی المصطفے بدافع البلاء۔ ردّا علی امام الوھابیة الدھلوی ؎

تیر بر جاہ انبیا انداز | طعن در حضرت الٰہی کن
بے ادب ذی و آنچہ دانی گو | بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن

از تکمیل الاستمداد ردّا علی امام الوھابیہ ؎

چنداں کہ رخش حسن نہد بر سر حسن | ایں دہلوئیک کفر نہد بر سر کفر

ردّا علی التھانوی ؎

اضر حبلی من نتائج ری دۃً — واشرفعلی لعبۃ الصبیان
انجی جراءک فی الحسان عن الحوا — انت انجی یاکلبۃ الشیطان

منقول از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی اذان من اللہ [۳۲] لقیام سنۃ نبی اللہ [۱۳]
مخاطبا لعلماء الذین استعانوا بالوھابیۃ الکفرۃ والدیوبندیۃ الزنادقۃ
فی المخالفۃ سنۃ کون اذان الخطبۃ خارجا من المسجد ؎

غصہ جانے دو آؤ ل جاؤ — سُنی آپس میں سب برادر ہیں
نجدیوں کو سقر میں جانے دو — دشمن مصطفےٰ ہیں اکفر ہیں
اُن کو شیطان کا خبث طیب ہے — کفر کی ظلمتیں متود ہیں!
اُن سے اور مسئلے سے کیا نسبت — وہ تو اسلام ہی سے باہر ہیں

نسئال اللہ العفو والعافیۃ

منقول از کتاب مستطاب مسمی بنام تاریخی سبحٰن السبوح [۱۳] عن عیب کذب مقبوح
ردا علی بابا النجدیۃ الدھلوی حیث قال بامکان کذب الباری سبحنہ و
تعالٰی واتبع المعتزلۃ الذین قالوا بامکان ظلم القدوس السبوح جل جلالہ [۵]

ھم امنو ظلماً بظلم ملیکھم — ذا قائلٌ کذبا ام یکذب الھم
لاغرو فیہ اذا القلوب تشابھت — فالشبہ نزاعٌ الی اشباھہ

ونیز از سبحٰن السبوح شریف ردا علی الوھابیۃ النجدیۃ الھالکین المستغرقین
فی اللجۃ الکفریات الکثیرۃ الجلیۃ ؎

نکفر فوق کفرٍ فوق کفر — کانّ الکفر من کثرٍ وفرٍ
کماء ٍ ابیضٍ فی نتنٍ و فم — تتابعُ قطرۃ من ثقب کفر

از تکمیل الاستمداد اداءً علی الگنگوہی سے

کسی کو قبلہ و کعبہ کہے کا کیا شکوہ — جناب قبلہ و کعبہ پہ شرک جاری ہے

منقول از تقریظ کتاب انوار ساطعہ فی مدح المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے

سَوَادُ عیونِ العِینِ علیٰ سَنَا ذَهَبٍ — وَلَوحٌ نحوی الجوہر الاحمر کما یجبُ

فان قیل جبریل لقال لولا الادب — قلیل لمدح المصطفیٰ الخط بالذہب

علی فضۃ من خط احسن من کتب — یقوم بحق المدح قوم فلاتہٖ

تولہ وقمیا بالوجد قومۃ والہٖ — فحق خضوع العجز عما لکاتبہٖ

وَاِن ینہض الاشراف عند سماعہٖ — قیاما صفوفا او جثیا علی الرکب

از سبحٰن السبوح شریف ردًا علی ابی الوہابیۃ الدہلوی الذی سمّی اذنابہ موحدین سے

تعسًا لمن بالاعتزا — ل و بالتوہب جاءٓ

ذا اہل توحیدٍ و ذا — کَ مُوَحِّدٌ غوّاء

تشابہت قلوبہم — فتناسب الاسماء

از تقریظ انوار ساطعہ ردًا علی الوہابیۃ الگنگوہی سے

ولا ادری و سوف اخال ادری — اقومٌ آلُ نجدٍ اَم نساء

فمن فی کفہ منہم خضابٌ — کمن فی کفہ منہم لواء

فما فیہم رشید الصدق الا — وَاِنْ تُمعِن فرشدہم ہباء

فما معنی تحادیہم ولکن — عسی الحنان یہدی من یشاء

منقول از رسالہ مبارکہ شرقستان اقدس ۱۳۱۶ھ رد اعلی الروافض التفضیلیہ من اہل سنبھل و بریلی و بدایوں و رامپور و سہسوان وغیرہ

یادِ ایام کہ شامت نے کھچایا تھا سر
یادِ ایام کہ اک شیر کو چھیڑا مل کر
ہمہ ترساں و گریزاں و ہراساں رفتند
سنبھلی سور کہاں افسر کا گا پلٹن
وہ پرتیوں کا مذاق اور وہ پہروں کا جوبن
غازہ بر روئے عدو خاک ہزیمت مالید
اتنی ہمت تھی تو یوں جھوم کر آنا کیا تھا
شیر بھاگے بھی تو اب اس کو چھپانا کیا تھا
عالمے جملہ زبان گشت و نگفتن باقی ست

یادِ ایام بندھی فوجِ تشیع کی کمر
یادِ ایام کہ اس شیر کے اک نعرے پر
رم کناں قطرہ زناں بے سر و ساماں رفتند
کبر کے بول سناتا ہوا فوجی ارگن
ایک نعرے میں بگل تھا نہ ترم تھا نہ ٹمن
زاغ بر کنگرہ قصر تشیع نالید
موت لائی تھی تو پھر بھاگ کے جانا کیا تھا
تم نے جانا کہ کسی نے یہ نہ جانا کیا تھا
طشت از بام فتاد و ست نہفتن باقی ست

از رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی تعبیر خواب و ہوائے احباب ۱۳۳۳ھ رد اعلی الدیوبندیہ الذین خالفوا سنۃ کون اذان الخطبۃ خارجا من المسجد

سینہ شود منشرح بحر شود منسرح
در دل مضمون ہزار جا بکاغذ نماند

قطرۂ خود را اگر حکم چکیدن کنم
پس سخنم صدر دار مطوی مسکن کنم

منقول از رسالہ مبارکہ الدلیل علی الحسیل رد اعلی الوہابیۃ الکذابیۃ

والوهابية الشيطانية القائلة بصحة وقوع الكذب من الله عزّ وجل وبلوسعية علم ابليس وملك الموت من علم سيّدنا محمّد رسول الله صلى الله عليه وعلى اٰله وسلم وبجل الغراب الابقع وبجل بيضتى التيس ؂

آں سفلہ کہ بدگفت خدا او نبی را
در مسئلۂ فقہ برد چیست گرفتے

مکذب خدا شتم نبی ہر کہ روا داشت
زاغ ار نہ اگر خوک خورد نیست شگفتے

در بیضہ بزبود عیاں خورد و فرو برد
خرزرہ فرو بردے اگر خر نہفتے

ونیز ایں رسالہ مذکورہ رادا گے علی الحکیم الامۃ الدیوبندیۃ التھانوی القائل بتماثل علم النبی الکریم علیہ وعلی اٰلہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلم کل صبی ومجنون وحیوان وبہیمۃ الذی لم یزل فارًا من علماء اھل السنۃ والجماعۃ دامت برکاتہم وعمّت ارشاداتہم ؂

تھانوی جی نہ دکان چھوڑینگے
اور نہ ہم اُن کے کان چھوڑینگے

ہم انہیں ٹمٹمائے جائینگے
وہ کبھی تو مکان چھوڑینگے

ہم نے کیسا چکھایا ڈنڈا کیوں
پھر اُچھل کر پلان چھوڑینگے

وہ دولتی چلائیں ہم اُن کی
پیٹھ پر جا کے کان چھوڑینگے

تھانوی جی کی کون توڑے چپ یا
جانے دیں ہم بھی دھیان چھوڑینگے

مسٹر ابوالکلام آزاد کے رد میں۔ رُباعی

آزاد مگر نہ تو بیشک مشرک
وہ مسلم ہی وہی ہے بیشک مشرک

زاسلامت اگر بہرہ بد میکو دے	برناخن مسلمے فدا کلک مشرک

منقول از فتوے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی کہ حسب الساحۃ فی میاہ لایستوی وجہہا وجوفہا انی المساحۃ ۱۳ مستجیرا بذیل سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ و علی آلہ وسلم سے

رسول اللہ انت المستجار	فلا اخشی الاعادی کیف جاروا
بفضلک ای نجی ان عن قریب	تمزق کیدہم والقوم باروا

منقول از فتوائے مبارکہ مذکورہ مستعینا بسیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے

رسول اللہ انت بعثت فینا	کریماً رحمۃ حصناً حصینا
تخوفنی العدی کید اً متینا	اجرنی یا امان الخائفینا

منقول از فتوائے مبارکہ مذکورہ سے

عدت العادون وجاروا	ورجوت اللہ مجیرا
وکفی باللہ ولیاً	وکفی باللہ نصیرا

منقول از فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی النور والنورق ۱۳ لاسفار الماء المطلق ۱۳ ناعتاً لسیدنا المصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم سے

وکل خیر من عطاء المصطفےٰ	صلی علیہ اللہ مع من یصطفےٰ

الله یعطی والحبیب القاسم — صلی علیه القادة الاکارم
ما نال خیراً من سواه نائل — کلا ولا یرجی لغیره نائل
منه الرجی منه العطا منه المدد — فی الدین والدنیا والاخری الی الابد

قہر مکن قہر تو عالم گداز — دیگر — مہر کن اے مہر تو بیکس نواز
بیا بیا کہ بیاد رخ تو خورسندم — دیگر — بیا بیا کہ بناز تو آرزومندم
کہتے ہیں اولیا کہ یوں کہتے ہیں انبیا کہ یوں — دیگر — حق ثنائے شہ وہی ہے جو کہے خدا کہ یوں
کسے ہے مجال ثنائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم — دیگر — ثنا گو ہے جب خود خدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قطعات تواریخ

کیا رسالہ ہے کہ جنت کا قبالہ کہیئے — کیا قبالہ ہے نہیں جس میں کبھی ردکا اثر
معنی وہ معنی کہ گلزار متانت کے پھول — لفظ وہ لفظ کہ دریائے فصاحت کے گہر
کیا بلاغت ہے کہ سحبان ہے ثناخواں جسکا — کیا عبارت ہے کہ قربان ہے عطارد جسپر
وہ حلاوت کہ احبا کے لئے شیرۂ جاں — وہ ملاحت کہ عدو کو نمک زخم جگر
یا اسے گلشن گلہائے معانی کہیئے — یا ہے آئینہ بے مثل یہ حسنِ سرور
کیسا گلشن کہ نہیں بار خزاں کو جس میں — کیسا آئینہ کہ تنویر و ضیا میں ہے سحر
صیقل طبع نے بخشی ہے اسے اور صفا — ہر ورق نور سے ہے روکش خورشید و قمر
فکر تاریخ میں تھی طبع ذکا سرگشتہ — اتنے میں پردہ کشا روئے مراد آیا نظر

سر بہجت سے یہ دی حضرتِ ہاتف نے ندا
دفع ان گنج منافع نے کئے افتی شر

۹۳ ھ ۱۲

قطعہ تاریخ سال تالیف کتاب مستطاب سرور القلوب فی ذکر المحبوب من تصنیفات قدوۃ العارفین حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی الحاج الشاہ محمد نقی علیخاں صاحب قادری آلِ رسولی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے والد نے جب کیا تصنیف	یہ رسالہ بوصفِ شاہِ ہدےٰ
جس کا ہر صفحہ تختۂ فردوس	ہر ورق ہمسرِ سدرہ و طوبےٰ
گیسوئے حور ہے سوادِ حروف	مردمِ چشمِ حور ہر نقطہ
یا قلم اُس کا ابرِ نیساں ہے	ہر ورق اُس کا علم کا دریا
ہر سطر رشکِ موجِ صافی ہے	دائروں کو صدف لکھوں تو بجا
نقطے جن کے ہیں گوہرِ شہوار	قیمت اُن کی ہے جنت الماویٰ

سال تالیف میں رضا نے کہا
وصفِ خلقِ رسولِ امّیؐ کیا
۱۲۸۴ھ

قطعہ تاریخ طبع سرور القلوب شریف

شد چو مطبوع ایں کتاب عجیب	بود در فکر سالِ طبع رضا
ناگہاں داد ہاتفش آواز	ذکرِ ہادی چہ مرہمِ جانہا

۱۲۸۸ھ

قطعہ تاریخ سال تالیف کتاب مستطاب نگارستانِ لطافت

چو لامع شد کبد را از تجلّے	مہ طیبہ علیہ اللہ صلّے

دہانش مشرق وحی مبیں شد	بر آمد مہر از ماہِ مجلّے
ہجوم آوردہ اندر جلوہ گاہش	نجوم آل واصحاب معلّے

چو ایں مہر و مہ و انجم بہم شد
رضا گوید سبہ بالا شد تجلّے

دیگر

یافت حسن حسنِ تحسیں	از حسّان در ذکر حبیب
گفت رضا تاریخ چنیں	نعت اشرف قبلۂ دین

دیگر

دل وجانم حسن حسن خوش گفت در صفت	بہ سلک مدحت میلاد اقدس
شنیدم نغمہ میزد بلبل خلد	مبارک شادی نعت مقدس

دیگر

اس قطعہ کے پہلے اور دوسرے مصرعوں میں تاریخ طبع ہے اور تیسرے اور چوتھے میں تاریخ تالیف ہے

حسن در ذکر والا جاہ طٰہٰ	گہر سفت از یمین ذکر احسن
حسن حسنِ رضا بیند قضا گفت	رضا گفتہ مبارک ذکر احسن

قطعہ تواریخ ذوق نعت

قوت بازوے من سُنّی نجدی فگن	حاج وزائر حسن سلمہ ذو المنن

نعت چہ رنگیں نوشت شعر خوش آئین نو شرع ز شعرش عیاں عرش بہ بیتش نہاں قلقل این تازہ نوخی بادہ بہنگام نوش کلک رضا سال طبع گفت بہ اقبال طبع	شعر مگو دین نوشت دود زہر زیب وطن ستنبہ راہ زجاں نجد یہ را سر شکن نو فشاند بگوش شہد چکاں در دہان زانکہ ز اقوال طبع کلک بود نغمہ زن
اوج ببین محمدت جلوہ گہ مرحمت ۱۳ ھ ۲۶	عافیت عاقبت باد نوائے حسن ۱۳ ھ ۲۶
باد نوائے حسن باب رضائے حسن ۱۳ ھ ۲۶	باب رضائے حسن بازو بہ جلب منن ۱۳ ھ ۲۶
بازو بہ جلب منن بازو بخت قوی ۱۳ ھ ۲۶	بازو بخت قوی نیک حجاب محن ۱۳ ھ ۲۶
نیک حجاب محن فضل عفو و منی ۱۳ ھ ۲۶	فضل عفو و نبی حبل دی حبل من ۱۳ ھ ۲۶

دیگر

نعت حسن آمدہ نعت حسن ۱۳ ھ ۲۶	حسن رضا بادبرین سلام
اِنَّ من البیان لسحرا ہمہ ۱۳ ھ ۲۶	اِنَّ من الشعر لحکمہ تمام ۱۳ ھ ۲۶

کلک رضا داد چناں سال آں
۱۳ ھ ۲۶

یافت قبول از شہ راس الانام
۱۳ ھ ۲۶

تاریخ وصال حضرت خاتم الاکابر حضور پر نور قدوۃ الکاملین مولنا الشاہ سید آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تواریخ الاولیاء ۱۲ ھ ۹۶	رضی اللہ عنہ والمحبوب ۱۲ ھ ۹۶

خذ التاریخ فی التوشیح نظماً
وخذ من کلِّ قطعٍ مثلِ سطرٍ

یلوح کانہ البدر المنیر
تمکن مثنا ولیس لہ نظیر

۱ ۲ ۹ ۶
ولی طاہر بحرٍ امام
وحید طائع بحر امان

۱ ۲ ۹ ۶
وصول طیب بدر امیر
ودود طائب بدل الخبیر

اس مربع میں ۱۶ تواریخ وصال مستخرج ہوتی ہیں یعنی مربع کی جتنی چالیس
اتنی ہی تاریخیں نکلتی ہیں

طاہر محل	واصل برب	اصفی عمل	اجود ثواب
بحر سمی	اشبہ بجد	آل رسول	انقی صفا
فہو اجل	اصفی الثنا ۳ ۲ ۲	آل دوح دین ۳ ۲ ۹	جان عماب ۳ ۲ ۶
کنف صفی ۲ ۳۰	شاہ ہدیٰ ۳ ۲۵	نور نجی ۳ ۱ ۹	افق العلی ۳ ۲ ۲

تواریخ سجادہ نشینی حضرت سیدنا ابو الحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تبیت بلیت نجیبی
۱۲ ھ ۹ ۷

رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت انہ حمید مجید
۱۲ ھ ۹ ۷

تاریخ وصال حضور پُرنور حضرت سیدنا الشاہ سید حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پدر گرامی قدر

و شیخ طریقت حضور پرنور سیدنا شاہ آل احمد اچھے میاں حضور سید آل برکات ستھرے میاں رضی اللہ عنہما

ادخلی فی جنتی

١١ ھ ٩٨

تاریخ وصال حضرت مولٰنا مولوی الشاہ محمد رضا علیخاں صاحب جد امجد حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہما

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون

١٢ ھ ٨٢

سبحان تواریخ ولادت

حضرت عظیم البرکۃ مولٰنا مولوی الشاہ محمد نقی علیخاں صاحب قادری برکاتی آل رسولی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

١٢ ھ ٤٦	١٢ ھ ٤٦
جاء ونقی الثوب علی الشان	رضی الاحوال بہی المکان
١٢ ھ ٤٦	١٢ ھ ٤٦
هو اجل محقق الافاضل	شہاب المدققین الاماثل
١٢ ھ ٤٦	١٢ ھ ٤٦
قمر فی برج الشرف	بری من الخسوف والکلف
١٢ ھ ٤٦	١٢ ھ ٤٦
افضل سباق العلما	اقدم حذاق الکرما

تواریخ انتقال

١٢ ھ ٩٧	١٢ ھ [illegible]
کان نہایۃ جمع العظما	خاتم اجلۃ الفقہاء
١٢ ھ ٩٧	١٢ ھ ٩٧
امین اللہ فی الارض ابدا	ان فقدناک کلمۃ بہا یہتدی

ان موتة العالم موتة العالم ۹۷ ۱۲	وفاة عالم الاسلام ثلمة فی جمیع الانام ۹۷ ھ ۱۲
خلل فی باب العباد لا ینسد الی یوم القیام ۹۷ ھ ۱۲	کمل لہ ثوابك یوم النشور

ادخلی جنة اعدت للمتقین

۱۲ ھ ۹۷

یا غفور ۹۷ھ ۱۲ — وادخلی فی جنتی و عبادی ۹۷ ھ ۱۲

ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله الوهاب ۱۲ ھ ۹۷

تاریخ انتقال حضرت سید مجتبیٰ حسن میاں صاحب مرحوم مغفور کہ در معاودت از حج و زیارت قبل وصول وطن بمعمورہ بمبئی

اللهم بجه سیدنا المجتبیٰ حسن	ان الکریم داخله مجتبیٰ حسن
اتم خبرتنا الموت غریب عن وطن	نا ألم ادمن کریم المجتبیٰ حسن ۱۲ ھ ۹۷

تاریخ انتقال حضرت مخدومہ مکرمہ معظمہ طیبہ طاہرہ بنت حضور پیر و مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت رضی اللہ تعالیٰ عنہما در مکہ معظمہ از حج مرض باقی ...

بانوئے سرادق طہارت	خاتون ستارۂ سیادت
نور نظر نبی و کبریٰ	لخت جگر علی و زہرا
از خون حسین دل فگارے	در زینت شبیہ سوگوارے
جان حسنات زین عفت	شان برکات عین رحمت
از آل محمد اہل دردے	از بیشۂ حمزہ شیر مردے
شیرے کہ زنیستان برآمد	از مادہ و نر کہ لب کشاید

شیراں ہمہ شیر زادہ شیر اند — یکساں صید افگن و دلیر اند

بانویاں کہ اہل صدق اند — حقا مردانِ راہ حق اند

از ستھرے میاں نظیف جانے — واز اچھے میاں لطیف جانے

آقائے مرا ستودہ فرزند — مولائے مرا خجستہ دلبند

از آل رسول یادگارے — از باغ بتول نوبہارے!

بہر حج خانہ خدا خاست — واز خانہ خدائے خانہ را خواست

احرام حرم کہ بر میاں بست — دیں رخت کہ سوئے آں مکاں بست

بر تن نہ کہ بر میان جان بود — نے تا بہ مکاں بہ لامکاں بود

مردم کہ بجانہ رہ نوشتند — تا خانہ رسیدہ باز گشتند

در کار عوام حج گل بود — او در سر و کار حج دل بود

ہنگامۂ حج شاں بر آمد — ہنگام حج اکبر آمد!

آورد وبائے ہیضہ ناگاہ — پروانہ ارجعی الی اللہ

مردانہ براہ صدق برخاست — لبیک عناں بپائے بہر خاست

احرام حریم فنا دخلی کرد — داخل شدہ طوف جنتی کرد

من بندۂ رضا کہ خانہ زادم — چوں گوش بسوئے دل نہادم

محزوں ز غمش فسانہ میگفت — در دو دُرے سال نقل می سفت

می داشت حلائل سیادت — ہم یافت بہم حج و شہادت

وہ رحمت فاطمہ بروحش — روحے علی پر فتوحش

فی المخلد تحنن الیہا

کما منوان واسع علیہا

تاریخ وفات حسرت آیات فاضل جلیل الشان حضرت مولنا مولوی شفیع احمد خان صاحب قادری برکاتی رضوی بیسلپوری امین دارالافتاء رضوی و مدرس سوم مدرسہ اہلسنت منظر الاسلام بریلی شریف

اہل الفتویٰ شفیع احمد
اہل التقوےٰ شفیع احمد

سُنّی حنفی و قادری تھا
سچا پکا شفیع احمد

تھا مفتی و واعظ و مدرس
فضلوں والا شفیع احمد

ہے چار شہادتوں کا جامع
گر چاہے خدا شفیع احمد

جمعہ۔ رمضان۔ تپ۔ تعلّم
طوبیٰ لک یا شفیع احمد

مجھ کو کوئی امین فتوے
تجھ سا نہ ملا شفیع احمد

مرگِ صد ہا سے سخت تر ہے
تیرا مرنا شفیع احمد

امید ہے نزع و قبر میں ہو
شافع میرا شفیع احمد

تاریخ لکھی رضا نے فوراً
یارب تیرا شفیع احمد

۱۳ ھ ۳۸

تاریخ وصال طالب جمال مظہر جلال مجمع کمال حضرت مولنا مولوی ناصر الدین ابو الفضل المعروف محمد شفیع صاحب خواجہ ناصر انصاری رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ وقت دفن مبارک آں حضور پُرنور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ عنہ فی البدیہہ ارشاد فرمودند

عالم عالی روش صوفی صافی منش
کاسہ بغدادی جنود ناصرِ دین شفیع

چار دہم روزہ بود کان قمر چاردہ — گشت تہہ خاک شد خاک نورش وقیع

رفت بیاد حبیب گفت رضا سال نقل

یاد محمد ۲۶ شفیع بہر محمد ۱۳ شفیع

رباعیات فارسی

یک چند بمداحی او دل بستیم — عمرے قدم اشہب خامہ خستیم

دیدیم رضا چو ہملہ فرسا کار نیست — کاغذ بدریدیم و قلم بشکستیم

دیگر

دی سوخت رضا حرف حریفے دل من — می گفت کہ اے منعم والے محمل من!

کردم گنہ و قابل دوزخ شدہ ام — دوزخ چہ گنہ کرد کہ شد قابل من

دیگر

من آتش جرم و گنہ افروختہ ام — افروختہ ام آتش خود سوختہ ام

خود سوختہ ام از یم چو آبے دہ — آبے دہ و نا سوختہ کن سوختہ ام

دیگر

مولیٰ اولیٰ ولی والی والا — والا بالا علی عالی اعلیٰ

از غم تلخم بدہ ز شہدت کہ شود — حالم حالی حلی حالی احلیٰ

دیگر

دی شب من عندلیب حسرت دوست — در پردہ سرودیم غم الفت دوست

ادگفت کہ گل گل من بیدل دل ل
مقصود ہمیں بود کہ ہر فرقت دوست

دیگر

پایت اے آنکہ چوں تو احسن نبود
بر گردن قوم تا مہر ہن نبود
سرتا بہ قدم تو منت حق باشی
خود منت حق کہ رابہ گردن نبود

دیگر

اے خدمت در گاہ تو دین جبریل
روشن بسجدے تو جبین جبریل
جولانگہ خدام جنابت باشد
سدرہ کہ بود شاہ نشین جبریل

در رد روافض

ہرگز شب تیرہ شب افور نہ شود
ساقی مغاں امیر کوثر نہ شود
ہم حُبِّ علی و ہم خلاف شیخین
ہر دو خواہی ولے میسر نہ شود

رباعیات اردو

یارب عطا ہو مجھ کو ولا اُن کے نام کی
شیدا ہو جن کے آتش دوزخ حرام کی
صدقہ انہیں کا اُن کے غضب سے بچا مجھے
دشمن ہو جن کے نعمت جنت حرام کی

دیگر

کچھ اور طریقے غم جانان نہ بتائے
دیوانہ ہے جو قیس کو دیوانہ بتائے
اے راستہ والو جسے کچھ اُن کی خبر ہو
للہ ہمیں یار کا کاشانہ بتائے

دیگر

عابد و عاصی و تائب سب ہیں	آگئے اے جان جیسے تم چاہو
کون ہے وہ جو نہ چاہے تم کو	قسمت اُس کی ہے جیسے تم چاہو

دیگر

کس ہاتھ کا غم تاب و تواں ٹوٹ گیا	کانپا یدِ بیضا کہ عصا چھوٹ گیا
جنبش ہوئی کس مہر کی انگلی کو رضا	بجلی سی گری شیشۂ مہ ٹوٹ گیا

دیگر

نورِ رُخِ سرور کا عجب جلوہ ہے	آٹھوں پہر اس کوچہ میں دن رہتا ہے
یہ شامِ مدینہ نہ سمجھنا اے دِل	آہِ دِلِ عاشق کا دھواں چھایا ہے

دیگر

پرواز میں جب مدحتِ شہ میں آؤں	تا عرش پرِ فکرِ رسا سے جاؤں
مضموں کی بندش تو میسّر ہے رضا	کافی کا دردِ دل کہاں سے لاؤں

دیگر

آبِ دُرِ دنداں سے عدن ڈوب گیا	رشکِ لبِ لعلیں سے یمن ڈوب گیا
خجلت یہ ہوئی دیکھ کے روئے شہ کو	شبنم کے پسینہ میں چمن ڈوب گیا

دیگر

مہکا ہے مرے بوئے دہن سے عالم	یاں نغمۂ شیریں نہیں تلخی سے بہم

کافی سلطان نعت گویاں ہے رضا   انشاء اللہ میں وزیر اعظم

دیگر

اسرا میں جناں جلوۂ رخ سے تاباں   خدمت میں وہاں آئینہ رویان جناں
اے شوق نظر ٹھہرے تو کیونکر ٹھہرے   آئینوں میں آفتاب اور وہ جنباں

دیگر

ہے دوش نبی کان صفا صلِّ علےٰ   خاتم ہے لطافت پہ گواہ صلِّ علےٰ
تھا بارِ نبوت جو اٹھایا شہ نے   یہ تیل نزاکت سے پڑا صلِّ علےٰ

دیگر

رحمت کہ نہ دن نے داغ حرماں دیکھا   شب کو بھی نہ یہ روز سیہ پیش آیا
وہ وقت جسے دونوں طرف نسبت تھی   مولےٰ کی ولادت سے شرف یاب ہوا

دیگر

عشق احمد میں جسے چاک گریباں دیکھا   گل ہوا صبح ہمیشہ اُسے خنداں دیکھا
تھا ملاقات رضا کا ہمیں اک عمر سے شوق   بار آج اسکو مدینہ میں غزل خواں دیکھا

دیس

مدینہ منورہ کے ہجر و فراق میں بطحائے مدینہ کی چڑیوں کو دعوت

آجاؤ بالم کے بن کی چڑیاں
میں لے لیئوں تمھری بلئیاں

میں بھلدر چھپنے من کا پنجرا بناؤں   نینن کی رکھدیوں دو ڈکریاں
میں اپنے گرجوا کا جوگا بناؤں   جو جل مانگو رو رو بھر دیوں تلیاں
واہو ماں تمکا جو گھامے ستاوے   کیسن کی کر دیوں تمپر میں چھیاں

تمت